WATTAN
The Urdu Daily
روزنامہ
وطن
بڈگام

اتوار
13 اکتوبر 2024

SUNDAY
13-OCTOBER-2024

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 229 | Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 229 ■ جلد: 14 ■

صفحہ 08 ناصر حسین بابر کی کارکردگی پر نالاں

صفحہ 08 دوسرا ٹیسٹ: امام الحق کی واپسی

سرحدوں پر امن واستحکام کو برقرار رکھنے میں مسلح افواج کی چوکسی اور اہم کردار ہمارے لئے فخر

بھارت نے کسی بھی ملک پر حملہ نہیں کیا

اگر ہمارے مفادات کو خطرہ لاحق ہوا تو ہم بڑا قدم اٹھانے سے ہچکچائیں گے نہیں: راجناتھ

سرینگر/12اکتوبر//

بھارت نے غصے یا حقارت کی وجہ سے کبھی کسی ملک پر حملہ نہیں کیا کا اعلان کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ اگر ہمارے مفادات کو خطرہ لاحق ہوا تو ہم بڑا قدم اٹھانے سے نہیں ہچکچائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ

وقت، کامیابی اور حفاظت کیلئے آشیرواد حاصل کرنے کی غرض سے کی جانے والی رسومات دسہرہ کی ثقافتی اور روحانی گہرائی کی تصدیق کرتی ہیں، جو ملک کی حفاظت میں ہتھیاروں کے نظام کے اہم کردار پر زور دیتی ہیں۔ وہ قوم کی حفاظت کیلئے مسلح افواج کی تیاری، عزم اور غیر متزلزل لگن 101

مرکز جموں وکشمیر کو ریاستی درجہ دینے پر مناسب پر وقت پر جواب دیگا

دفعہ 370 جموں وکشمیر میں واپس نہیں آئیگا، امن وترقی کیلئے کوئی سمجھوتہ نہیں / جی کشن ریڈی

سرینگر/12اکتوبر//

جموں کشمیر کا ریاستی درجہ بحال مناسب وقت پر بحال کیا جائے گا کا اعلان کرتے ہوئے جی کیشن ریڈی نے کہا کہ دفعہ 370 جموں وکشمیر میں واپس نہیں آئے گا۔ سی این آئی کے مطابق میڈیا نمائندوں کے ساتھ غیر رسمی بات چیت کے دوران مرکزی وزیر جی کیشن ریڈی نے کہا کہ مرکز جموں کشمیر میں ریاستی درجہ مناسب وقت پر بحال کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ اس کیلئے ہم نے پہلے ہی وعدہ کیا ہے اور ہم اس پر کاربند ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بی جے پی نے عوامی طور پر ''ایوان کے فلور پر'' ریاست کا درجہ بحال کرنے کا عہد کیا ہے اور مناسب وقت پر اس کو بحال کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا ''مرکز

جموں وکشمیر کی ریاست کا درجہ بحال

کرنے کے مطالبے پر مناسب وقت پر جواب دے گا''۔ اس دوران انہوں نے زور دے کر کہا کہ دفعہ 370 جموں و کشمیر میں واپس نہیں آئے گا۔ ریڈی نے کہا کہ جموں کشمیر کی خصوصی پوزیشن کی منسوخی کے بعد زمینی سطح پر صورتحال میں کافی بہتری آئی ہے اور حالات پر امن ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے بار بار یہی بات 102

ریزرویشن کی منظوری کے بعد ہی پنچایتی انتخابات

65 لاکھ ووٹر پنچایتوں کے مستقبل کا فیصلہ کریں گے

سرینگر/12اکتوبر//

لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات کی کامیابی کے بعد ریاستی الیکشن کمیشن نے پنچایتی انتخابات کے حوالے سے بھی اپنی سرگرمیاں بڑھادی ہیں۔ نئی حکومت کی جانب سے او بی سی (دیگر پسماندہ طبقے) کمیشن کی ریزرویشن کی سفارشات کو منظوری دینے کے بعد ہی پنچایت اور بلدیاتی انتخابات کا راستہ صاف ہوگا۔ او بی سی کمیشن ریزرویشن پر کام کر رہا ہے۔ آئندہ ریزرویشن کی سفارشات پر رپورٹ حکومت کو پیش کی جائے گی۔ وائس آف انڈیا کے مطابق لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات کی کامیابی کے بعد ریاستی الیکشن کمیشن نے پنچایتی انتخابات کے حوالے سے بھی اپنی سرگرمیاں بڑھادی ہیں۔ دیہی علاقوں ...105

ریلوے ٹریک پر بڑھتے حادثات

راہل گاندھی کا حکومت پر سخت حملہ، جوابدہی کا مطالبہ

سرینگر/12اکتوبر//

ملک میں لگاتار پیش آرہے ٹرین حادثات کے سلسلے میں لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی نے مرکزی حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ان حادثات کے بعد بھی حکومت کی جانب سے کوئی ٹھوس اقدام نہیں کیا جارہا اور سوال کیا کہ آخر کتنے خاندانوں کی بربادی کے بعد حکومت بیدار ہوگی؟ وائس آف انڈیا کے مطابق ملک میں لگاتار پیش آرہے ٹرین حادثات کے سلسلے میں لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی نے مرکزی حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان حادثات کے بعد بھی حکومت 106

پنجاب میں وی ایچ پی لیڈر کے قتل کا معاملہ

ودھوا سنگھ سمیت 6 ملزمان کیخلاف چارج شیٹ داخل

سرینگر/12اکتوبر//

قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے اپریل میں پنجاب میں وشوا ہندو پریشد (وی ایچ پی) کے رہنما وکاس پربھاکر کے قتل میں ممنوعہ ببر خالصہ انٹرنیشنل (بی کے آئی) کے پاکستان میں مقیم سربراہ ودھوا سنگھ اور پانچ دیگر دہشت گردوں کے خلاف جمعہ کو چارج شیٹ داخل کی۔ سی این آئی کے مطابق پنجاب میں وی ایچ پی لیڈر کے قتل کے کیس کے سلسلے میں قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے پاکستان میں مقیم ودھوا سنگھ سمیت 6 ملزمان کے خلاف چارج شیٹ داخل کی ہے۔ پربھاکر، جسے وکاس بگا کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کو 13 اپریل 2024 کو پنجاب کے روپ نگر ضلع 103

این سی اور بھاجپا میں 50 فیصد نئے چہرے

پی ڈی پی کے تمام ارکان اسمبلی نئے

سرینگر/12اکتوبر//

نیشنل کانفرنس اور بی جے پی کے منتخب ممبران اسمبلی میں 50 فیصد سے زائد نئے چہرے ہیں جبکہ پی ڈی پی کے تمام ارکان اسمبلی پہلی مرتبہ ایوان اسمبلی کا رخ کریں گے۔ وادی میں 22 جبکہ جموں میں 29 امیدوار پہلی بار اسمبلی میں جائے گے۔ جموں کشمیر میں حکومت سازی کے بعد 90 رکنی ایوان اسمبلی میں 51 نئے چہرے بھی نظر آئیں گے۔ نئے چہروں میں بیشتر ایسے ممبران اسمبلی ہے جنہوں نے اپنے پہلے ہی الیکشن میں کامیابی درج کی ہے۔ نئی اسمبلی نئے اور تازہ دماغ وتجربہ کار سیاستدانوں کا مرکب ہوگی۔ نیشنل کانفرنس کے 42 ممبران اسمبلی میں 50 فیصد ممبران پہلی بار اسمبلی....104

اب 90 منتخب عوامی نمائندے عوام کیلئے دستیاب ہونگے: ڈاکٹر فاروق

سرینگر/12اکتوبر//

اسمبلی انتخابات میں جیت کا سہرا پارٹی کارکنوں اور عوام کے سر باندھتے ہوئے نیشنل کانفرنس صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا ہے کہ لوگوں کے اشتراک اور تعاون کے بغیر یہ تاریخی جیت کسی بھی صورت میں ممکن نہیں تھی۔ نیشنل کانفرنس

واحد ایسی سیاسی جماعت ہے، جو یہاں کے عوام کی آبائی جماعت ہے اور جس کی جڑیں تینوں خطوں کے کونے کونے میں پیوست ہے۔ سی این آئی کے مطابق انہوں نے پارٹی کے نومنتخب ممبران اسمبلی، پارٹی عہدیداروں اور کارکنوں پر زور دیا کہ وہ خود کو عوام کیلئے وقف رکھیں۔ جموں وکشمیر....107

جموں وکشمیر میں اس سال بلدیاتی انتخابات کا امکان نہیں

ممکنہ طور پر یہ انتخابات مئی 2025 میں منعقد ہونے والے ہیں

سرینگر/12اکتوبر//

جموں وکشمیر اسمبلی انتخابات کی کامیابی کے ساتھ اب اس سال بلدیاتی انتخابات ہونے کا امکان نہیں ہے اور ممکنہ طور پر یہ انتخابات مئی 2025 میں منعقد ہونے والے ہیں جس کے بعد امرناتھ یاترا کے اختتام کے ساتھ ہی ضلع ترقیاتی کونسل (ڈی ڈی سی) کے الیکشن منعقد ہونے جارہے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق جموں وکشمیر اسمبلی انتخابات کی کامیابی کے ساتھ اب سال رواں میں بلدیاتی انتخابات کا انعقاد کا کوئی امکان نہیں ہے اور یہ الیکشن اگلے سال مئی کے مہینے میں اب ہورہے ہیں۔ ذرائع نے عندیہ دیا ہے کہ موسم سرما کا آغاز بالخصوص پہاڑی اور سرحدی علاقوں میں انتخابات کا انعقاد ناقابل عمل ہو جائے گا۔ ایک مقامی انگریزی روزنامہ نے اس انتخابات کے حوالے سے اعلیٰ ذرائع سے ملنے والی تفصیلات شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ سال کے آخر میں بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے بارے میں بات چیت ہوئی ہے، لیکن موسم سرما کے مہینوں میں دور دراز علاقوں میں سخت موسم اہم لاجسٹک چیلنجز پیش کرتا ہے۔ ابتدائی طور پر یہ قیاس آرائیاں کی جارہی تھیں کہ انتخابات اس سال کے آخر تک ہوسکتے ہیں۔ تاہم، حکام نے اب عارضی طور پر ٹائم....108

نئے منتخب ممبران اسمبلی میں 84 فیصد کروڑ پتی

سرینگر/12اکتوبر//

جموں وکشمیر میں نئے منتخب ممبران اسمبلی میں 84 فیصد کروڑ پتی ہیں۔ انکی مالی حیثیت میں 2014 کے مقابلے میں 9 فیصد کا اضافہ ہے۔ ایسوسی ایشن آف ڈیموکریٹک ریفارمز کے مطابق، ان ممبران اسمبلی کی اوسط اعلان کردہ اثاثے 11.43 کروڑ روپے ہیں، جبکہ گزشتہ ایک دہائی میں یہ اوسط 4.56 کروڑ روپے سے دوگنا ہوچکی ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق جموں وکشمیر....109

گزشتہ تیس برسوں میں مختلف بیماریوں میں 60 فیصد کا اضافہ ہوا: ماہرین صحت

سرینگر/12اکتوبر//

وادی میں گذشتہ تیس برسوں کے دوران کلسٹرال، تھائی رائڈ، بی پی اور شوگر جیسی بیماریوں میں 60 فیصدی اضافہ ہوا ہے۔ ماہرین صحت نے کہا ہے کہ کھانے پینے میں ملاوٹ اور حد سے زیادہ ادویات کا استعمال ایسی بیماریوں کا موجب بن جاتا ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق وادی کشمیر میں گذشتہ 30 برسوں کے دوران کئی نئی بیماریاں سامنے آئی ہیں جس کی لپیٹ میں ادھیڑ عمر کے افراد کے ساتھ ساتھ نوجوان نسل بھی آچکی ہے۔ کلسٹرال، تھائی رائڈ، شوگر، بلڈ پریشر، اور دیگر ایسی بیماریوں نے جنم لیکر اہلیان وادی کو اپنی لپیٹ میں لیکر کئی طرح کی مشکلات میں دھکیل دیا ہے۔ اس حوالے....110

مذموم سازشیں ملک کے عزم کا امتحان لے رہی ہیں

بنگلہ دیش میں پروپگنڈہ کیا جارہا ہے کہ بھارت ایک خطرہ: موہن بھاگوت

سرینگر/12اکتوبر//

ہندوستان پچھلے کچھ سالوں میں بڑھتی ہوئی ساکھ کے ساتھ دنیا میں مضبوط اور زیادہ قابل احترام بن گیا ہے کی بات کرتے ہوئے آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت نے کہا کہ مذموم سازشیں ملک کے عزم کا امتحان لے رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش میں

پروپگنڈہ کیا جارہا ہے کہ ہندوستان ایک خطرہ ہے اور اسے دفاع کے طور پر پاکستان کے ساتھ ہاتھ ملانا چاہیے۔ سی این آئی کے مطابق بھاگوت ناگپور میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی سالانہ وجے دشمی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت....111

بی جے پی کی 29 سالہ شگن پریہار کم عمر اسمبلی ممبر

نیشنل کانفرنس کے بزرگ رہنما عبدالرحیم راتھر سب سے معمر رکن

سرینگر/12اکتوبر//

جموں کشمیر میں منعقدہ اسمبلی انتخابات کے دوران بی جے پی کی 29 سالہ شگن پریہار نومنتخب قانون ساز اسمبلی کی سب سے کم عمر جبکہ نیشنل کانفرنس کے بزرگ عبدالرحیم راتھر سب سے معمر رکن ہیں۔ سی این آئی کے مطابق جموں کشمیر میں منعقدہ اسمبلی انتخابات کے دوران بی جے پی کی 29 سالہ....112

370 صرف پارلیمنٹ کے ذریعے بحال ہوسکتا ہے

محبوبہ نے کسی بھی قسم کے مذاکرات ہونے سے پہلے ہی بھاجپا کے معاہدے کو مسترد کردیا

سرینگر/12اکتوبر//

جموں وکشمیر کے سابق گورنر ستیہ پال ملک نے دفعہ 370 کی بحالی سے متعلق چیلنجوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ عمر عبداللہ اکیلے اسے واپس نہیں لاسکتے، کیونکہ اس کیلئے پارلیمانی فیصلے کی ضرورت ہے۔ تاہم ملک نے اس بات پر زور دیا کہ عمر کے پاس اس کے لیے لڑنے اور سیاسی وکالت کے ذریعہ اس کی بحالی کے لیے زور دینے کی طاقت ہے۔ سی این آئی کے مطابق جموں وکشمیر کے سابق گورنر ستیہ پال ملک نے کہا کہ دفعہ 370 صرف پارلیمنٹ کے ذریعہ بحال ہوسکتا ہے اور اس کو عمر عبداللہ اکیلے نہیں کر....113

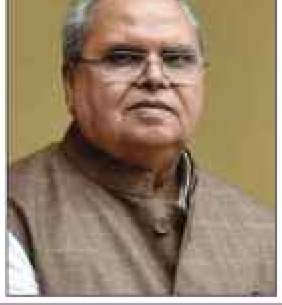

رعناواری ہسپتال میں آن لائن ٹکٹ بک کرنیکا فرمان

سمارٹ فون نہ رکھنے والے مریضوں کو علاج کا حق نہیں؟

سرینگر/12اکتوبر//

پائین شہر کے رعناواری علاقے میں قائم ''جے ایل این ایم'' ہسپتال میں اب ''ای ٹکٹ'' شروع کی گئی ہے اور آن لائن بکنگ کرنے والے مریضوں کو ہی ٹکٹ فراہم کی جاتی ہے جس کی وجہ سے دیگر مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مریضوں نے بتایا کہ سبھی لوگ پڑھے لکھے نہیں ہوتے اور نا ہی سبھی کے پاس سمارٹ فون ہے تو جس مریض کے پاس سمارٹ فون نہیں ہوگا کیا اس کو علاج کا حق نہیں ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق شہر سرینگر کے رعناواری علاقے میں قائم ''جے ایل این این'' ہسپتال جو کہ شہر خاص کی ایک بہت بڑی آبادی کے ساتھ ساتھ درگاہ حضرتبل، گاندربل....114

جموں میں ڈینگی بیماری کا پھیلاؤ جاری، کشمیر میں قابو میں

69 نئے معاملوں کے ساتھ ہی مریضوں کی تعداد 2791 ہوگئی

سرینگر/12اکتوبر//

جموں میں ڈینگی بیماری کا پھیلاؤ جاری ہے تاہم کشمیر میں کچھ حد تک بیماری کو قابو میں کرلیا گیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق جموں میں ڈینگو کے 69 نئے معاملے سامنے آنے کے ساتھ ہی اس سال اب تک اس مرض سے متاثرہ مریضوں کی تعداد 2791 ہوگئی ہے۔ محکمہ صحت کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے بتایا کہ جموں ضلع میں مزید 69 کیسوں کے ساتھ، بیمار....115

موسم سرما، ہم کیسے صحت مند اور توانا رہ سکتے ہیں

جب موسم سرما اپنے جوبن پر آتا ہے تو پھر بچے، بوڑھے اور جوان کی تفریق کیے بغیر سبھی انسانوں کو متاثر کرتا ہے۔ البتہ بچے اور بوڑھے جوانوں کی نسبت کمزور قوت مدافعت کے حامل ہونے کی وجہ سے موسمی شدت کے نرغے میں جلدی پھنس جاتے ہیں۔ ایسے میں ہم صرف اور صرف احتیاطی تدابیر اور حفاظتی تراکیب اپنا کر ہی موسمی شدت سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔
ہمارے گھروں کے کچن میں استعمال ہونے والے اکثر غذائی اجزاء اپنی شفائی صلاحیتوں کے بل بوتے ہمیں سردی کی شدت سے محفوظ رکھنے میں بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ بدقسمتی سے ہم ماڈرن ازم کی چمک میں گم ہو کر اپنی روایت کو فراموش کرتے جا رہے ہیں۔
پیاز، لہسن، پودینہ، اجوائن، دار چینی، لونگ، بڑی الائچی، چھوٹی الائچی، کالی مرچ، ادرک، زعفران، میتھی، جائفل، جاوتری، سونف، زیرہ سفید، زیرہ سیاہ اور کلونجی وغیرہ جیسے قوت، حدت اور لذت کے ساتھ ساتھ صحت کی خوبیوں سے مالا مال غذائی اجزاء ہر گھر کے کچن میں ہر وقت وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ ہم وثوق سے کہتے ہیں کہ اگر ہمیں مذکورہ اجزاء کے استعمال کا ادراک ہو جائے تو ہمارے بزرگ یورک ایسڈ، کولیسٹرول، بلڈ پریشر، ذیابیطس، بدہضمی، قبض، گیس، تبخیر، اعصابی، ذہنی اور جسمانی کمزوری جیسے تمام امراض سے محفوظ ہو جائیں۔
دار چینی اعصابی، دماغی اور عام جسمانی کمزوری کے خاتمے کے لیے ایک بہترین جنرل ٹانک ہے۔ ایک گرام دار چینی دودھ میں پکا کر پینا بے حد فوائد کا باعث بنتی ہے۔ کالی مرچ ذہنی اور بصری تقویت کے ساتھ ساتھ ہاضمے کے لیے ایک عمدہ دوا ہے۔ سانس کی نالیوں میں پھنسی بلغم کو نکالنے کے لیے کمال مخرج بلغم کا کردار نبھاتی ہے۔ خالص شہد کے ایک پاؤ میں ایک چمچ پسی ہوئی کالی مرچ ملا کر دن میں تین بار ایک چمچ شہد چاٹ لیا کریں۔ ادرک، لونگ، زعفران، پیاز اور لہسن نہ صرف جسم کو توانائی اور گرمی پہنچانے کا قدرتی ذریعہ ہیں بلکہ کولیسٹرول اور یورک ایسڈ کی بڑھی ہوئی مقدار کو متوازن کرنے میں بھی بہترین نتائج کی حامل نباتات ہیں۔
بزرگ افراد کلونجی پسی ہوئی ایک چمچ ایک چمچ شہد میں مکس کر کے رات سوتے وقت نیم گرم دودھ کے ساتھ کھائیں تو انہیں بوڑھاپے کے اثرات بد سے نجات ملتی ہے۔ فلفل دراز جنہیں عرف عام میں مگھاں کہا جاتا ہے۔ 100 گرام فلفل دراز کا سفوف 200 ملی گرام شہد میں مرکب بنا کر ناشتے کے بعد دو سے تین گرام نیم گرم دودھ کے ساتھ کھانے سے بوڑھاپے کے مسائل سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایسے بزرگ افراد جنہیں رات سوتے وقت خشک کھانسی بہت ستاتی ہے انہیں چاہیے کہ الائچی کلاں ایک عدد، الائچی خرد ایک عدد، مرچ سیاہ تین دانے اور ادرک ایک گرام ایک کپ پانی میں اچھی طرح پکا کر خالص شہد ملا کر بطور قہوہ پی لیا کریں۔ خشک کھانسی سے نجات میسر آئے گی۔
جوڑوں کے درد، کمر درد اور اعصابی کمزوری سے چھٹکارا پانے کے لیے مغز بادام، مغز چلغوزہ، مغز اخروٹ، مغز پستہ اور مغز فندق ہم وزن سفوف بنا کر حسب ذائقہ دیسی شکر کر صبح و شام دودھ میں ایک چمچ ملا کر استعمال کریں۔ انشاء اللہ تمام بدنی عوارض سے افاقہ ہوگا۔ اسی طرح بڑی الائچی اور چھوٹی الائچی ہم وزن کا سفوف ایک چمچ پاؤ شہد میں ملا کر شدید، خشک اور پرانی کھانسی سے نجات دلانے میں کمال فوائد کا مظاہرہ کرتی ہے۔ سردی کے موسم میں ادرک، اجوائن، زیرہ اور الائچی کلاں کا قہوہ پینا بھی سردی سے جڑے کئی مسائل ختم کرنے کا بہترین ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ زعفران کے چند ذرات دودھ میں ابال کر پینا موسمی شدت اور سردی کے اثرات سے بچاتا ہے۔ اسی طرح بچوں کو سردی سے بچانے کے لیے کلونجی 100 گرام پیس کر ایک پاؤ شہد میں ملا کر حسب عمر نیم گرم دودھ میں ملا کر استعمال کرانے سے ہر طرح کی کمزوری اور بیماری سے چھٹکارا میسر آتا ہے۔

تمباکو کے پودے سے انسانی معالجاتی پروٹین حاصل کرنے میں اہم کامیابی

کینیڈا: ہمارے گروے ایک اہم معالجاتی پروٹین تیار کرتے ہیں اور اب اسے تمباکو کے پودے سے بڑی مقدار میں حاصل کرنے کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ 'انٹرلیوکن 37 آئی ایل' (37 پروٹین کی بہت معمولی مقدار ہی بناتے ہیں۔ یہ پروٹین جسمانی سوزش کم کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے اور ساتھ ہی امنیاتی نظام کو بے عمل کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ اگر یہ پروٹین بڑے پیمانے پر دستیاب ہو تو یہ کئی امراض میں شفا دے سکتا ہے کیونکہ یہ طبی خواص رکھتا ہے۔ اسی بنا پر ویسٹرن یونیورسٹی کینیڈا کے ماہرین نے تمباکو کے پودے میں اس پروٹین کے اگانے کا تجربہ کیا ہے۔ اگرچہ اس سے قبل تجربہ گاہ میں کولائی بیکٹیریا کی مدد سے آئی ایل 37 کی افزائش کے کچھ تجربات کیے گئے ہیں۔ تاہم اس ضمن میں ویسٹرن یونیورسٹی نے تمباکو کے پودے میں جینیاتی تبدیلیاں کر کے اس کے خلیات (سیلز) میں آئی ایل 37 تیار کرنے کا تجربہ کیا ہے۔ تجربہ گاہ میں اولین تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ انٹرلیوکن 37 کی افزائش کے بعد اسے خلیات سے نکالا جا سکتا ہے اور اس تجربے کے بعد آلو اور دیگر ٹرانس جینک پودوں سے بھی یہ پروٹین حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس پر کام کرنے والے پروفیسر شینگ وو کہتے ہیں، 'تمباکو تیزی سے بلند پیداوار دیتا ہے اور صرف دو ہفتے میں ہی یہ مطلوبہ پروٹین حاصل کیا جا سکتا ہے۔' سائنسدان کہتے ہیں کہ آئی ایل 37 سے اندرونی سوزش (انفلیمیشن) سمیت جن آٹو امیون بیماریوں کا علاج ممکن ہے ان میں ٹائپ ٹو ذیابیطس، فالج، ڈیمنشیا اور گٹھیا کا مرض شامل ہے۔

لیموں اور سبزیوں کا استعمال پتھریوں سے بچائے

ڈرہم، نارتھ کیرولینا: اگر آپ سبزیوں اور لیموں (بالخصوص لیموں پانی) کا استعمال بڑھاتے ہیں تو نہ صرف پتے بلکہ گردے کی پتھریوں سے بھی بچ سکتے ہیں۔ تو پہلے سبزیوں کے متعلق اہم سروے کی روداد سن لیجیے۔ نیوٹریئنٹس نامی جرنل میں شائع ہونے والی ایک تازہ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ سبزیوں کا باقاعدہ استعمال جہاں دیگر ان گنت فوائد دیتا ہے وہیں انہیں کھانے والے افراد دیگر افراد کے مقابلے میں پتھریوں سے موثر انداز میں بچے رہتے ہیں۔ اس ضمن میں ایک تحقیقی سروے کیا گیا جس میں ایک طویل عرصے کے لیے 4,839 افراد کی غذائی عادات، کولیسٹرول کی مقدار اور پتے کے پتھریوں کے واقعات نوٹ کیے گئے۔ اس مطالعے کے بعد معلوم ہوا کہ سبزیوں پر اکتفا نہ کرنے والی خواتین میں دیگر کے مقابلے میں پتے کی پتھری ہونے کا خطرہ چار گنا تک بڑھ جاتا ہے۔
رپورٹ سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ سبزیاں کولیسٹرول گھٹاتی ہیں اور ان میں موجود فائبر بلڈ پریشر اور شوگر سے بھی بچاتا ہے۔ سبزی خوری کا تیسرا بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے موٹاپا بھی لاحق نہیں ہوتا۔ اکثر دانوں نے سروے کے بعد کہا ہے کہ ایک جانب تو لیموں پانی گردے میں پتھری بننے کے عمل کو پہلے سے ہی روکتا ہے اور اگر پتھری ہو تو اس کے بڑھنے کی رفتار کو بھی سست کرتا ہے۔ اس ضمن میں یہ مشروب جادوئی اثرات رکھتا ہے یہاں تک کہ امریکی ماہر ڈاکٹر راجر سر اور جامعہ وسکانسن میں یورولوجی کے پروفیسر اسٹیون ناکاڈا لیموں پانی کو تمام دواؤں سے بھی موثر قرار دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لیموں میں تمام پھلوں کے مقابلے میں سٹرک ایسڈ کی بلند مقدار پائی جاتی ہے

میں لہسن اور پیاز سرطان سے بچانے معاون ثابت

بیجنگ: آپ کے ہمارے گھر میں عام استعمال ہونے والی مشہور سبزیاں لہسن اور پیاز ہر کھانے کا حصہ ہوتی ہیں اور اب کینسر کے خلاف ان کی افادیت سامنے آئی ہے۔ ان کے علاوہ گندنا (لیکس)، ہری پیاز، اور اس نسل سے تعلق رکھنے والی دیگر سبزیاں بھی سرطان جیسے موذی مرض کو روکنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں کیونکہ یہ ایلیئم سبزیاں ہیں۔ ان میں فلیوینولز، آرگینو سلفر اور دیگر اہم حیاتی اجزا پائے جاتے ہیں جو سرطانی (کینسر) خلیات کو روکنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ چائنا میڈیکل یونیورسٹی میں واقع فرسٹ ہاسپٹل کے ماہرین نے کہا ہے کہ اگر ان سبزیوں کی تعداد بڑھا دی جائے تو لوگ آنتوں کے سرطان سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اسے بوویل کینسر بھی کہتے ہیں جو امریکہ میں پایا جانے والا تیسرا عام کینسر ہے۔ ہم جانتے ہیں جہاں سرخ گوشت اور دیگر غذاؤں کی بہتات کینسر کی وجہ بنتی ہے تو دیگر سبزیاں اور پھل سرطان کو روک بھی سکتے ہیں۔ ماہرین نے ان کے لیے آنتوں اور معدے کے سرطان میں مبتلا 833 مریضوں اور دیگر صحت مند 833 رضاکاروں سے ان کے کھانے پینے کی عادات پر ایک طویل نامہ سوالنامہ پر کرایا تو معلوم ہوا کہ لہسن اور پیاز کھانے کی عادت بڑی حد تک معدے کے سرطان کو روکتی ہے۔ اس طرح لہسن اور پیاز کا استعمال اس طرح کے سرطان کو 80 فیصد تک روکنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

سردیوں میں ورزش کرنا زیادہ فائدے کا باعث

سان فرانسسکو: طبی ماہرین نے کہا ہے کہ سردیوں میں ورزش کرنا گرمیوں کے مقابل زیادہ فائدے کا باعث بنتا ہے۔ سائنسی اعتبار سے اس بات کے کئی شواہد مل چکے ہیں کہ سردیوں میں دبکے رہنے کی بجائے اگر ورزش کی جائے تو کیلوریز جلنے یا ختم ہونے کی رفتار بڑھ جاتی ہے لیکن ضروری ہے کہ آپ گھر سے باہر نکل کر ورزش کی ہمت کریں۔ اگر آپ نے اس سال 10 پاؤنڈ وزن گھٹانے کا عہد کیا ہے تو باہر نکلیں اور سرد موسم میں ورزش کریں۔ سائنس داں اس عمل کی ارتقائی وجہ بتاتے ہیں کیونکہ ہمارے جسم میں موجود بھوری چربی درحقیقت سرد اور غذائی قلت والے اوقات کے لیے ہی جمع ہوتی ہے اور اسے ختم کرنے کا بہترین موقع سردی میں ہی ملتا ہے ہم اس وقت محنت کر کے قدرے تیزی سے 'براؤن فیٹس' کم کر سکتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ سردی برداشت کرتے وقت بھی کیلوریز کی کچھ نہ کچھ مقدار کم ہوتی رہتی ہے کیونکہ یہ ایک قدرتی عمل ہے۔ ہارورڈ میڈیکل اسکول سے وابستہ ڈاکٹری رونلڈ کیان جسم میں موجود بھوری اور سخت جان 'بھوری چکنائی' پر تحقیق کے لیے مشہور ہیں ان کا کہنا ہے کہ 'سردیوں میں دل کی دھڑکن سست ہوتی ہے اور اس میں ورزش کا فائدہ گرمیوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے'۔ اسی لیے سردیوں میں طویل دوڑ قدرے آسان ہو جاتی ہے۔ گرمیوں میں جسم خود کو ٹھنڈا رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور یوں تھوڑی دیر دوڑنے کے بعد ہی ہمت کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ سردیوں میں ہر قسم کی ورزش فائدہ مند ہوتی ہے اور سردیوں میں ورزش سے انسانی جسم میں لچک اور سخت محنت کی صلاحیت بھی پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ سردیوں میں برف باری والے علاقوں میں رہتے ہیں تو بیلچہ اٹھا کر برف صاف کریں کیونکہ یہ بھی ایک عمدہ ورزش ہے یا پھر جاگرز پہن کر جاگنگ شروع کر دیں اور کچھ دیر دوڑنے کی کوشش بھی کیجیے لیکن جسم کو سردی سے بچانے کے لیے مناسب لباس ضرور پہنیں۔

ہلدی قلب کے لیے بھی انتہائی مفید ثابت

لندن: آئے دن ہلدی کے بے تحاشہ طبی فوائد سامنے آتے رہتے ہیں اور اب ماہرین نے کہا ہے کہ ہلدی کا باقاعدہ استعمال خون کے گاڑھے پن اور انہیں لوتھڑا بننے کے عمل کو بھی روکتا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ہلدی ایک طرح کے پلازما پروٹین کو کم کرتی ہے جسے فائبرونجین کہا جاتا ہے۔ یہ بھاری بھرکم پروٹین خون کو گاڑھا کرنے اور ان کے لوتھڑے بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر خون میں اس کی غیر معمولی مقدار بڑھ جائے تو دل کے امراض اور فالج جیسی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔ اگر فائبرونجین کی مقدار بڑھ جائے تو اس سے سرطان، ذیابیطس اور بلڈ پریشر جیسے امراض بھی لاحق ہو سکتے ہیں۔ امریکا کے پروفیسر وارڈ ڈین اور لندن کے بعض ماہرین نے 3000 ایسے مریضوں کا مطالعہ کیا جن پر دل کی تکلیف یا انجائنا کا اثر ہو چکا تھا۔ ان کے مطالعے سے ثابت ہوا کہ خون میں فائبرونجین کی بلند مقدار امراض قلب کی وجہ ثابت ہوئی۔ ماہرین نے یہاں تک کہا کہ بعض مریضوں میں کولیسٹرول کی بڑھی ہوئی مقدار کے باوجود اگر فائبرونجین کی مقدار کم تھی تو ان میں دل کے امراض کی شرح کم تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ فائبرونجین امراض قلب کی بڑی وجہ ہو سکتا ہے۔ ماہرین نے زائد فائبرونجین والے افراد کو صرف 15 روز تک 20 ملی گرام روزانہ سرکیومن دیا جو ہلدی کا ایک طاقتور جزو ہوتا ہے۔

سبزیاں اور ریشے دار غذائیں، ڈپریشن بھی بھگائیں

لندن: ہم جان چکے ہیں کہ غذا اور دماغی صحت کا براہ راست تعلق ہوتا ہے۔ اب خبر یہ ہے کہ سبزیوں کے جہاں بے حساب فائدے ہیں وہیں یہ ہری نعمتیں اور فائبر والی غذائیں ڈپریشن، اداسی اور دماغی تناؤ دور کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ اس بات کا انکشاف ایک مطالعے سے ہوا ہے جو یونیورسٹی آف مانچسٹر کے پروفیسر جوزف فرتھ اور ان کے ساتھیوں نے کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ناقص غذا دماغی صحت کو متاثر ضرور کرتی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ درست غذا کھانے سے از خود ڈپریشن دور ہو جاتی ہے۔ اس ضمن میں 46 ہزار افراد کا ڈیٹا لیا گیا ہے جس کا تجزیہ کرتے ہوئے ماہرین نے سائیکوسومیٹک میڈیسن میں اس کی تفصیلات شائع کرائی ہیں۔ اس تحقیق میں انہوں نے کہا ہے کہ بعض غذائیں ڈپریشن کے علامات تبدیل کرتی ہیں اور ان کے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اچھی بات یہ ہے کہ جو غذائیں ڈپریشن کم کرتی ہیں وہ چربی کم کرنے اور وزن گھٹانے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ غذا میں معمولی تبدیلی سے دماغی و اعصابی صحت میں بہتری ہوتی ہے۔ اگر اس کے ساتھ ورزش کو بھی شامل کر لیا جائے تو اس کے فوائد دو چند ہو جاتے ہیں۔ اس سروے سے ایک انکشاف یہ بھی ہوا کہ ڈپریشن زیادہ تر خواتین پر حملہ آور ہوتا ہے اور اگر خواتین سبزیوں اور ریشے دار غذاؤں کا استعمال بڑھا لیں تو مردوں کے مقابلے میں خواتین کو اس کا زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

ہڈیوں کا شوربہ بلڈ پریشر، موٹاپے اور امراض قلب میں مفید

وینزویلا: ہڈیوں اور اس کے ریشوں سے بنا سوپ نہ صرف دل کو قوت دیتا ہے بلکہ کئی طرح کے امراض کو روکنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ اگر ہڈیوں کو گودے اور اس سے چپکے ہوئے ریشوں سمیت سرکے میں دھیرے دھیرے پکایا جائے تو اس شوربے کے کئی فوائد سامنے آتے ہیں۔ غذائی ماہرین اسے 'ایک نئی کافی' قرار دے رہے ہیں جس میں کئی طرح کے غذائی اجزا، معدنیات اور امائنو ایسڈز پائے جاتے ہیں۔ ہڈیوں کے شوربے یا سوپ میں کولاجن کی بڑی مقدار موجود ہوتی ہے جس سے جلد ہموار اور خوبصورت ہوتی ہے جبکہ جوڑوں کے افعال بہتر ہوتے ہیں تاہم کولاجن ہماری جلد تک نہیں پہنچ پاتی کیونکہ وہ نظام ہاضمہ میں ٹوٹ کر امائنو ایسڈز میں بدل جاتی ہے۔ ماہرین نے یہ نوٹ کیا کہ بھنی ہوئی ہڈیاں غالباً ایسے پروٹین خارج کرتی ہیں جو نظام ہضم کے دوران پہلے امائنو ایسڈ اور پھر پیپٹائڈز میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ اس پیچیدہ عمل میں جو پیپٹائڈز ملتے ہیں وہ اصل پروٹین سے قدرے مختلف ہوتے ہیں۔ وینزویلا میں انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی سے وابستہ پروفیسر لیلیا موریا کہتی ہیں کہ شوربے کے پیپٹائڈز دل کے لیے مفید ہوتے ہیں اور ان میں موجود تین طرح کے اینزائم (خامرے) ایسے پائے جاتے ہیں جو دل کے پورے نظام کو باقاعدہ بناتے ہیں۔ مثلاً ایک اینزائم اے سی ای ون بائی بلڈ پریشر کو قابو میں رکھتا ہے۔

صحت مند زندگی کیلئے کتنا سونا چاہیے؟

کبھی کبھار ایک کامیاب یا ناکام دن کے درمیان صرف ایک گھنٹے کا فرق ہوتا ہے۔ ایک اضافی گھنٹہ سونا، ورزش کرنا یا گھنٹہ بھر دل لگا کر کام کرنا آپ کی زندگی اور کام کرنے کے انداز میں بہت بڑا فرق لا سکتا ہے۔ صبح سویرے اٹھ کر جم جانے سے لے کر رات دیر تک دفتری کام کرنا یا بستر پر لیٹ کر قسط در قسط مسلسل اپنا پسندیدہ شو دیکھنا یہ سب کچھ تقریباً ہم سب ہی کر چکے ہیں۔ عموماً ہم مختلف طریقوں سے وقت پر سونے میں تاخیر کرتے رہتے ہیں۔ تاہم اگر آپ صحت مند رہنا چاہتے ہیں تو آپ کو اپنے سونے کے لیے وقت نکالنا پڑے گا۔ کیونکہ اگر آپ صرف ایک گھنٹہ مزید سونے میں کامیاب ہو جائیں تو نہ صرف آپ بہتر محسوس کریں گے بلکہ بہتر دکھیں گے بھی اور کام بھی اچھی طرح کر سکیں گے لیکن ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اضافی گھنٹے کی نیند محض شروعات ہے۔ نیند کے اصل فوائد مناسب اوقات مقرر کر کے اور ہر حال میں ان پر عمل کر کے اٹھائے جا سکتے ہیں۔
ماہرین کے مطابق زیادہ سونے اور مقرر کردہ وقت پر سونے کے مختلف اور بے پناہ فوائد ہیں۔ امریکا کی جان ہوپکنز یونیورسٹی کی ایسوسی ایٹ پروفیسر اور کم خوابی اور خواب آور ادویات کی ماہر ریچل سیلیس کا کہنا ہے: 'آپ بہتر محسوس کریں گے، آپ زیادہ توانا ہوں گے، آپ کے خیالات بہتر ہوں گے، آپ اپنی ٹیم یا ادارے میں بہتر طرح سے فرائض سرانجام دے سکیں گے۔'

جوڑوں کا درد، اسباب، احتیاط اور علاج

انسان خواہ قدیم دور کا روایت پسند ہو یا جدید زمانے کا ماڈرن سوچ کا حامل، اس کی ہر دور میں وقت کے تقاضوں سے مڈبھیڑ رہی ہے۔ ہر دور کے معاشی، معاشرتی، سیاسی، اخلاقی اور بدنی مسائل جدا جدا نوعیت کے رہے ہیں۔ ماضی میں خطرناک امراض طاعون، ہیضہ، چیچک، خسرہ اور پولیو نے انسانوں کے ناک میں دم کر رکھا تھا، جدید میڈیکل سائنس نے ان پر تو قابو پا لیا مگر چند دوسرے ایسے عوارض رونما ہوئے کہ جن پر آج تک قابو نہ پایا جا سکا۔ عارضی افاقہ اگرچہ ممکن ہو سکا ہے لیکن مکمل طور پر چھٹکارا ابھی دور کی بات ہے۔ جدید دور کے جدید امراض ذیابیطس، ایڈز، آرتھرائٹس اور ہیپاٹائٹس وغیرہ شامل ہیں۔ زیر نظر مضمون میں ہم آرتھرائٹس (جوڑوں کا درد) کے مختلف پہلوؤں پر بحث کریں گے۔ جوڑوں کا درد کب؟ کیوں؟ کیسے؟ اور کن افراد پر حملہ آور ہوتا ہے۔ طبی اصطلاح میں جوڑوں کے درد کو دو درجوں میں رکھا جاتا ہے۔ ایک چھوٹے جوڑوں کا درد جسے 'نقرس' کہا جاتا ہے اور دوسرے بڑے جوڑوں کا درد جسے گنٹھیا کہا جاتا ہے۔ جوڑوں کے درد کو عام افراد گنٹھیا کے نام سے ہی موسوم کرتے ہیں۔ اصول طب کے حوالے سے تو مجھے نقرس اور گنٹھیا کو الگ الگ بیان کرنا چاہیے تھا مگر عام قاری کی سہولت اور آسانی کے لیے ان دونوں کو یکجا بیان کیا جا رہا ہے۔

جوڑوں کا درد کیا ہے؟

یہ ایک موذی اور تکلیف دہ مرض ہے جس میں جوڑوں کی جھلیاں سخت ہو کر ہڈیوں کی شکل اختیار کرنے لگتی ہیں۔ جوڑوں پر ورم آ جاتا ہے۔ مرض کی شدت میں جوڑ حرکت کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ گنٹھیا کا زیادہ تر اظہار کہنی، گھٹنے اور ٹخنے کے جوڑ سے ہوتا ہے، یہ مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ اسی طرح نقرس یا چھوٹے جوڑوں کا درد ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے جوڑ، انگوٹھے کے جوڑ وغیرہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ نقرس عورتوں کی نسبت مردوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ جدید میڈیکل سائنس کی رو سے جوڑوں کے درد کا سب سے بڑا سبب یورک ایسڈ کو سمجھا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں کولیسٹرول اور ٹرائی گلائسرائیڈز کی اضافی مقداریں بھی اس مرض کا ذریعہ بنتی ہیں۔ خون میں سوڈیم، پوٹاشیم اور کیلشیم کی بڑھی ہوئی مقدار بھی جوڑوں کے درد کا باعث بنتی ہے۔ نیچروپیتھی کے مطابق آتشک، سوزاک، نمونیہ، موٹاپا، چوٹ لگنا، خرابی معدہ، گوشت کا زیادہ استعمال، شراب نوشی، قبض، غذائی بے اعتدالی اور زہریلے بخاروں کے اثرات کے علاوہ سودا، صفرا، خون اور بلغم میں سے کسی ایک خلط کی طبعی مقدار سے زیادتی بھی جوڑوں کے درد کا سبب ہو سکتی ہے۔ میڈیکل پامسٹری کی رو سے ایسے افراد جو ستارہ زحل، عطارد اور شمس کے زیر اثر پیدا ہوتے ہیں یا جن کی جنم کنڈلی میں ستارہ شمس منفی پوزیشن پر دکھائی دے تو انہیں جوڑوں کے مسائل سے پالا پڑ سکتا ہے۔ اسی طرح جن افراد کے ہاتھوں میں خط زندگی کے آخر میں چھوٹی چھوٹی شاخیں پائی جائیں تو وہ بھی نقرس اور گنٹھیا جیسے مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ایسے افراد جن کے نام کا عدد 5، 1 اور 8 ہو تو انہیں بھی جوڑوں کے درد سے پالا پڑنے کا امکان ہوتا ہے۔ خواتین میں جوڑوں کے امراض کی ایک بڑی وجہ امراض رحم اور قبل از وقت سن یاس کا شروع ہونا یا پھر رحم کا نکلوا دینا بھی ہو سکتی ہے۔ یاد رہے کہ ایسی خواتین جو بعد از زچگی ٹھنڈے گرم کا پورا خیال نہیں رکھتیں یا ایام مخصوصہ میں قبل از وقت نہا لیتی ہیں انہیں بھی جوڑوں کے درد کا سامنا رہتا ہے۔

اب بالوں کے ذریعے وٹامن ڈی کی مقدار معلوم کرنا ممکن

آئرلینڈ: وٹامن ڈی ہمارے جسم کے لیے انتہائی اہم جزو ہے اور اسے ناپنے کے لیے خون کا ٹیسٹ کرنا پڑتا ہے۔ اس ضمن میں ماہرین نے بالوں کا ایک غیر تکلیف دہ ٹیسٹ وضع کیا ہے جس سے بدن میں وٹامن ڈی کی مقدار ناپی جا سکتی ہے۔ ٹرینٹی کالج ڈبلن کے ماہرین نے بالوں کا ایک ایسا ٹیسٹ تیار کیا ہے جس سے وٹامن ڈی کی مقدار اور احوال معلوم کیا جا سکتا ہے۔ کئی کیفیات میں بسا اوقات وقفے وقفے سے جسم میں وٹامن ڈی کی مقدار ناپنا ضروری ہوتی ہے اور اس کے لیے بار بار خون کے ٹیسٹ لینے پڑتے ہیں۔ اسی بنا پر بالوں کا یہ ٹیسٹ بہت موثر ثابت ہو سکتا ہے۔ ٹرینٹی کالج کی پروفیسر لینا زگاگا نے اپنے ہی ادارے کے تین ماہرین کے سر اور ڈاڑھی کے بالوں کے نمونے لیے اور انہیں ایک سینٹی میٹر ٹکڑوں میں کاٹا پھر انہیں دھو کر خشک کیا۔ بعد ازاں 'اسٹیرائیڈ ہارمون کشید کرنے کے طریقے' کے ذریعے بالوں سے فیرمون 25 ہائیڈراکسی وٹامن ڈی کشید کیا گیا جو قدرتی طور پر بالوں میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ یہ کیمیائی محلول جگر میں بنتا ہے اور اسے وٹامن ڈی کی پیمائش کے لیے انتہائی درستی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگلے مرحلے میں ان اعداد کا موازنہ جسم میں وٹامن ڈی معلوم کرنے کے مروجہ خون کے ٹیسٹ سے کیا گیا تو وہ حیرت انگیز طور پر درست ثابت ہوا جو اس کے موثر ہونے کی دلیل ہے۔ علاوہ ازیں جسم کے مختلف حصوں اور مختلف اوقات میں نمونے لے کر مریض میں وٹامن ڈی کی پوری تاریخ بھی معلوم کی جا سکتی ہے جو علاج میں بہت مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

پاکستان کی معاشی بدحالی اس کے کرموں کا پھل ہے، جئے شنکر بنام شہباز شریف

ویب ڈیسک// اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاس میں جہاں اور بہت سے موضوعات اور تنازعات پر بات ہوئی وہیں ایک بار پھر جنوبی ایشیا کے روایتی حریف پاکستان اور انڈیا آمنے سامنے آئے۔ دونوں نے ایک دوسرے پر دہشتگردی، انتخابات میں دھاندلی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں جیسے الزامات عائد کیے۔ پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف نے اپنے خطاب کے دوران کہا تھا کہ 'پاکستان انڈیا کی کسی بھی قسم کی جارحیت کا اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ بھرپور اور فیصلہ کن جواب دے گا۔ اگلے ہی روز سنیچر کو انڈیا کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ پاکستان کی سرحد پار دہشت گردی کی پالیسی کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔ اس سے قبل اقوام متحدہ میں انڈیا کی فرسٹ سیکریٹری بھاویکا منگلانندن نے شہباز شریف کی تقریر پر جواب دینے کا حق استعمال کرتے ہوئے کہا تھا کہ 'ایک ایسا ملک جہاں فوج نظام چلا رہی ہے اور جس کی تاریخ انتخابی دھاندلی سے بھری پڑی ہے وہ اب دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کو سکھائے گی کہ انتخابات میں شفافیت کیا ہوتی ہے۔ یہ جاننے سے قبل کہ دونوں ممالک کے ماہرین اس پر کیا کہتے ہیں پہلے مختصر جائزہ لیتے ہیں کہ پاکستان کے وزیر اعظم نے اقوام متحدہ میں انڈیا کے بارے میں کیا کہا ہے اور پھر انڈیا نے اس پر کیا ردعمل دیا۔ جے شنکر نے اپنی تقریر کے دوران پاکستان کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اس کی معیشت کے بارے میں کہا کہ یہ ان کے 'کرتوتوں کا پھل' ہے۔ وزیر خارجہ نے پاکستان پر اپنی بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا: 'بہت سے ممالک بے قابو حالات کی وجہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں، لیکن کچھ ممالک جان بوجھ کر ایسے فیصلے کرتے ہیں جس کے تباہ کن نتائج ہوتے ہیں۔ اس کی ایک بڑی مثال ہمارا پڑوسی ملک پاکستان ہے۔ بدقسمتی سے ان کے گناہ دوسروں کو متاثر کرتے ہیں خاص طور پر ان کے پڑوسیوں کو۔ انھوں نے کہا کہ 'اس (پاکستان) کی جی ڈی پی کو صرف بنیاد پرستی اور دہشت گردی کی شکل میں اس کی برآمدات کے لحاظ سے ماپا جا سکتا ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ جو برائیاں دوسروں پر مسلط کرنے کی کوشش کی گئی وہ ان کے اپنے معاشرے کو کھا رہی ہیں۔ اس کے لیے دنیا کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ یہ صرف کرما ہے۔ ایک بیکار قوم جو دوسرے لوگوں کی زمینوں پر نظر رکھتی ہے اس کے بارے میں لوگوں کو پتا ہونا چاہیے اور اس کا مقابلہ کیا جانا چاہیے۔ شہباز شریف کی تقریر پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ایس جے شنکر نے کہا: 'ہم نے کل اسی پلیٹ فارم سے کچھ عجیب باتیں سنی تھیں۔ میں انڈیا کا موقف بالکل واضح کرتا ہوں کہ پاکستان کی سرحد پار دہشت گردی کی پالیسی کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔ اور اس سلسلے میں اسے کسی سزا سے استثنیٰ کی توقع نہیں کرنی چاہیے۔ اس کے برعکس، ہر عمل کے نتائج ضرور ہوں گے۔ انھوں نے مزید کہا: 'ہمارے درمیان جو حل طلب مسائل ہیں وہ یہ ہیں کہ پاکستان غیر قانونی طور پر قبضہ کی جانے والی انڈین سرزمین کو خالی کر دے اور پاکستان دہشت گردی سے اپنے دیرینہ تعلق کو ترک کر دے۔ اس سے قبل وزیر اعظم شہباز شریف کی تقریر کے جواب میں اقوام متحدہ میں انڈین سفارتکار بھاویکا منگلانندن نے کہا کہ 'دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت پر بزدلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ بھاویکا نے شہباز شریف کی تقریر کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ 'فوج کی نگرانی میں چلنے والے ملک جو دہشت گردی، منشیات کی تجارت اور بین الاقوامی جرائم کے لیے عالمی سطح پر بدنام ہے نے دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت پر حملہ کرنے کی جرات کی ہے۔ انڈین سفارتکار نے کہا کہ 'جیسا کہ دنیا جانتی ہے کہ پاکستان طویل عرصے سے سرحد پار دہشت گردی کو اپنے پڑوسیوں کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ انڈیا کی سفارتکار نے کہ 'اس نے ہماری پارلیمنٹ، ہمارے مالیاتی دارالحکومت ممبئی، بازاروں اور مقدس مقامات پر حملہ کیا ہے۔ یہ ایک لمبی فہرست ہے اور اس طرح کے ملک کے لیے کہیں

بھی تشدد کے خلاف بات کرنا سب سے بڑی منافقت ہے۔ انھوں نے کہا کہ 'یہ ایک ایسے ملک کے لیے اور بھی عجیب ہے جس کے انتخابات میں دھاندلی کی تاریخ ہے اور وہ سیاسی آپشنز کی بات کر رہے ہیں۔ بھاویکا نے پاکستان میں اسامہ بن لادن کی موجودگی کا بھی حوالہ دیا اور کہا کہ 'اب یہ ملک دہشتگردی کے خلاف بات کر رہا ہے۔ جمعے کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب میں پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف نے سلامتی کونسل کی قراردادوں اور کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق مسئلہ کشمیر کے حل کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ 'پاکستان کسی بھی انڈین جارحیت کا اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ بھرپور اور فیصلہ کن جواب دے گا۔ شہباز شریف نے کہا کہ فلسطین کے عوام کی طرح جموں و کشمیر کے لوگ بھی اپنی آزادی اور حق خود ارادیت کے حصول کے لیے ایک صدی سے جدوجہد کر رہے ہیں۔ شہباز شریف نے کہا کہ 'امن کی طرف بڑھنے کے بجائے انڈیا جموں و کشمیر پر سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عملدرآمد کے وعدوں سے مکر گیا ہے۔ یہ قراردادیں جموں و کشمیر کے عوام کو اپنے بنیادی حق خود ارادیت کا استعمال کرنے کے حامل استصواب رائے کا اختیار دیتی ہیں۔ شہباز شریف نے کہا کہ 'پانچ اگست 2019 کے بعد سے انڈیا نے جموں و کشمیر کے لیے بدقسمتی سے ان کے رہنماؤں کے بقول 'حتمی حل' کو مسلط کرنے کے لیے یکطرفہ غیر قانونی اقدامات شروع کر رکھے ہیں۔ نو لاکھ انڈین فوجی مقبوضہ جموں و کشمیر کے لوگوں کو طویل کرفیو، ماورائے عدالت قتل اور ہزاروں نوجوان کشمیریوں کے اغوا جیسے خوفناک اقدامات سے خوفزدہ کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک آبادکار نوآبادیاتی منصوبے کے تحت انڈیا کشمیریوں کی زمینوں اور جائیدادوں پر قبضہ کر رہا ہے اور باہر کے لوگوں کو مقبوضہ جموں و کشمیر میں آباد کر رہا ہے تاکہ مسلم اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کیا جا سکے۔ یہ دقیانوسی حربہ تمام قابض طاقتوں نے استعمال کیا لیکن یہ ہمیشہ ناکام رہا۔ جموں و کشمیر میں بھی یہ ناکام ہوگا۔ وزیر اعظم شہباز شریف کا مزید کہنا تھا کہ 'اس سے بھی زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ انڈیا اپنی عسکری صلاحیتوں میں بڑے پیمانے پر توسیع میں مصروف عمل ہے جو درحقیقت پاکستان کے خلاف صف آرائی ہے۔ اس کے جنگی نظریے، ایک اچانک حملے اور 'جوہری پھیلاؤ' کے تحت محدود جنگ کے تصور کے حامل ہیں۔ انڈیا نے بغیر سوچے سمجھے پاکستان کی ایک باہمی 'سٹریٹیجک ریسٹرینٹ رجیم' کی تجاویز کو ٹھکرا دیا ہے۔ اس کی قیادت نے لائن آف کنٹرول کو عبور کرنے اور آزاد کشمیر پر قبضہ کرنے کی دھمکی دی ہے۔ جنوبی ایشیا کی سیاست پر گہری نظر رکھنے والے ڈاکٹر رشید احمد خان نے بی بی سی کو بتایا کہ 'پاکستان اور انڈیا کا یہ جارحانہ انداز سمجھ میں آتا ہے اور دونوں ہی حالیہ عام انتخابات سے اپنے عوام کی توجہ ہٹانا چاہتے ہیں۔ ان کے مطابق 'اس وقت دونوں ہی ممالک کے رہنماؤں کو غیر معمولی صورتحال کا سامنا ہے۔ ڈاکٹر رشید کا کہنا ہے کہ 'شہباز شریف پر الزام ہے کہ ان کا مینڈیٹ جعلی ہے اور کافی لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ وہ جائز طور پر منتخب نہیں ہوئے ہیں تو پھر ایسے میں حکومت کو 'لیجیٹیمیسی کرائسز' کا سامنا ہے۔

ایک پیڑ ماں کے نام مضبوط عزم، اجتماعی شرکت کی مثال/ وزیر اعظم

نئی دہلی// "من کی بات" کے 114 ویں ایپی سوڈ کے دوران، وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو "ایک پیڑ ماں کے نام" مہم پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ مضبوط عزم اور اہم سماجی نتائج حاصل کرنے میں اجتماعی شرکت کی ایک حالیہ مثال ہے۔ اپنے ماہانہ ریڈیو پروگرام میں، پی ایم مودی نے نوٹ کیا کہ اس پہل نے پورے ملک میں لوگوں کو ماحولیاتی تحفظ کی کوششوں میں شامل ہونے کے لیے کامیابی سے متحرک کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب ہمارے مضبوط عزم اور اجتماعی شرکت کا سنگم ہوتا ہے، تو یہ پورے معاشرے کے لیے حیرت انگیز نتائج کا باعث بنتا ہے۔ اس کی تازہ ترین مثال 'ایک پیڑ ماں کے نام' ہے۔ یہ ایک حیرت انگیز مہم تھی؛ عوامی شرکت کی ایسی مثال ہے جو ماحول کے تحفظ کے لیے شروع کی گئی اس مہم میں ملک کے ہر کونے میں لوگوں نے واقعی متاثر کن کام کیا ہے۔ پی ایم مودی نے کہا کہ اس مہم میں اتر پردیش، گجرات، مدھیہ پردیش، راجستھان، اور تلنگانہ سمیت مختلف ریاستوں سے قابل ذکر شرکت دیکھنے میں آئی ہے، جو سب نے اپنے پودے لگانے کے اہداف کو عبور کر لیا ہے۔" اتر پردیش، گجرات، مدھیہ پردیش، راجستھان اور تلنگانہ نے مقررہ ہدف سے زیادہ پودے لگا کر ایک نیا ریکارڈ بنایا ہے۔ اس مہم کے تحت اتر پردیش میں 26 کروڑ سے زیادہ پودے لگائے گئے ہیں۔ گجرات کے لوگوں نے 15 کروڑ سے زیادہ پودے لگائے۔ پی ایم مودی نے درخت لگانے میں شامل افراد کی متاثر کن کہانیاں بھی شیئر کیں۔ ایسی ہی ایک مثال تلنگانہ سے تعلق رکھنے والے کے این راج شیکھر کی ہے، جنہوں نے چار سال قبل ایک ذاتی درخت لگانے کی مہم شروع کی تھی، اور روزانہ ایک درخت لگانے کا عہد کیا تھا۔ چیلنجوں کا سامنا کرنے کے باوجود جہاں وہ اس سال حادثے کا شکار ہوئے، اس نے 1500 سے زائد پودے لگائے ہیں۔ مزید برآں، انہوں نے مدورائی، تمل ناڈو سے تعلق رکھنے والی بھاشری کا ذکر کیا، جنہوں نے 500 سے زیادہ نایاب دواؤں کے پودوں اور جڑی بوٹیوں سے ایک باغ بنایا ہے۔ اس کے علاوہ پی ایم مودی نے سنتھالی زبان سمیت چند بولنے والوں کی زبانوں کے تحفظ کے لیے کی جانے والی کوششوں کی بھی تعریف کی۔ میور بھنج، اڈیشہ سے تعلق رکھنے والے شریمان رامجیت ٹوڈو کی مثال لیتے ہوئے مودی نے کہا کہ وہ سنتھالی کے لیے ایک آن لائن شناخت بنانے کی مہم کی قیادت کر رہے ہیں اور انھوں نے ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم تیار کیا ہے جہاں سنتھالی میں ادب پڑھا اور لکھا جا سکتا ہے۔

وزیر مملکت پبیترا مارگریٹا کیریبین اور لاطینی امریکہ کا دورہ کریں گے

نئی دہلی// وزیر مملکت برائے امور خارجہ اور ٹیکسٹائل، پبیترا مارگریٹا میکسیکو، گریناڈا، بارباڈوس، اور اینٹیگوا اور باربوڈا کا سرکاری دورہ کریں گی۔ پی آئی بی کی پریس ریلیز کے مطابق، اس دورے کا مقصد لاطینی امریکہ اور کیریبین کے ساتھ سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی تعلقات کو مضبوط بنا کر سفارتی تعلقات کو مضبوط بنانا ہے۔ امور خارجہ اور ٹیکسٹائل کے وزیر مملکت جناب پبیترا مارگریتا 30 ستمبر کو میکسیکو، گریناڈا، بارباڈوس اور اینٹیگوا اور باربوڈا کے سرکاری دورے پر روانہ ہونے والے ہیں۔ توقع ہے کہ چار ملکی دورے سے ہندوستان اور لاطینی امریکہ اور کیریبین کے درمیان سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی تعلقات کو مضبوط بنا کر سفارتی تعلقات مضبوط ہوں گے۔ اس دورے کے دوران وزیر مملکت مارگریٹا میکسیکو کی صدر کے طور پر ڈاکٹر کلاڈیا شین بام 1 اکتوبر کی حلف برداری کی تقریب میں ہندوستان کی نمائندگی کریں گے۔ مثی 2018 کے بعد سے ہندوستان کا گریناڈا کا وزارتی سطح کا یہ پہلا دورہ ہے اور ملک کا اس طرح کا دوسرا دورہ ہے۔ اس دورے میں وزرائے خارجہ کے ساتھ ملاقاتیں، اہم سیاسی، تجارتی اور صنعت کے رہنماؤں کے ساتھ بات چیت، آئی ٹی ای سی کے سابق طلباء، اور ہندوستانی تارکین وطن؛ اور دو طرفہ پروجیکٹ سائٹس کا دورہ شامل ہیں۔ اس دورے کا مقصد تجارت، سرمایہ کاری، سائنس اور ٹیکنالوجی اور ثقافت کے شعبوں میں زیادہ تعاون کی راہ ہموار کرنا ہے۔

خواتین اپنے حقوق حاصل کرنے کیلئے اندرا فیلوشپ میں شامل ہو جائیں/ راہل

نئی دہلی// کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے خواتین کو بااختیار بنانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ سیاست میں ان کی شمولیت ناگزیر ہے۔ اتوار کے روز ایکس پر ایک پوسٹ میں انہوں نے سیاست میں دلچسپی رکھنے والی خواتین سے اپیل کی کہ وہ 'اندرا فیلوشپ' میں شامل ہو کر خواتین پر مرکوز سیاست کا حصہ بنیں۔ اندرا فیلوشپ، جو کہ ایک سال پہلے شروع کی گئی تھی، خواتین کی قیادت کو فروغ دینے کا ایک اقدام ہے۔ راہل گاندھی نے اس پروگرام کو ایک 'طاقتور کارواں' قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد خواتین کی سیاست میں بھرپور شمولیت کو یقینی بنانا ہے تاکہ معاشرے میں مساوات اور انصاف کو فروغ دیا جا سکے۔ انہوں نے کہا، سیاست میں خواتین کی شمولیت کے بغیر معاشرتی انصاف اور برابری ممکن نہیں۔ آدھی آبادی کو پورا حق دینا کانگریس پارٹی کی سوچ اور عزم کی علامت ہے۔ انہوں نے خاص طور پر ان خواتین سے اپیل کی جو نچلی سطح پر کام کرنا چاہتی ہیں کہ وہ اس مہم کا حصہ بنیں۔ راہل گاندھی نے 'شکتی ابھیان' کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ مہم خواتین کو مقامی سطح پر مضبوط تنظیموں کی تشکیل میں مدد فراہم کر رہی ہے اور انہیں سیکھنے، آگے بڑھنے، اور سماجی تبدیلی کا ذریعہ بننے کا موقع دے رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے خواتین سے اپیل کی کہ وہ www.shaktiabhiyan.in پر اندراج کریں اور اس تحریک کا حصہ بنیں تاکہ گاؤں سے لے کر ملک تک تبدیلی لائی جا سکے۔ خیال رہے کہ اندرا فیلوشپ کا مقصد خواتین کی آواز کو سیاست میں مزید طاقت دینا ہے اور یہ اقدام سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی کے اعزاز میں شروع کیا گیا تھا۔ راہل گاندھی کا ماننا ہے کہ اس اقدام کے ذریعے خواتین کو ملک کے نظام میں مساوی شراکت داری ملے گی اور ایک زیادہ متوازن معاشرہ وجود میں آئے گا۔

مایاوتی نے کانگریس کو ریزرویشن مخالف قرار دیا

لکھنؤ// بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی قومی صدر مایاوتی نے کانگریس کو ریزرویشن مخالف قرار دیا ہے اور دلت برادری کے لوگوں سے ہریانہ اسمبلی ضمنی انتخابات میں بی جے پی-کانگریس کو ووٹ نہ دینے کی اپیل کی ہے۔ مایاوتی نے اتوار کو سوشل میڈیا ایکس پر پوسٹ کیا کہ کانگریس ہریانہ میں ہونے والے ضمنی انتخابات کے دوران دلتوں کو مسلسل نظر انداز کر رہی ہے اور ان کی بے عزتی کر رہی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پارٹی میں سب ٹھیک نہیں ہے۔ ایسے میں دلت طبقے کے لوگوں کو کانگریس، بی جے پی وغیرہ کو ووٹ دے کر اسے خراب نہیں کرنا چاہیے۔ مایاوتی نے کہا کہ کانگریس لیڈر، جو ہمیشہ ریزرویشن کے خلاف تھے اب وقت آنے پر ریزرویشن ختم کرنے کی بات کرتے ہیں۔

روس، چین، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے تعاون سے عالمی بحرانوں کے باوجود ہندوستان کی انجینئرنگ برآمدات میں اضافہ

نئی دہلی// ہندوستان کی انجینئرنگ برآمدات نے عالمی چیلنجوں کے درمیان غیر معمولی لچک دکھائی ہے۔ 2023 کی اسی مدت کے مقابلے 2024 کے اپریل تا اگست کی مدت میں 4.22 فیصد اضافے کے ساتھ 46.41 بلین ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ اس ترقی کی وجہ اہم تجارتی شراکت داروں بشمول روس، چین، متحدہ عرب امارات (یو اے ای)، اور سعودی عرب کی حمایت ہے۔ روس، جغرافیائی سیاسی عوامل کی وجہ سے روپیہ-روبل تجارتی انتظامات اور محدود متبادل ذرائع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، بھارت سے اپنی خریداریوں میں 40٪ اضافہ کر دیا۔ حیرت انگیز طور پر، چین، اپنی اقتصادی سست روی کے باوجود، ایک اہم خریدار کے طور پر ابھرا، جس نے ہندوستان سے انجینئرنگ کی درآمدات میں قابل ذکر 11.3 فیصد اضافے کے ساتھ $1 بلین کے نشان کو عبور کیا۔ متحدہ عرب امارات نے، اپریل 2022 میں جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے کے نفاذ کے بعد، ہندوستان سے انجینئرنگ کے سامان کی درآمد میں 44٪ کا خاطر خواہ اضافہ دیکھا۔ آزاد تجارتی معاہدے کے لیے جاری مذاکرات میں مصروف سعودی عرب نے بھی ہندوستان سے اپنی خریداری میں اضافہ کر دیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب دونوں امریکہ کے بعد بالترتیب ہندوستان کی انجینئرنگ برآمدات کے دوسرے اور تیسرے سب سے بڑے وصول کنندہ بن گئے ہیں۔ یہ ممالک خاص طور پر موٹر گاڑیاں درآمد کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں، متحدہ عرب امارات اس کے علاوہ ہوائی جہاز، خلائی جہاز کے پرزے، بحری جہاز اور کشتیاں بھی خریدتا ہے۔

حکومتی سبسڈی اور بیٹری کی گرتی ہوئی قیمتیں ہندوستان میں الیکٹرک گاڑیوں کو مزید قابل رسائی بنا رہی ہیں/ رپورٹ

نئی دہلی// ایکسس سیکورٹیز کے ایک تجزیے کے مطابق، روایتی انٹرنل کمبشن انجن گاڑیوں کے مقابلے میں اعلیٰ قیمت کے باوجود حکومت کی سبسڈی اور بیٹری کی گرتی قیمتیں ہندوستان میں الیکٹرک گاڑیوں (EVs) کو زیادہ سستی بنا رہی ہیں۔ رپورٹ اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ اگرچہ ای وی کی ابتدائی لاگت زیادہ ہو سکتی ہے لیکن کم آپریشنل اخراجات جیسے بجلی کی قیمتیں اور دیکھ بھال کے اخراجات انہیں طویل مدت میں زیادہ لاگت سے موثر بناتے ہیں۔ ہندوستان میں EV صنعت بیٹری ٹیکنالوجی میں بہتری کا تجربہ کر رہی ہے رینج کی پریشانی کو کم کر رہی ہے اور حکومت اور نجی شعبے کی مدد سے چارجنگ انفراسٹرکچر کو بڑھا رہی ہے۔ بیٹری ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ ساتھ EVs کی دوبارہ فروخت کی قیمت بھی بہتر ہو رہی ہے، مارکیٹ میں ان کی طویل مدتی قدر کو مستحکم کر رہی ہے۔ تاہم EV صنعت حکومتی مراعات اور سبسڈیز پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہے، اور روایتی آئی سی ای مارکیٹ کو توڑنے کے لیے مستقل توجہ، بڑے پیمانے پر اپنانے، اور لاگت میں نمایاں کمی ضروری ہے۔ حکومت برقی نقل و حرکت کو فروغ دینے کے لیے دو سالوں کے دوران 10,900 کروڑ روپے کے اخراجات کے ساتھ پی ایم الیکٹرک ڈرائیو ریوولیوشن ان انوویٹیو وہیکل انہانسمنٹ (PM E-DRIVE) اسکیم جیسے اقدامات کے ذریعے سیکٹر کی حمایت کر رہی ہے۔ مرکزی کابینہ نے ہندوستان میں الیکٹرک گاڑیوں کو اپنانے کے لیے سبسڈی اور مراعات فراہم کرنے کے لیے اس اسکیم کو منظوری دی ہے۔

ایک عالمی ٹیک دیو کے طور پر ہندوستان کا عروج: سیمی کنڈکٹر غلبہ کی طرف سفر

نئی دہلی//

ہندوستان عالمی سیمی کنڈکٹر صنعت میں ایک ممکنہ پاور ہاؤس کے طور پر ابھرا ہے، جس کا مقصد اس اہم شعبے میں کلیدی کھلاڑی بننا ہے۔ سیمی کنڈکٹرز میں ملک کا دھکا اقتصادی ترقی، قومی سلامتی، اور عالمی تکنیکی مسابقت سے پیدا ہوتا ہے۔ ہندوستانی حکومت نے ملک میں سیمی کنڈکٹر اور ڈسپلے مینوفیکچرنگ کو فروغ دینے کے لیے 10 بلین ڈالر کے مراعاتی پیکج کا اعلان کیا، جسے انڈیا سیمی کنڈکٹر مشن کہا جاتا ہے، تاکہ ہندوستان کو الیکٹرانک سسٹم ڈیزائن اور مینوفیکچرنگ کے لیے ایک عالمی مرکز کے طور پر پوزیشن میں رکھا جا سکے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے 2030 تک ہندوستان کے الیکٹرانکس سیکٹر کے لیے 500 بلین ڈالر کا ایک بلند حوصلہ جاتی ہدف مقرر کیا، جس کا مقصد لاکھوں ملازمتیں پیدا کرنا، درآمدی انحصار کو کم کرنا، برآمدی صلاحیتوں کو بڑھانا، غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنا، اور تکنیکی ترقی کو آگے بڑھانا ہے۔ امریکہ اور بھارت نے دونوں ممالک کی سیمی کنڈکٹر صنعتوں میں تکنیکی تعاون کو بہتر بنانے اور سپلائی چین کو متنوع بنانے کے لیے CHIPS ایکٹ کے تحت تعاون کیا، سپلائی چین کی لچک، ٹیکنالوجی کی منتقلی، اور مشترکہ تحقیقی اقدامات پر توجہ مرکوز کی۔ ہندوستان کی سیمی کنڈکٹر صنعت نے ایک ہنرمند افرادی قوت، قائم کردہ ڈیزائن کی صلاحیتوں، مضبوط حکومتی تعاون، اور بڑھتی ہوئی گھریلو مارکیٹ کے ساتھ اہم پیش رفت کی ہے۔ انڈیا سیمی کنڈکٹر مشن (ISM) کا مقصد سیمی کنڈکٹر اسمبلی لائنوں، جانچ کی سہولیات، پیکیجنگ پلانٹس، اور فیبریکیشن فیکٹریوں کے لیے سرمایہ کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہے، جو مالی معاونت، تحقیقی گرانٹس، اور ہنر کی ترقی کے پروگراموں کی پیشکش کرتا ہے۔

مرکزی وزیر رانچی میں ساتویں راشٹریہ پوشن ماہ کی اختتامی تقریب میں شرکت کریں گی

نئی دہلی// ساتویں راشٹریہ پوشن ماہ 2024 کی اختتامی تقریب شوریہ سبھاگار، رانچی میں گورنر جھارکھنڈ شری سنتوش گنگوار، مرکزی وزیر برائے خواتین و اطفال ترقی محترمہ اپورنا دیوی، وزیر ڈبلیو سی ڈی اینڈ ایس ایس حکومت جھارکھنڈ محترمہ بے بی دیوی، وزیر مملکت دفاع حکومت ہند جناب سنجے سیٹھ، خواتین و اطفال ترقی کی وزارت کے سیکریٹری اور خواتین و اطفال ترقی کی وزارت، حکومت ہند اور جھارکھنڈ حکومت کے دیگر افسران کی موجودگی میں منعقد ہوگی۔ یکم ستمبر تا 30 ستمبر 2024 کے 7 ویں راشٹریہ پوشن ماہ میں بہتر حکمرانی کے لیے ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ انیمیا، گروتھ مانیٹرنگ، اضافی خوراک، اور پوشن بھی پڑھائی بھی پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ مہینہ بھر چلنے والی مہم میں ایک پیڑ ماں کے نام پہل کے ذریعے 'ماحولیاتی استحکام' پر بھی زور دیا گیا جس میں تمام آنگن واڑی مراکز میں شجرکاری کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس پوشن ماہ میں ریاستوں/ مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے ذریعہ اب تک تقریباً 12 کروڑ سرگرمیاں انجام دی گئی ہیں۔ دو ہزار اٹھارہ میں ملک کی پہلی غذائیت پر مبنی جن آندولن شروع ہونے کے بعد سے وزارتوں/ محکموں کے ساتھ ہم آہنگی ہمیشہ سے ہی جن آندولن کا مرکز رہی ہے، کیونکہ اس سے متعدد سامعین تک خاص طور پر نچلی سطح تک پہنچنے میں مدد ملتی ہے۔ سکشم آنگن واڑیاں بہتر غذائیت اور ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور تعلیم کی فراہمی (ای سی سی ای) کے لیے مضبوط، اپ گریڈ اور بہتر بنائی گئی ہیں۔ سکشم آنگن واڑی سنٹر کی کچھ اہم خصوصیات میں بہتر بنیادی ڈھانچہ، ایل ای ڈی اسکرین، پینے کے صاف پانی کے لیے واٹر فلٹریشن سسٹم، ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور تعلیم کے لیے مواد (ای سی سی ای) اور سیکھنے میں مدد کے طور پر عمارت (بی اے ایل اے) پینٹنگز، اور پوشن واٹیکا جو متنوع غذائی پودوں اور جڑی بوٹیوں تک رسائی فراہم کرتی ہے اور غذائی قلت سے لڑنے کے مشن میں مدد کرتی ہے یہ بھی چیزیں شامل ہیں۔ پوشن ماہ کی اختتامی تقریب کے دوران پورے بھارت میں واقع 11 ہزار سے زیادہ سکشم آنگن واڑی مراکز کا ورچول طور پر افتتاح کیا جائے گا۔ تقریب کے مقام پر جھارکھنڈ کی ریاستی حکومت کی طرف سے مشن پوشن 2.0 کے پہلوؤں کو ظاہر کرنے والی ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔ پوشن ماہ 2024 کا اختتامی پروگرام ایک صحت مند اور تغذیہ سے بھرپور بھارت کی طرف اجتماعی کوششوں کا جشن مناتا ہے۔ یہ نہ صرف تمام شریک ریاستوں کی لگن کو تسلیم کرتا ہے، بلکہ جاری جن آندولن کے ذریعے نچلی سطح کی تحریکوں کو مضبوط کرتے ہوئے اسٹیک ہولڈرز کے تعاون کے اہم کردار کو بھی اجاگر کرتے ہوئے سکشم آنگن واڑی مراکز کے ذریعے استفادہ کنندگان اور برادریوں کی بڑھ چڑھ کر شرکت کو بھی یقینی بناتا ہے۔

بہار سے اچانک دہلی پہنچے نتیش کمار تو سیاسی گلیاروں میں قیاس آرائی کا بازار کیوں ہو گیا گرم؟

پٹنہ// وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے دہلی کے دورہ کو لے کر سیاسی حلقوں میں بحث گرم ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ نتیش کا یہ دورہ اس وقت ہو رہا ہے جب بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا بہار کے دورے پر بی جے پی کی تنظیم کو بڑھانے کے لیے ہفتہ کو پٹنہ پہنچے تھے، لیکن ان کے دورے کے دوران وہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار سے نہیں مل سکے تھے۔ دراصل اس سے پہلے جب بھی بی جے پی کے کوئی بڑے لیڈر بہار کے دورہ آتے ہیں تو نتیش کمار سے ان کی ملاقات ضرور ہوتی ہے۔ ان بحثوں کے درمیان نتیش کمار کے دہلی دورے کو لے کر سیاسی حلقوں میں چرچے ہو رہے ہیں۔ کئی طرح کی بحثوں کے درمیان یہ سوال بھی اٹھایا جا رہا ہے کہ کیا نتیش کمار دہلی میں بی جے پی کے بڑے لیڈروں سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ اس کی وجہ بھی بتائی جا رہی ہے۔ دراصل نتیش کمار نے سوشل میڈیا پر وزیر اعظم مودی کو ان کے غیر ملکی دورے پر مبارکباد دی تھی، جس کی خوب بحث ہوئی تھی۔ اسی دوران نتیش کمار نے وزیر اعظم کو خط لکھ کر سیتامڑھی پنوراد دھام کی ترقی کے ساتھ ساتھ سیتامڑھی سے ایودھیا تک وندے بھارت ٹرین چلانے کا مطالبہ کیا تھا۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ جھارکھنڈ میں اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں، جس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جے ڈی یو بھی این ڈی اے کے ساتھ مل کر الیکشن لڑے گی۔ اس کے لیے بی جے پی سے بھی بات ہو سکتی ہے۔ نتیش کمار دہلی کے دورے کے دوران بی جے پی لیڈروں سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ اس سے بھی ایک مضبوط اشارہ ملتا ہے کیونکہ اس سے پہلے بھی نتیش کمار جب بھی دہلی کا دورہ کرتے رہے ہیں، خواہ دورہ ذاتی ہی کیوں نہ ہو، وہ بی جے پی کے بڑے لیڈروں سے ملاقاتیں کرتے رہے ہیں۔ اس بار بھی بحث ہے کہ نتیش کمار بی جے پی کے بڑے لیڈروں سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ نتیش کمار کے اس دورہ کا ایک سرا آنے والے سال میں ہونے والے بہار قانون ساز اسمبلی کے انتخابات سے بھی جڑا ہے۔ ساتھ ہی سیاسی حلقوں میں یہ بحث بھی چل رہی ہے کہ کیا بہار میں وقت سے پہلے ہی اسمبلی انتخابات کرائے جا سکتے ہیں، جس پر اپوزیشن پارٹی کے لیڈروں کی طرف سے بحث کی جا رہی ہے۔ ان سیاسی بحث و مباحثے کے درمیان نتیش کمار کا دہلی کا دورہ ہو رہا ہے، جس پر سیاست کی نظریں مرکوز ہیں۔ تاہم ذرائع کا کہنا ہے کہ نتیش کمار کا یہ دورہ انتہائی ذاتی ہے۔

تصوف کی اِساس محبت

غوث سیوانی

ایس ایم ایس

تصوف کی بنیاد محبت ہے۔ لیکن محبت ایک ایسا ناقابل فہم اور دشوار موضوع ہے جسے سمجھنا اور سمجھانا ناممکن ہے۔ اسے صرف محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اسے سمجھنے اور سمجھانے کو جتنی بھی کوشش کی جاتی ہے، ناکامی ہاتھ لگتی ہے۔ اس مسئلے کو سلجھانے کی ہر جدوجہد مزید الجھنیں پیدا کرتی ہے۔ گویا ایک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا۔ محبت کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے بے شمار الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے جن میں سے کچھ خاص یہ ہیں۔ عشق، علاقہ، شغف، شوق، حزن، جنون، فتون، وجد، کلف وغیرہ وغیرہ مگر اخیر میں کہنا پڑتا ہے۔

محبت کی تعریف :

محبت کی تعریف بھی مختلف الفاظ اور مختلف انداز میں بیان کی جاتی ہے، مگر ہر تعریف پڑھ کر کسی نہ کسی کمی کا احساس ہوتا ہے اور لگتا ہے کہ یہ تعریف جامع و مانع نہیں ہے۔ کسی نے کہا تڑپتے دل کے ساتھ دائمی میلان کا نام محبت ہے تو کسی نے کہا تمام وابستہ چیزوں پر محبوب کو ترجیح دینا محبت ہے۔ کسی کا قول ہے کہ ہر حال میں محبوب کی موافقت کرنا محبت ہے تو کسی نے محب اور محبوب کی مراد کا ایک ہونا محبت بتایا۔ کسی نے محبوب کی مراد کا محب پر راجح ہونا محبت سمجھا تو کسی نے سوائے محبوب کے ہر چیز کو دل سے مٹا دینے کا نام محبت رکھا۔ کسی کی نظر میں حدود محبت کی حفاظت کرنا تو کسی کے خیال میں محبوب کی معیت کو اپنے لئے باعث فرحت جاننا محبت ہے۔ بعض نے رضائے محبوب کے حصول کے لئے تن من دھن کی قربانی تو بعض نے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب کو عزیز رکھنے کا نام محبت رکھا ہے۔ کچھ لوگوں کے خیال میں محبت ایک ایسے اضطراب مسلسل کو کہا جاتا ہے جس میں سکون نہیں اور ایسے سکون کو کہا جاتا ہے جس میں اضطراب نہیں۔ بعض اہل دل سمجھتے ہیں کہ محبوب کا محب کی روح سے بھی قریب ہونا محبت ہے۔ تو بعض اہل نظر احکام عشق پر دل کی ثابت قدمی کو محبت کہتے ہیں۔

عشق :

محبت کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے ایک دوسرا لفظ 'عشق' بھی بہ کثرت استعمال ہوتا ہے۔ 'عشق' 'العشقہ' سے ماخوذ ہے۔ العشقہ ایک ایسی بیل کو کہتے ہیں جو سبز اور پھر زرد ہوتی ہے اور جس چیز کو لگتی ہے مکمل چمٹ جاتی ہے۔ چونکہ عشق میں بھی یہی کیفیت ہوتی ہے یہ آزار جس کے دل سے لگ جائے، پھر جدا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس جذبے کو عشق کہا جانے لگا۔

'عشق' کا لفظ عربی میں پہلے کم استعمال ہوتا تھا مگر بعد میں رائج ہو گیا فارسی اور اردو میں بھی یہ محبت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسے اردو میں حقیقی اور مجازی دونوں قسم کی محبت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

صوفیہ کی نظر میں محبت :

صوفیہ کرام محبت کو صرف تصوف ہی نہیں دین و شریعت کی بھی اساس مانتے ہیں۔ ان کے خیال میں کائنات اور تمام مخلوقات کا وجود عشق و محبت کے جذبے کی کارفرمائی ہے۔ علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب 'روضۃ المحبین و نزہۃ المشتاقین' کے ابتدائی صفحات میں تحریر فرمایا ہے:

''پاک ہے وہ ذات جس نے محبت کی طرف دلوں کو جب چاہا اور جیسے چاہا پھیر دیا اور اس محبت کے ذریعے اپنی حکمت کے ساتھ اس چیز کا نکالا جس کے لئے ہر جاندار کو پیدا کیا گیا ہے اور محبت کی مختلف انواع و اقسام کی تعریف و تفصیل کو مخلوق کے درمیان عام کیا اور ہر محبوب کے لئے اس کے محبوب کی محبت سے حصہ مقرر کیا، خواہ وہ اپنی محبت میں درست ہو یا غلط۔ اور اس محب پر محبت کی وجہ سے انعام کردہ یا اسے مقتول بنا دیا۔ اور اس محبت کو ایسا تقسیم کیا کہ بعض کو اپنی ذات سے محبت کرنے والا بنا دیا، بعض کو بتوں، بعض کو آگ سے اور بعض کو صلیبوں سے، کچھ کو وطنوں کا محب بنا دیا اور کچھ کو بھائیوں کا۔ کسی کو عورتوں کا دلدادہ بنا دیا تو کسی کو بچوں کا۔ کسی کو اموال کا گرویدہ بنا دیا تو کسی کو ایمان کا۔ کسی کو موسیقی کا عاشق بنا دیا تو کسی کو قرآن کا۔ لیکن اللہ، اسکی کتاب اور رسول سے محبت کرنے والوں کو تمام محبت کرنے والوں پر زبردست فضیلت بخشی۔ محبت کے لئے اور محبت کی وجہ سے زمین و آسمان کو پیدا کیا گیا اور تمام مخلوقات کی تخلیق بھی اسی وجہ سے ہے اور محبت کے لئے ہی افلاک کا دائرہ حرکت میں ہے۔ اور اسی کے لئے حرکات اپنی انتہا کو پہنچتی ہیں، اور اپنی ابتدا کو انتہا سے ملاتی ہیں، اور اسی کی وجہ سے دل اپنے مقصود کو حاصل کرتا ہے اور اپنے مطلوب تک رسائی حاصل کرتا ہے اور ہلاکتوں سے خلاصی پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستے کو اختیار کرتا ہے۔''

یہ جذبہ محبت بھی بلا سبب نہیں۔ اس کے پس پردہ خالق و مالک کی محبت کارفرما ہے۔ اس تعلق سے علامہ ابن قیم اپنی مذکور کتاب میں ابتدا میں لکھتے ہیں:

''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے محبت کو محبوب تک پہنچنے کا ذریعہ بنایا اور محبوب کی اطاعت اور اس کے آگے سر تسلیم خم کر دینے کا صداقت محبت کی دلیل ٹھہرایا، اور نفوس کو محبت کے حصول کے لئے طرح طرح کی قربانیاں اور مشقتیں برداشت کرنے پر برانگیختہ کیا اور یہ محبت عالم علوی اور سفلی میں بلند ہمتوں میں ودیعت کی تاکہ وہ ایجاد، امداد اور قبول کے اعتبار سے قوت کو فعل کی طرف منتقل کریں اور بلند ہمتوں اور عالی جذبوں کو عالی شان رفعتوں کے حصول کے لئے ترغیب دی۔''

خالق کی صفات مخلوق میں :

صوفیہ کے ہاں اصل محبت تو خالق حقیقی کی محبت ہے اور مجازی محبت بھی اس کی معرفت کا ذریعہ ہے۔ صوفیہ کا تصور 'ہمہ اوست' اسی عشق حقیقی کا نتیجہ ہے۔ وہ ذات باری تعالیٰ میں اس قدر گم ہو جاتے ہیں کہ کائنات کے ذرے ذرے میں نور حق کا مشاہدہ کرتے ہیں اور ہر چیز میں، جمال ذات و صفات دیکھنے لگتے ہیں۔ بے خودی کی یہ کیفیت کبھی کبھی انھیں اس منزل تک پہنچا دیتی ہے، جہاں خود اور خدا کا فرق مٹ جاتا ہے اور ہر طرف نور وحدیت کا نظارہ ہوتا ہے شاید ایسی ہی کیفیت میں بعض صوفیہ نے 'انا الحق' کا نعرہ مستانہ بلند کیا تھا۔

صوفیہ کی نظر میں انسان خالق کی شاہکار ہے۔ خدا اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے اسی لئے وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق میں بھی اس کی صفات کی جھلک نظر آئے۔ اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے، وہ جمیل ہے اور جمال اسے محبوب ہے۔ وہ عالم و علیم ہے اور علماء اس کی نظر میں افضل ہیں۔ اللہ سخی ہے اور اسے سخاوت کرنے والے پسند ہیں۔ خدا کو ایک کمزور کے مقابلے طاقت ور مومن محبوب ہے۔ وہ حیا کرنے والا ہے اور باحیا بندوں کو پسند کرتا ہے۔ وہ وعدہ پورا فرمانے والا ہے اور پابند عہد بندے اسکی نظر میں محبوب ہیں۔ وہ شکور، صادق اور محسن ہے اسے ان صفات کے حامل بندے پسند ہیں۔

محبت آئینہ ہے :

محبوب کے اوصاف، محب کا شعور اور محب و محبوب کا باہمی تعلق، یہ تینوں اسباب، محبت میں استحکام پیدا کرتے ہیں۔ جب محبوب کا حسن انتہا کو پہنچا ہو اور محب کا شعور محبت گہرا ہو نیز محب اور محبوب کے درمیان اعلیٰ درجے کی مناسبت ہو تو محبت دائم و راسخ ہوتی ہے۔ صوفیاء کی نظر میں اصل اور باقی جمال رب کائنات کا ہے باقی تمام فانی ہیں لہٰذا اصل محبت بھی اسی کی ہے باقی اگر کہیں جمال ہے تو وہ پرتو ہے اصل کا۔ بعض لوگ تو عشق کو ایک آئینے کی طرح سمجھتے ہیں جس میں محب اپنی طبیعت، نرمی اور دوسرے اوصاف کی جھلک دیکھتا ہے گویا وہ اپنی ذات سے محبت کر رہا ہے اور انسان کی اپنی ذات بھی خالق کی صفت خلق کا مظہر ہے۔

ابن قیم نے ایک بزرگ کا قول نقل کیا ہے :

''اللہ رب العزت کی محبت، محبت کرنے والوں کے دلوں کو غیر کی محبت کی لذت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ دنیا میں اللہ کی محبت کی لذت کے برابر کوئی لذت نہیں اور آخرت میں اپنے محبوب کے دیدار سے بڑھ کر انھیں کسی بڑے اجر کی امید نہیں۔''

محبوب بندے :

صوفیہ کے پیغام محبت کی بنیاد کئی احادیث رسول ہیں۔ امام احمد نے ایک حدیث نبوی نقل کی ہے جس کے راوی عطا بن یسار رضی اللہ عنہ ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا، تیرے اہل کون ہیں، جنھیں تو عرش کے نیچے جگہ عنایت فرمائے گا؟ فرمایا وہ لوگ جن کے ہاتھ گناہوں سے محفوظ اور دل پاک ہیں۔ جو میری خاطر باہم محبت رکھتے ہیں، جب میرا ذکر کیا جائے تو انھیں بھی یاد کیا جائے تو میرا ذکر بھی کیا جائے جو ناگواری کے باوجود بھی وضو کرتے ہیں اور میرے ذکر کی طرف ایسے لوٹتے ہیں جیسے پرندے گھونسلوں کی طرف اور وہ میری محبت کی وجہ سے تکلیف اٹھاتے ہیں جیسے بچہ لوگوں کی محبت کی وجہ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔

امام احمد اللہ علیہ نے ایک اور حدیث نقل فرمائی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ تیرے محبوب بندے کون ہیں؟ فرمایا، جنھیں دیکھنے سے میں یاد آ جاؤں۔

''جب آپ احکام سے فارغ ہوں تو ریاضت کیجئے اور اپنے رب کی طرف دل لگائیے۔''

اسی طرح سورہ التوبہ کی آیت ۵۹ میں فرمان خداوندی ہے:

''اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر اس پر راضی ہو جاتے جو انھیں اللہ اور اس کے رسول نے دیا ہے اور کہتے ہیں اللہ ہی ہمیں کافی ہے اور وہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا اور اس کا رسول۔ ہم اللہ کی طرف رغبت کرنے والے ہیں۔''

ایک حدیث قدسی بھی ابن قیم نے نقل کی ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

''اے میرے بندے تیرے حق کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں، تجھے میرے حق کی قسم کہ تو بھی مجھ سے محبت کر۔''

محبت کی یہی اصل ہے جو حضرات صوفیہ کے ہاں نظر آتی ہے اور اس کی اساس چونکہ قرآن و حدیث ہے لہٰذا صوفیہ اس پر زور دیتے ہیں۔ اکثر صوفیہ کی سیر و سوانح میں ملتا ہے کہ انھوں نے برسوں خلوت اختیار کر کے عبادت و ریاضت کی ہے۔ ظاہر ہے انھوں نے اسی محبت کی خاطر ایسا کیا۔ معروف صوفی حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ، میں نے حارث محاسبی کو فرماتے سنا، محبت تیرا کسی بھی چیز کی طرف مکمل طور پر پھر جانا اور مائل ہو جانا ہے پھر تیرا اس کو اپنی جان، روح اور مال پر ترجیح دینا پھر اعلانیہ اور خفیہ اس کی موافقت کرنا اور پھر اپنی محبت کو کوتاہ سمجھنا۔''

حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں، جس کو محبت عطا کی گئی لیکن اس کی مثل خشیت عطا نہ ہوئی ایسا آدمی دھوکہ کا شکار ہے۔

معروف صوفی حضرت یحییٰ بن معاذ کہتے ہیں محبت کا ایک ذرہ ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

وہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص سچا نہیں جو اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے اور پھر اسکی حدوں کی حفاظت نہ کرے۔

محبوبیت کی انتہا :

اللہ کے وہ بندے جو اپنے معبود سے سچی محبت کرتے ہیں انھیں ولی یا اللہ کا دوست کہا جاتا ہے۔ ان بندوں سے خود اللہ بھی محبت کرتا ہے۔ ان کے تعلق سے بخاری شریف کی ایک حدیث ہے، جس کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں۔ رسول محترم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جو میرے ولی کی توہین کرتا ہے وہ مجھ سے اعلان جنگ کرتا ہے، اور بندہ فرائض کی ادائیگی کے علاوہ کسی چیز سے میرا قرب حاصل نہیں کر سکتا اور بندہ نوافل سے میرے قرب کو بڑھاتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں اور جب وہ میرا محبوب بن جاتا ہے تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، لہٰذا وہ مجھ سے سنتا ہے، مجھ ہی سے دیکھتا ہے، میرے ذریعے پکڑتا ہے اور میری دی ہوئی طاقت سے چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا فرماتا ہوں، اگر وہ مجھ سے پناہ چاہے تو اسے پناہ دیتا ہوں اور میں کسی چیز میں تردد نہیں کرتا، سوائے اپنے اس مومن بندہ کی موت کے جو موت کو ناگوار سمجھتا ہے اور مجھے اس کی موت کی برائی ناپسند ہے حالانکہ موت تو اس کے لئے ضروری ہے۔''

تھکان سے بھرپور بے مقصد سفر!

(شیخ خالد زاھد)

دنیا کے ہر ملک میں اچھائی اور برائی موجود ہے۔۔۔ پیمانے مختلف ہیں، برائی کی شکلیں مختلف ہیں۔۔۔ مگر اچھائی کی شکل تمام مذاہب میں ایک سی ہی ہوتی ہے۔۔۔ دنیا کی آبادی چھ ارب انسانوں سے تجاوز کر رہی ہے۔۔۔ قدرت نے شکلیں ہی نہیں سوچ اور سوچنے اور برتنے کے انداز بھی ایک دوسرے سے مختلف بنائے ہیں۔۔۔ ہم تو اندازہ بھی نہیں لگا سکتے کہ قدرت کے کارخانے میں ابھی اور کیا کچھ نیا باقی ہے۔۔۔ ایک دوسرے سے بھلائی کرنا ایک دوسرے کے کام آنا بلا اشتراک تعلق دنیا کے ہر دین و مذہب کا خاصہ ہے۔۔۔ ان مقصد کو لیے دنیا جہان میں لوگ اپنے اپنے طور پر کام کر رہے ہیں۔۔۔ غیر سرکاری تنظیمیں (NGO) اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔۔۔ اچھائی کرنا اور اس کی تشہیر کرنا آج سوشل میڈیا کے اس دور میں فیشن کی ایک شاخ بھی بنتا جا رہا ہے (ان تمام اداروں اور ان سے وابستہ لوگوں سے بہت معذرت کے ساتھ جو حقیقی معنوں میں خدمت خلق کے حقیقی جذبے سے سرشار اس کار خیر میں مصروف ہیں)۔۔۔ دنیا میں وہ تمام لوگ جو ایک مخصوص مقصد (انسانیت کی بھلائی) کیلئے کام کر رہے ہیں ایک جگہ جمع کیوں نہیں ہو جاتے۔۔۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جو مجھے بہت تنگ کرتا ہے اور کرتا ہی رہتا ہے۔۔۔ اگر قوم اور مذہب سے بالاتر ہو کر مقصد خدمت کرنا ہے تو یکجا ہو کر کیوں نہیں کیا جاتا۔۔۔ سوچئے اگر عبدالستار ایدھی اور بل گیٹس اور ان کی طرح کے لاتعداد لوگ ایک ہو کر کام کرنے لگیں تو دنیا کا نقشہ ہی بدل جائے۔۔۔ جب سیاسی مقاصد کیلئے سیاستدان دنیا جہان سے ایک ہو سکتے ہیں تو یہ خدائی فوجدار کیوں نہیں ایک ہو سکتے۔۔۔ یقیناً یہ سیاسی مقاصد والے ہی ایسا نہیں ہونے دیتے کم سے کم ہمارے ملک پاکستان میں تو ایسا ہی نظر آتا ہے۔۔۔

باتیں بنانا بہت آسان سمجھا جاتا ہے۔۔۔ جی ہاں بہت آسان ہے۔۔۔ مگر ہم ترقی کی اس منزل پر پہنچے ہوئے ہیں جہاں باتیں ریکارڈ کرنا اب کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ صرف باتیں ہی نہیں بولنے والا اپنے الفاظ کے ساتھ بھی ریکارڈ کیا جا سکتا ہے۔۔۔ جو لوگ بولنے سے پہلے تولتے ہیں اور تول رہے ہیں انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ فرق صرف انہیں پڑتا ہے جو بول کر سوچتے ہیں کہ کیا بول دیا (اکثریت ایسے ہی لوگوں کی ہے)۔۔۔ درپیش صورتحال یہ ہے کہ ہم پاکستانی (جو لاتعداد درجوں میں بٹے ہوئے ہیں، نسلوں میں، فرقوں میں، زبانوں میں، علاقوں میں وغیرہ وغیرہ) وقتی طور پر بھول جاتے ہیں کس نے کیا بولا۔۔۔ اس لئے بولنے والا بھی بلا خوف و خطر جیسی چاہے زبان استعمال کرے اور اس زبان سے جس کی چاہے ہتک کرے عوام کا کام عوامی طرز عمل ہے یعنی نعرے لگانا، تالیاں بجانا۔۔۔ کوئی اس عوام سے یہ تو پوچھے کہ تالی کیوں بجا رہے ہو تو جواب ملے گا ہمارے لیڈر نے کتنی اچھی بات کی ہے۔۔۔ پاکستانی قوم لیڈر اور لیڈری کے معنی سے ماورا ہے۔۔۔ جو زیادہ شور مچانے اور تہذیق آمیز گفتگو کرنے پر مجبور رکھتا ہے۔۔۔ جو کیچڑ اچھالنے کے فن میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا وہ سب سے اچھا اور ذہین لیڈر ہے۔۔۔ جس قوم کو لیڈر کا نہیں پتہ اسے ترقی سے کیا لینا دینا۔۔۔ اسے پاکستانیت سے کیا لینا دینا۔۔۔ کسی نے خوب کہا تھا کہ ہم ایک ریوڑ کی مانند ہیں جسے کوئی چرواہا جب تک ڈنڈے سے ذرا دھمکا کے سیدھا رکھتا ہے ریوڑ صحیح سمت میں سفر کرتا جاتا ہے۔۔۔ جب چرواہا ڈنڈا رکھ چھوڑتا ہے یا بغیر ڈنڈے والا چرواہا آ جاتا ہے تو ریوڑ مختلف سمتوں کی جانب پیش قدمی شروع کر دیتا ہے۔۔۔ پھر چرواہے کیلئے سوائے آرام کرنے کے اور کچھ نہیں رہ جاتا۔۔۔

انگنت مذہبی جماعتیں جو یقیناً ہمارے مذہبی رجحان کو مد نظر رکھتے ہوئے وجود میں آتی جا رہی ہیں۔۔۔ ہم فرد واحد قرآن و سنت کی تعلیم حاصل کرنے سے مبرا ہیں۔۔۔ ہم نے دین ٹھیکے پر دے رکھا ہے۔۔۔ بچے کو قاری صاحب پڑھا لینگے، ان سے ہی یہ توقع کی جاتی ہے کہ دین کے بنیادی عقائد اور تربیت وہ ہی فراہم کرینگے۔۔۔ وہی اخلاقیات کا درس یاد کروائینگے۔۔۔ اگر انہوں نے ہمارے بچوں کو دین میں موجود دنیا تک رسائی دے دی تو ان کا کاروبار کیسے چلے گا۔۔۔ ثواب کے غرض سے مدرسے کے بچے قرآن خوانی کیلئے اپنی خدمات فراہم کرینگے اور ہم ثواب کی غرض سے ان کو کھانا کھلائینگے۔۔۔ یعنی دین کا ٹھیکہ مولوی کو دے دیا ہے اور دنیا کا ٹھیکہ سیاست دانوں کو۔۔۔ مزے کی بات یہ ہے کہ مولوی اور سیاست دان کبھی ایک بات پر متفق نہیں ہوتے۔۔۔ یا عوام کو بھٹکائے رکھنے کی ملی بھگت والا معاملہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ سیاست دانوں کا کہنا ہے کہ مولوی صرف دین جانتا ہے اور مولوی کہیں کہ سیاست دان صرف دنیا پرستی سے واقف ہیں۔۔۔

ان سارے معاملات میں مقصد کہاں ہے اور اگر ہے تو کیا ہے۔۔۔ کون کس مقصد کیلئے اپنی توانائیاں خرچ کر رہا ہے یہ جاننا بہت مشکل کام ہے۔۔۔ ہم جس معاشرے میں اپنی اپنی زندگیاں بسر کر رہے ہیں یہاں جب کسی کو اونچائی کی طرف لے کر جاتے ہیں تو آسمان کی وسعتیں کم پڑ جاتی ہیں۔۔۔ اسے سر آنکھوں پر بٹھایا جاتا ہے۔۔۔ اسکی تعریفوں میں زمین و آسمان ایک کر دیے جاتے ہیں۔۔۔ اور جب کسی کو نیچا دکھانے پر آ جائیں تو اسکے لئے زمین کی گہرائی کم پڑ جاتی ہے۔۔۔ اس کے اچھے کاموں میں بھی کیڑے نکال کر سامنے رکھ دیے جاتے ہیں۔۔۔ ہم لوگ بغیر کسی سمت کے سفر میں مصروف ہیں اور بہت تیزی سے چل رہے ہیں۔۔۔

بغیر منزل کے سفر سے صرف تھکان ملتی ہے اور ایک دن یہ تھکان ہمیں پیوند خاک بنا دیتی ہے۔۔۔ مگر منزل کا کہیں دور دور تک اتا پتہ نہیں ہوتا۔۔۔ ہمیں جب یہ احساس ہوتا ہے کہ سفر کرنے کی سمت ہی غلط تھی۔۔۔ مگر تب تک بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے واپسی کا وقت ہو چکا ہوتا ہے۔۔۔ ہم اس وقت بھی اپنی نسل کو اپنی اولاد کو یہ بات سمجھانے سے قاصر ہوتے ہیں کہ اپنے سفر کا پتہ کرو اپنی منزل کا تعین کرو۔۔۔ ورنہ بھٹکتے ہی رہو گے۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آنے والی نسلیں ایک ایسی نام نہاد منزل بنا کر منزل کے ملنے کا ایسا جشن کریں کہ ہمیں شرمندگی سے سر چھپانے کیلئے کہیں جگہ نہ ملے۔۔

'وقت یکساں نہیں رہتا یہ بتادو اس کو'

حق گوئی: نازش ہما قاسمی

دہلی میں منعقدہ انٹرنیشنل صوفی ازم کانفرنس سے وزیراعظم اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے اپنے والہانہ لگاؤ اور اسلام کی صحیح تصویر پیش کر رہے تھے اور دنیا کو یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے تھے کہ ہمارے ملک ہندوستان کے مسلمان ہمارے ساتھ ہی نہیں بلکہ اسلام کا ایک بہت ہی اہم شعبہ صوفیت جس کے اراکین ہمیشہ سے درویش رہے ہیں اور ارباب حکومت سے کنارہ کشی کئے رہے ہیں وہ بھی ہمارے ساتھ ہیں اور انہوں نے اپنے مخصوص پروگرام میں ہمیں مہمان معزز کی حیثیت سے بلایا ہے۔ لیکن انہی دنوں جھارکھنڈ میں ایک پندرہ سالہ معصوم بچے کی اس کے ایک عزیز رشتہ دار سمیت جان لے لی گئی، حملہ آوروں نے پہلے انہیں زدوکوب کیا پھر اپنی وحشیانہ حرکتوں پر عمل کرتے ہوئے انہیں پھانسی دے دی گئی، یہ ہندوستان میں کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے جس میں چند سرپھروں اور انسانیت کے دشمنوں نے معصوموں کی جان لی ہے اس سے قبل بھی اس طرح کے بے شمار واقعات منظر عام پر آ چکے ہیں، دادری کا واقعہ ہو یا پھر جھارکھنڈ کا حالیہ واقعہ ان تمام میں ایک ہی ذہنیت کارفرما ہے، یہ وہ درندے اور بھیڑیے ہیں جو جانور کے نام پر انسانوں کی جان لیتے ہیں، حالانکہ جس طرح دادری کے واقعہ میں یہ بات واضح ہوئی تھی کہ مرحوم اخلاق کے گھر میں بکرے کا گوشت تھا یہاں بھی بات واضح ہے کہ یہ لوگ بیوپاری تھے جو بڑے جانوروں کی خرید و فروخت کا کام کرتے تھے لیکن پولس اور انتظامیہ اس معاملہ کو بھی دبانے کی کوشش کر رہی ہے، اور یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ معاملہ کو جلد از جلد ختم کر دیا جائے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر یہ واضح ہے کہ اب فرقہ پرستی کے دلدادہ درندہ صفت بھیڑیے مکمل طور پر آزاد ہیں، ہندوستان کے قانون کی حیثیت ان کے نزدیک ردی کے ٹوکرے کی بھی نہیں ہے، جو معاملہ پولس کے ذریعہ عدالت تک جانا چاہئے اب ان مقدمات کی شنوائی خونی بھیڑیے کر رہے ہیں، جس کا فیصلہ عدالت میں ہونا چاہئے اس کا فیصلہ اب دن دہاڑے سڑکوں پر موت کی شکل میں رونما ہو رہا ہے، آئے دن اس طرح کے واقعات پیش آ رہے ہیں لیکن حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے بلکہ ان خونیوں کی حکومت پشت پناہی کر رہی ہے ورنہ کیا مجال ہے کہ ایک واقعہ کے بعد دوسرا واقعہ رونما ہو جاتا، اگر قانون سختی سے ان سے نمٹنے کی کوشش کرتا تو یہ حادثے بار بار پیش نہیں آتے۔

ایک طرف تو ہماری حکومت دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہی ہے کہ ہم سب کے ساتھ ہیں، ہم سب کو ایک ساتھ لے کر چل رہے ہیں لیکن دوسری طرف جس طرح مسلمانوں اور دلتوں کے خلاف محاذ بنا کر انہیں بے یار و مددگار کرنے کا لائحہ عمل طے کیا جا رہا ہے اگر اس پر بروقت کارروائی نہیں ہوئی تو ہندوستان میں امن و امان کی صورتحال کو برقرار رکھنا ایک خواب ہو جائے گا، ایک ایسا خواب جس کی کوئی تعبیر نہیں بنتی ہے۔ جہاں صرف اندھیرے کی حکمرانی ہوگی۔ اب یہ کہنا کہ ہماری حکومت ان تمام معاملات کو سنجیدگی سے لے رہی ہے، دلت اور مسلمانوں کی حفاظت ہمارے لئے بہت ضروری ہے، جب تک ملک میں یکسانیت کے ساتھ ترقی نہیں ہوگی، جب تک اس ملک کا مسلمان قومی دھارے میں شامل نہیں ہوگا، دلتوں کے ساتھ انصاف کا معاملہ نہیں برتا جائے گا اُس وقت تک دیش کی ترقی نہیں ہو سکتی ہے اس وقت تک ہم دنیا کی تیز رفتاری کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں اقلیتوں کا تحفظ ہماری اولین ذمہ داری ہے نیز دیگر بڑی بڑی باتیں ان سب باتوں کو سن کر مذاق سا محسوس ہوتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ کوئی ہمیں آگ میں ڈال کر تھپکی دینے کی کوشش کر رہا ہے کہ گھبراؤ نہیں ہم تمہیں بچالیں گے، آئے دن سرکاری وزراء کے بیانات اور ان کے کارندوں کے کرتوت کا موازنہ کیا جائے تو یہ اظہر من الشمس ہے کہ دونوں میں کھلم کھلا تضاد ہے، ایک طرف جان بچانے اور ترقی کی بات کی جاتی ہے تو دوسری طرف دادری، سہارنپور، ہریانہ اور رانچی میں سر عام کسی کو پھانسی دی جاتی ہے اور کسی کو نذر آتش کر دیا جاتا ہے، کہیں لاکھوں کروڑوں کی املاک تباہ و برباد کر دی جاتی ہے اور کبھی کارپوریٹ کی غلامی کا طوق گلے میں ڈال کر اپنے ملک کے کسانوں کے ساتھ سوتیلا سلوک کیا جاتا ہے، کہیں کسی غریب کو اس لئے مرنا پڑتا ہے کہ وہ قرض ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا ہے اور کہیں ہزاروں کروڑ کا قرض لیکر ملک سے فرار ہو جاتا ہے اور ملک کی خفیہ ایجنسی اس کا پتہ بتانے سے عاجز ہوتی ہے۔

ایک عجیب سا ماحول بنا ہوا ہے۔۔۔ اوزیراعظم کہتے ہیں کہ میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کا بھگت ہوں میرے لئے ملک کا قانون سب کچھ ہے، قانون کی پاسداری کیلئے کسی سے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا، قانون سے بالاتر کوئی نہیں ہے، لیکن ڈاکٹر امبیڈکر کے بھگت ہمارے وزیراعظم نے اپنے بھکتوں کو یہ بات نہیں بتائی یا وہ بتانا ہی نہیں چاہتے ہیں کہ اس ملک کا قانون بھی ہے جس کی پاسداری ضروری ہے، اس ملک کا قانون پارلیمنٹ میں تیار ہوا ہے نہ کہ ناگپور کے جنگل میں نہیں۔

اس ملک میں جس قانون کا راج ہے وہ سیکولرازم کے دلدادہ خوش مزاج لوگوں کے ذریعہ تیار کیا گیا ہے جنہوں نے رات دن کی جانفشانی کے بعد اسے ہر مذہب ہر ذات کو یکساں طور پر حقوق عطاء فرمائے، لیکن ان نام نہاد بھکتوں نے اب یہ طے کر لیا ہے کہ اس ملک میں اب وہ راج اور قانون چلے گا جسے بدسلیقہ ہٹلر کے مریدوں نے ترتیب دیا ہے۔ وزیراعظم کیلئے اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ وہ جملہ بازی کے پھندے بنانے چھوڑ دیں اور عملی میدان میں قدم رکھیں، بے لگام ہوتے سرکش گھوڑوں پر نکیل کسی جائے، بے محابا الفاظ کا استعمال کرنے والوں کے خلاف باضابطہ کارروائی ہو، من مانی کرتے نیوز چینل کو کٹہرے میں کھڑا کیا جائے۔

ورنہ دنیا کے طول و عرض کا چکر لگا کر اور ہر جگہ لچھے دار تقریر کر کے دامن پر لگے خونی دھبے کو دھویا نہیں جا سکتا ہے، اخبارات و رسائل میں بیان بازی کے ذریعہ مزید کسانوں غریبوں کی دلجوئی نہیں ہو سکتی ہے، وزیراعظم من کی بات کرتے ہیں لیکن خود دوسرے کے من کی بات نہیں سنتے ہیں، محض کانفرنس اور سیمینار میں جا کر خود کو سب سے بڑا مسیحا اور ایک سچا ہمدرد کہہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ اب وقت آ گیا ہے کہ اس پر عمل درآمد بھی ہو۔ اگر یہ آپ کے اچھے دن ہیں تو جلد ہی تعمیل جملہ نہ ہونے کی صورت میں وقت بدل بھی سکتا ہے۔ اور جیسے ہی وقت بدلے گا تو لال کرشن اڈوانی کی طرح خود کو ٹھگا محسوس کریں گے اور اس وقت کچھ کرنے کا موقع بھی نہیں ہوگا۔

(یو این این)

جام اور ناقص ٹریفک نظام کا متبادل کیا؟

جموں کشمیر میں بڑھتے ٹریفک اور سڑکوں پر براجمان گاڑیوں سے ریل سروس کے ذریعے مسافروں کو قدرے راحت اور آرام ملا جس سے مختصر وقت کے ساتھ ساتھ کم کرایہ میں سفر کرنا آسان ہوتا ہے۔ ریل سروس سے بالائی علاقوں کو زیادہ فائدہ تو نہیں مگر پائینی علاقوں نے ریل سروس کی بحالی سے بڑی حد تک راحت محسوس کی۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا ریل سروس کا پوری وادی میں بیک وقت بحال کرنا کار دشوار تھا لیکن برائے نام اس سروس کو رکھنا بھی کوئی احسن کام نہیں ہے۔ عارضی طور پر ریل سروس کو قائم کرنے سے لوگوں کی ضرورتیں دن بدن گھٹنے کے بجائے بڑھتی جارہی ہے۔ اگر واقعی دوسری ریاستوں کی طرح ریاست جموں کشمیر میں بھی ریل سروس کو مستقل طور پر بحال کیا جاتا تو آئے روز لوگوں کی جانب سے شکایتیں اور دیگر اعتراضات سننے کو نہیں ملتے۔ بارہمولہ سے بانہال صبح وشام چلنے والی ریل گاڑیوں میں روزانہ سفر کرنے والے زیادہ تر مسافر سرکاری ملازم، کاروباری افراد، اور کالجوں و یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم طلبہ ہوا کرتے ہیں، تاہم دفتری اور اسکولی اوقات میں یکم مارچ سے ہوئی تبدیلی کے بعد اب روزانہ ریل گاڑیوں میں سفر کرنے والے ان مسافروں کو سخت مشکلات درپیش ہیں۔ کیونکہ موجودہ نظام الاوقات کے تحت نہ تو وہ وقت پر دفتر، کالج، یونیورسٹی اور دیگر مقصود مقامات تک پہنچ پاتے ہیں اور نہ ہی وہ وقت پر اپنے گھروں تک پہنچ پاتے ہیں۔ موجودہ ریل اوقات میں صبح 7:30 اور 9:30 بجے ریل اپنے منزل کی نکل پڑتی ہے جس سے نہ ہی طلبہ اپنے کلاسز اٹنڈ کر پاتے ہیں اور نہ ہی ملازمین و دیگر مسافر طے شدہ مقامات پر بروقت پہنچ جاتے ہیں، بہ سبب ایں ملازمین و دیگر مسافروں کے ساتھ ساتھ طلبہ نے بھی ریل انتظامیہ سے اپیل کی ہے کہ وہ نظام الاوقات میں تبدیلی لائے تا کہ مسافر آسانیوں کے باوجود مشکلات کے شکار نہ ہوجائے۔ ریل انتظامیہ اور حکومت باہم اس اہم اور لازم وملزوم شعبہ کو منظم اور مضبوط کرنے کی ٹھان لے۔ پائینی علاقوں میں مضبوط و منظم اور بالائی والاقوں میں بھی بحال کرنے کی ضرورت ہے تا کہ وہ علاقے بھی خود کو 21 ویں صدی میں محسوس کریں۔ ریل سروس کے بحال ہونے سے اگرچہ باغات اور دیگر آبی زمین کے ساتھ ساتھ کثیر تعداد میں اراضی ریل پٹری تلے ہمیشہ کیلئے مفقود ہوئی مگر لوگوں نے دوسری طرف سے قدرے راحت بھی پالی۔ ایک چیز کے کھونے سے اگر دوسری چیز اس سے مفید ثابت ہوجائے تو کھوئی ہوئی چیز کے نقصان کا دکھ نہیں ہوتا۔ مگر یہ تبھی ممکن ہوگا جب کہ اس سروس کو مزید فعال اور منظم کیا جائے گا تا کہ مسافروں کو کسی طرح کی کوئی شکایت نہ رہے۔ لہذا انتظامیہ مسافروں کی آسانی اور آسائش کے لئے وقت پر ریل اور مسافروں کی کثیر تعداد کو مدنظر رکھ کر مزید ڈبوں کا نظم کرے تب جا کے کسی قدر یہ بس سروس سے منظم اور مفید ثابت ہوسکتی ہے۔ لوگ اپنے اوقات اور نے جا پیسہ ضائع نہ ہونے کی غرض سے ریل سروس کو بس سروس کے بالمقابل ترجیح دیتے ہیں اس لئے لوگوں کی امیدوں کی قدر کی جائے۔

بھارت کینسر سے لڑنے کیلئے کتنا تیار ہے؟

رویش کمار

بھارت کینسر سے لڑنے کے لیے کتنا تیار ہے؟ میٹروز کو چھوڑ ریاستوں کے دارالحکومتوں اور شہروں میں کینسر سے جنگ کی ہماری تیاری کیا ہے؟ گوا کے وزیر اعلی منوہر پاریکر کینسر کا شکار ہیں۔ بیرون ملک بھی علاج کے لیے گئے اور پھر واپس آکر ایمس میں بھی علاج کروایا۔ منوہر پاریکر تو لڑ رہے ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں فلاں کینسر سے لڑ رہے ہیں تو ہمارا کیا مطلب ہوتا ہے، کیا ہم یہ مان کر چلتے ہیں کہ کینسر سے لڑنا مریض کی ذمہ داری ہے یا پھر ہماری اداروں کو اس جنگ کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

بنگلور جنوب سے بی جے پی کے 6 بار ایم پی رہے اننت کمار کا انتقال ہو گیا۔ اننت کمار کو کینسر تھا۔ 59 سال کی زندگی میں اننت کمار نے طویل سیاسی سفر طے کیا۔ 1996 میں 37 سال کی عمر میں پہلی بار رکن پارلیمنٹ بنے اور تب سے اس سیٹ پر انہیں کوئی نہیں ہرا سکا۔ آنت کا کینسر ایک مشکل بیماری ہے۔ علاج کو لے کر قیاس لگانا بالکل مناسب نہیں ہوگا، لیکن کیا ہم اننت کمار کے بہانے ہی سہی، کینسر سے لڑنے کی اپنی تیاری اور عزم پر بات کر سکتے ہیں۔ اگر ہمارے لیے یہ سوال اہم نہیں ہے تو پھر ہمیں سوچنا چاہیے کہ اننت کمار کا انتقال کیا عام بات ہے۔ مرکزی وزیر رہے ہیں۔ بی جے پی کی پارٹی میں اہم نیتا رہے ہیں۔ ظاہر ہے علاج میں کوئی کسر نہیں رہی ہوگی۔ وزیر اعظم اور امت شاہ نے ان کے انتقال پر گہرا دکھ ظاہر کیا ہے۔ دیگر جماعتوں کے نیتا راہل گاندھی سے لے کر تیتش کمار تک نے افسوس ظاہر کیا ہے۔

کینسر پر پہلے بھی پرائم ٹائم پر بات کرتا رہا ہوں، لیکن آج پھر سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہم کہاں تک پہنچے ہیں؟ بھارت میں تین لاکھ مریض کینسر سے مر جاتے ہیں۔ دنیا کینسر پر جیت حاصل کرنا چاہتی ہے، جیت بھی رہی ہے مگر اس کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ کینسر کے مریض دوہرے جھٹکے سے گزرتے ہیں۔ اخراجات سے اور زندگی سے۔ لاکھوں لوگ کینسر سے بچ بھی جاتے ہیں۔

اوباما جب صدر تھے، اس وقت کے نائب صدر بیڈین کے بیٹے کا دماغ کے کینسر سے انتقال ہوگیا۔ بیڈین نے استعفی دے کر کینسر سے لڑنے کا عہد کر لیا۔ امریکہ بھر میں گھومے۔ کینسر پر ریسرچ کرنے والوں سے ملاقات کی، ڈاکٹروں سے بات کی اور ایک نیٹ ورک بنایا۔ بہت کم وقت میں بیڈین نے ایک پلان بنا کر اوباما کو دے دیا جسے وائٹ ہاؤس مون شاٹ کہتے ہیں۔ بیڈین نے اس کے لئے ایک قانون بھی پاس کروایا جسے 21st century cancer act کہتے ہیں۔ کیا ہندوستان میں کچھ ایسا ہو رہا ہے، جس سے لگے کہ ہم بھی اس ضد پر ہیں کہ کینسر کو قابو میں کیا جا سکتا ہے۔ اچھے ڈاکٹر ہیں مگر کیا سب کے لیے یہ ڈاکٹر دستیاب ہیں۔ اس سوال پر ڈاکٹر ابھیشیک نے بتایا کہ برطانیہ میں دس لاکھ کی آبادی پر 3 سے 4 ریڈیشن تھراپی مشین ہیں۔ بھارت میں ایک ہے۔ پرائیویٹ اور سرکاری طور پر 650 سے زیادہ مشینیں نہیں ہیں۔ ڈاکٹر ابھیشیک کے مطابق ہندوستان کو 1300 اس طرح کی مشینوں کی ضرورت ہے۔ ایک مشین 7-8 کروڑ کی آتی ہے۔ یہ تو ایک مثال ہے۔ سرکاری اسپتالوں میں کہیں مشین ہے تو ڈاکٹر نہیں، ڈاکٹر ہے تو مشین نہیں۔

بہت سے لوگ تو اسی سوال سے آگے نہیں بڑھ پاتے ہیں کہ نہ شراب، نہ سگریٹ نہ الٹا سیدھا کھانا، پھر کینسر کیسے ہوگیا۔ ویسے سگریٹ تمباکو والوں کو کینسر ہونے کے زیادہ خطرے ہوتے ہی ہیں۔ کینسر کے کئی فارم ہیں۔ کئی وجوہات ہیں۔ بھارت میں اسے امیروں کی بیماری کے طور پر دیکھا گیا، مگر اس بیماری سے اب کوئی نہیں بچا ہے۔ حکومت کے پروگرام چلتے رہتے ہیں۔ بہت ساری تنظیمیں کینسر کو لے کر اچھا کام کر رہی ہیں، مگر یہ تمام مدد کی سطح پر ہیں۔ ریسرچ کی سطح پر ہماری کیا پیش رفت ہے۔ دنیا نے کینسر کے معاملے میں کیا پیش رفت کی ہے؟ اس پر بات کرنی چاہیے، جتنی بھی بات کریں وہ کم ہی ہے۔

ایک اندازے کے مطابق 2020 میں دنیا کی آبادی 7-5 ارب ہو جائے گی اور ان میں سے تقریباً ڈیڑھ کروڑ کینسر کے نئے مریضوں کی شناخت ہوگی۔ ایک کروڑ 20 لاکھ لوگوں کی موت کینسر سے ہوگی۔ 2020 تک بھارت میں 25 لاکھ کینسر کے مریض ہوں گے اور اس سے ہونے والی موت کی تعداد 3 ملین سے بڑھ کر ساڑھے پانچ لاکھ ہو جائے گی۔ بھارت میں سب سے زیادہ کیس بڑی آنت کے کینسر کے ہوتے ہیں جسے اسٹمک کینسر کہتے ہیں۔ کینسر کے کل صورت میں سے 9٪ اسٹمک کینسر، 8-2 فیصد بریسٹ کینسر، 7- 5٪ لنگ کینسر، منہ کا کینسر 7- 2٪، فیرنکس کینسر 6- 8٪، کولن اور ریکٹم کینسر 5-8 فیصد، بلڈ کینسر 5- 2٪، سروائکل کینسر 5- 2٪ ہے۔

اگر فی لاکھ لوگوں پر کینسر کی بات کریں تو بھارت اس معاملے میں کافی پیچھے ہے۔ Institute of Health Metrics and Evaluation.Washington University کی 2016 کی رپورٹ کے مطابق بھارت میں فی لاکھ لوگوں پر کینسر کے 106-6 نئے کیس تھے۔ اس معاملے میں دنیا کے سب سے اوپر دس ممالک میں آسٹریلیا 743.8 کے ساتھ پہلے نمبر پر تھا۔ اس کے بعد فی لاکھ پر 542.8 نئے کیس کے ساتھ نیوزی لینڈ دوسرے اور 532.9 کے ساتھ امریکہ تیسرے نمبر پر تھا۔ یہ سب ہمیں ریسرچ میں ملا ہے۔

مترجم: محمد اسعد فلاحی

انتخابات میں بے روزگاری کا مدعا کہاں اٹھ رہا ہے؟

رویش کمار

بے روزگاری کا مسئلہ سنگین ہوتا جا رہا ہے۔ اگرچہ بے روزگاری کے بعد بھی کسی کے الیکشن جیتنے یا ہارنے پر اثر نہ پڑے۔ میں آپ کو اپنا تجربہ بتاتا ہوں۔ ہر دن نوجوان نوکری کو لے کر میسج کرتے ہیں۔ کسی کا امتحان ہو چکا ہے رزلٹ نہیں آ رہا۔ کسی کا رزلٹ آ گیا ہے مگر لیٹر نہیں آ رہا ہے۔ یہ لائن میں پرائم ٹائم میں اپنی نوکری سیریز کے دوران پچاسوں بار بول چکا ہوں۔ کسی بھی ریاست کے انتخاب کمیشن میں کوئی بہتری نہیں ہوئی ہے۔ ان نوجوانوں کی پرواہ کسی کو نہیں ہے، یہ الگ بات ہے کہ انہیں بھی اپنی پرواہ نہیں ہے۔ اس کے بعد بھی میں نے دیکھا ہے کہ یہ اپنی نوکری کے لیے بعد میں کافی جدوجہد کرتے ہیں مگر انتخاب کمیشن اتنے لشھور ہو چکے ہیں انہیں فرق نہیں پڑتا۔ نیتاؤں کو لگتا ہے کہ پولیس کی لاٹھی سے پٹوا کر بے روزگاروں کا غصہ ٹھنڈا کر لیں گے لیکن اس سے بھی ہو نہیں رہا ہے۔ بے روزگاری کو لے کر کچھ زیادہ سنگین ہونے کی ضرورت ہے۔ یوتھ کو سیلفی چاہئے ایسی سمجھ سیاستدان کی ہو سکتی ہے مگر یوتھ کو معلوم ہے کہ اسے نوکری چاہئے۔ الور میں جو واقعہ ہوا ہے، اگر اس واقعہ سے بھی نوکری کے سوال پر ہونے والی بحث ایمانداری سے نہیں ہوگی، تو پھر کب ہوگی۔

22 نومبر کو راجستھان پتریکا، سامنے کے صفحے کی یہ ہیڈ لائن ڈرا دینے والی ہے۔ نوکری لگے گی نہیں جی کر کیا کریں گے، کہہ کر ٹرین کے آگے کود ے 4 دوست، 3 کی موت۔ اس خبر کو دیکھنے کے بعد کچھ اور سوچ نہیں پایا۔ نیوز چینلز کی ترجیح سے اب ایسی خبریں غائب ہو چکی ہیں۔ ہندو مسلم ڈیبیٹ کے علاوہ ٹائم نہیں ہے۔ سارہ ٹائم اس قسم کے فرضی ڈیبیٹ میں جا رہا ہے۔ سوچئے چار دوست مل کر ٹرین کے آگے کود جائیں کہ نوکری نہیں ملے گی تو جی کر کیا کریں گے، اگر اس وقت بھی ہم بے روزگاری کے سوال کو کانگریس بی جے پی کے کھانچے میں دیکھتے رہیں گے تو یہ ان نوجوانوں کے ساتھ انصاف نہیں ہوگا، جو نوکری کی آس میں اپنی زندگی تمام کر رہے ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ واقعہ کے عینی شاہد ایک اور دوست کے مطابق خودکشی سے پہلے چاروں دوستوں نے کہا تھا کہ نوکری لگے گی نہیں تو جی کر کیا کریں گے۔ 24 سال کے منوج مینا، 22 سال کے ستیہ نارائن مینا، ایک کی عمر تو 17 سال ہی ہے۔ 22 سال کے ابھیشیک مینا الور میں رہ کر پڑھائی کر رہے تھے۔ یہ خبر عام نہیں ہے۔ ستیہ نارائن نے دوستوں سے پوچھا کہ یار اب تو جینے سے تنگ آ گئے ہیں۔ ہم سب تو مریں گے، تو بھی مرنا چاہتا ہے کیا۔ راہل نے کہا کہ میں کیوں مروں۔ میرے گھر والے کیا کریں گے۔ ستیہ نارائن بولا کہ دیکھ نوکری لگے گی نہیں اور کھیتوں میں کام ہم کریں گے نہیں تو جی کر کیا کریں گے۔ دوسروں کو تکلیف ہی دیں گے۔ اور اس طرح 4 دوست آتی ہوئی ٹرین کے نیچے چلے گئے۔ 3 کی موت واقعہ کے مقام پر ہی ہوگئی۔

ہمارے ساتھی مدت نے راہل مینا سے بات کی جو اس وقت واقعہ کے مقام پر موجود تھا۔ پولیس کی تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ چاروں دوست زندگی سے بور گئے تھے کیونکہ نوکری نہیں لگ رہی تھی۔ اچھا ہوتا زندگی جیتے اور جدوجہد کرتے۔ لیکن جو جدوجہد کر رہے ہیں کیا ہماری انتظامیہ انہیں جینے دے رہی ہے؟ آپ کو کسی بھی ریاست کے انتخاب کمیشن سے متعلق خبروں کو نکال کر دیکھئے۔ خود انکوائری جمع کیجیے۔ بحالی کے امتحانات چوری، پیروی اور دلالی کی خبروں سے بھری ہوئی ہیں۔ بے روزگاری مایوسی پیدا کرتی ہے۔ پر کیا جہاں انتخابات ہو رہے ہیں وہاں نوکری کا سوال بڑا سوال ہے۔ سماج بھی ایماندار نہیں ہے اس سوال پر۔ نیتا تو ایماندار ہوتا بھی نہیں ہے۔ بھارت میں طالب علموں کو خودکشی کر لینا عام بات ہوگئی ہے۔ آج کے بزنس سٹینڈرڈ میں چھپا ہے کہ کس طرح مدھیہ پردیش کے انتخابات میں روزگار بڑا مسئلہ ہوگیا ہے۔

مدھیہ پردیش میں 2015 میں 579 نوجوانوں نے بے روزگاری کی وجہ سے خودکشی کی تھی۔ اس ملک میں سب سے زیادہ تھی۔ تمل ناڈو، مہاراشٹر اور گجرات سے بھی زیادہ۔

بیچ میں نوکری کو لے کر بحث شروع ہوئی تھی، آج تک حکومت کوئی بہتر نظام نہیں بنا پائی۔ دراصل ایسا نظام کا نہ ہونا ہی بہتر ہے کیونکہ آپ جان ہی نہیں پائیں گے کہ کتنوں کو روزگار ملا کتنوں کو نہیں ملا۔ تو ایک نیا سسٹم آیا EPFO کے اعداد و شمار کا۔ پہلے اس کا ڈیٹا جاری ہوا اور جشن منا کہ نوکریاں ملنے لگی ہیں۔ یہاں تک کہ وزیر اعظم نریندر مودی بھی جولائی کے مہینے میں لوک سبھا میں یہ اعداد و شمار پر دم بھر آئے اور کہہ دیا کہ ستمبر 2017 سے مئی 2018 کے درمیان 45 لاکھ نئے رجسٹریشن ہوئے ہیں۔ یعنی نوکریاں ملی ہیں۔ بعد میں یہ اعداد و شمار سدھرتے سدھرتے اتنے کم ہو گئے کہ اس کے بارے میں وزیر اعظم ابھی ٹویٹ بھی نہیں کرتے اور نہ ہی اپنی تقریروں میں ذکر کرتے ہیں۔

21 نومبر کے انڈین ایکسپریس میں خبر شائع ہوئی، خبر کی سرخی ہی یہی ہے کہ EPFO کے اعداد و شمار کا استعمال روزگار کے پراکسی یعنی ایک طرح سے فرضی طریقے سے نہ کریں۔ بتایئے۔ جولائی میں لوک سبھا میں ایوان میں وزیر اعظم جس کے اعداد و شمار کو بول آتے ہیں اور جب اس میں ترمیم ہوتی ہے تو حکومت کچھ بولتی ہی نہیں ہے۔

کرم چاری بھوشیدھ فنڈ تنظیم EPFO کے اعداد و شمار میں ترمیم کے بعد کافی کمی آئی ہے۔ پہلے بتایا کہ ستمبر 2017 سے مارچ 2018 کے درمیان 39- 35 لاکھ نئے رجسٹریشن ہوئے۔ ترمیم کے بعد یہ گھٹ کر 29-77 لاکھ پر آ گیا ہے۔ یعنی 24-4 فیصد کم ہو گیا ہے۔

صفحہ اول سے آگے

101

جموں کشمیر کے تمام ضلعی مراکز پر قائم مرکز پر ووٹ شماری ہوگی۔ حکام نے بتایا کہ جموں کشمیر کے تمام گنتی مراکز کے ارد گرد سیکورٹی کے سخت ترین انتظامات کئے گئے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ کوئی غیر مجاز شخص احاطے میں داخل نہ ہو۔ متعلقہ حلقوں میں پولنگ کے اختتام کے بعد سے ان سٹرانگ رومز کے ارد گرد سخت نگرانی رکھی گئی ہے جہاں الیکٹرانک ووٹنگ مشینیں رکھی گئی ہیں۔ ووٹوں کی گنتی سے پہلے حلقوں کے ریٹرننگ افسروں نے الیکشن کمیشن کی طرف سے تجویز کردہ گنتی کے عمل کے معیاری طریقہ کار سے واقف کرانے کے لیے انتخابی امیدواروں، انتخابی ایجنٹوں اور ہر لوک سبھا سیٹوں پر انتخاب لڑنے والی سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ میٹنگیں کی ہیں۔ خیال رہے کہ جموں وکشمیر میں طویل عرصہ کے بعد اسمبلی انتخابات منعقد ہوئے۔

102

کے طور پر اپنی عوامی زندگی میں 23 سال مکمل کر لیے ہیں۔ عوامی خدمت کا یہ 23 سالہ طویل سفر اس منفرد لگن کی علامت ہے کہ کس طرح ایک شخص اپنی پوری زندگی قومی مفاد اور لوگوں کی فلاح وبہبود کے لیے وقف کر سکتا ہے۔" وزیر داخلہ، جو اپنے سیاسی سفر میں مودی کے مستقل ساتھی رہے ہیں، نے کہا کہ یہ ان کے لیے خوش قسمتی کی بات ہے کہ وہ مودی کی اس طویل عوامی زندگی کے گواہ ہیں۔

103

دہ 1947 کے ریفرنڈم کو دے دی گئی ہے۔ پانچ اگست کو جب جموں وکشمیر کا خصوصی درجہ واپس لے لیا گیا اور جموں وکشمیر کو مرکزی زیر انتظام علاقہ تشکیل دینے کے ساتھ ساتھ دو حصوں میں تقسیم کے بعد اسمبلی میں پانچ ممبران کو نامزد کرنے کا قانون بنایا گیا اور جموں وکشمیر میں حد بندی کمیشن کی جانب سے سات سیٹوں کا اضافہ کیا گیا تھا جن میں چھ جموں صوبہ کو اور ایک کشمیر صوبہ میں مختص کی گئی تھی کے علاوہ پانچ کو نامزد کرنے کی بھی تجویز سامنے رکھی گئی۔ 2023 میں قانون میں ترمیم کر کے اسے منظوری دے دی گئی اب جب کہ دس برسوں کے بعد 90 سیٹوں پر الیکشن کیا گیا اور ووٹوں کی گنتی آج شروع ہوگی دوپہر تین بجے تک نئی حکومت بننے یا معلق اسمبلی کا قیام عمل میں آنے کی جانکاری سامنے آئیگی۔

104

معطل رہی اور لوگوں کی بڑی تعداد نے حضرت رسول ﷺ کے خلاف سڑکوں پر آ کر احتجاجی مظاہرے کئے اور ملوث شخص کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لانے کا مطالبہ کیا۔ احتجاج کرنے والوں نے کہا کہ بھارت کثرت میں وحدت والا ملک ہے ہر ایک مذہب کا احترام کیا جاتا ہے تاہم مذکورہ شخص ہر سال کوئی نہ کوئی ایسے کارروائی ضرور عمل میں لاتا ہے کہ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا جائے۔ احتجاج کرنے والوں نے کہا یہ مرکزی سرکار اور اتر پردیش حکومت کی ذمہ داری ہے کہ مذکورہ شخص کی اگرچہ گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے تاہم قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے تاکہ مستقبل میں اس طرح کے واقعات رونما نہ ہو سکے۔

105

پاکستانی ٹینک بارودی سرنگ رینگل سرحدی چوکی کے قریب اپنے کھیتوں میں کام کرنے والے ایک کسان نے دیکھا۔ انہوں نے بتایا کہ کسان نے فوری طور پر متعلقہ بارڈر سیکورٹی فورس یونٹ کو مطلع کیا اور بعد میں ماہرین نے کان کو بحفاظت ناکارہ بنا دیا۔ حکام نے بتایا کہ مارٹر گولہ اتوار کی شام باری برہمنہ علاقے میں ملبے کے ڈھیر میں کوڑے کے ڈھیر میں پڑا پایا گیا تھا اور بعد میں پولیس کے بم ڈسپوزل اسکواڈ نے اسے ناکارہ بنا دیا تھا۔ پولیس نے بتایا کہ اس معاملے کی نسبت کیس درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ ادھر سیکورٹی فورسز نے پیر کو دعویٰ کیا کہ جموں کشمیر کے راجوری ضلع کے سرانو گاؤں میں ایک لنک روڈ پر ایک مشتبہ دھماکہ خیز مواد برآمد ہوا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ مشتبہ دھماکہ خیز مواد علاقے میں گشت کے دوران برآمد ہوا۔ انہوں نے کہا کہ سیکورٹی فورسز اور بم ڈسپوزل اسکواڈ موقع پر پہنچ گئے جنہوں نے اس کا ایک محفوظ مقام پر منتقل کرکے بعد میں اس کو ناکارہ بنا دیا گیا۔

106

عظمیٰ سے مطالبہ کیا کہ جموں وکشمیر کا ریاستی درجہ جلد سے جلد بحال کیا جائے تاکہ لوگوں کے حقوق پر جو شدید اثرات مرتب ہوئے ہیں انہیں ختم کیا جاسکے۔ درخواست گزاروں نے پانچ اگست 2019 کو جموں وکشمیر کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے گزاروں نے سپریم کورٹ آف انڈیا میں دائر کی گئی درخواستوں میں کہا کہ حالات اطمینان بخش ہے۔ جموں وکشمیر کو ریاستی درجہ جلد سے جلد بحال کیا جانا چاہئے۔ ماضی میں اس ریاست نے وفاق کے ساتھ اپنی موجودگی کا احساس دلایا اور مستقبل میں بھی جموں وکشمیر کے لوگ بھارت کے ساتھ اپنی وابستگی کے سلسلے میں پر امید تھی۔ درخواست گزاروں نے پانچ اگست کے فیصلے کو غیر جمہوری غیر آئینی قرار دیتے ہوئے کہا کہ المیہ اس بات کا ہے کہ جہاں خصوصی درجہ واپس لے لیا گیا وہی جموں وکشمیر کو ٹکڑوں میں تقسیم کرکے اسکی شناخت کو متاثر کر دیا ہے۔ درخواست گزاروں نے عدالت عظمیٰ سے مطالبہ کیا کہ سٹیٹ ہڈ جتنی جلد ممکن ہو سکے بحال کیا جانا چاہئے اگر ایسا نہیں کیا گیا تو جموں وکشمیر میں اسمبلی الیکشن بے معنی اور حقیقت سے بعید کی کارروائی ہے۔ لوگوں کے حقوق متاثر ہوئے بے اختیار سرکار لوگوں کے حق میں فیصلہ کرنے کی مجاز نہیں ہوگی۔

107

سی کانگریس اتحاد) جموں وکشمیر میں ایک مستحکم حکومت بنائے گا اور ہم اسی کے منتظر ہیں۔ جموں و کشمیر کو 5 اگست 2019 سے جس گندگی میں ڈالا گیا ہے اس سے باہر نکالنے کے لئے ہمیں متحد ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ پی ڈی پی کی طرف سے پیش کی گئی حمایت کا خیر مقدم کرتے ہوئے ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ میری محبوبہ مفتی کیساتھ بات نہیں ہوئی ہے۔ مجھے خبروں ذریعہ یہ بات معلوم ہوئی تاہم ووٹوں کی گنتی سے قبل کچھ نہیں

ازنیابت پٹواری تحصیل خانصاحب باجلاس محمد یاسین صاحب نائب تحصیلدار

عنوان: درخواست از جانب عمران فاروق وبسما فاروق اولادان فاروق احمد نجار ساکنہ لالہ لب تحصیل خانصاحب اجرائی OBC سرٹیفکیٹ تحت ایس آر او ۲۹۴

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں ہر خاص وعام کو بذریعہ اشتہار آگاہ کیا جاتا ہے کہ سائل نے ایک درخواست نسبت اجرائی OBC پیش کی ہے۔ جو کہ فتر طذا میں زیر کارروائی ہے۔ پٹواری حلقہ سے رپورٹ اور ریونیو ریکارڈ طلب کیا گیا ہے جس کے مطابق سائل کے تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ موضع لالہ لب میں موجود ہے اور تا حال بھی وہ حلقہ اسے ترک سکونت نہیں کی ہے۔ کنبے کی زرعی وغیر زرعی آمدنی سالانہ 94000 روپے تک ہے۔ اور کنبہ ۶ افراد پر مشتمل ہے۔ اور تفصیل افراد کنبہ بذیل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	پیشہ	رشتہ	سالانہ آمدنی
فاروق احمد نجار	۴۲	مزدوری	سربراہ	94000
شاہدہ بانو زوجہ فاروق احمد	۳۰	گھریلو کام	زوجہ	
عمران فاروق پسر فاروق احمد	۱۷	زیر تعلیم	پسر	
بسما فاروق دختر---	۱۵	---	دختر	
عرفان فاروق پسر---	۱۲	---	پسر	
روحی جان دختر---	۸	---	دختر	

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ طذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار پٹواری

کو نامزد کیا جائے اور بعد میں انہی ناموں کو ایل جی کو بھیجا جاتا ہے یہی معمول ہے۔ اگر معمول سے ہٹ کر کوئی اقدام اٹھانے کی کوشش کی گئی تو ہم اس کیخلاف سپریم کورٹ تک جانے کیلئے تیار ہیں۔ اگر یہاں تانا شاہی ہی برقرار رکھنی ہے تو پھر انتخابات کرانے اور حکومت بنانے کا کیا فائدہ ہے؟ ہمیں انہی چیزوں کیخلاف لڑنا ہے۔ یہاں مکمل ریاست بھی بحال ہونی چاہئے، جہاں حکومت کو فیصلے لینے کا اختیار ہو۔

108

اتحاد حکومت بنائے گا، اور ہریانہ میں کانگریس کی حکومت بنے گی۔" خیال رہے کہ کئی ایگزٹ پولز نے ہریانہ میں کانگریس کیلئے واضح اکثریت کی پیش گوئی کی ہے اور جموں وکشمیر میں نیشنل کانفرنس کے ساتھ اس کے اتحاد کو برتری دی ہے۔ جس میں علاقائی پارٹی واحد سب سے بڑی پارٹی کے طور پر ابھری ہے۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا بہت انتظار کی جانے والی سماجی اقتصادی اور تعلیمی سروے رپورٹ، جسے "ذات کی مردم شماری" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے کرناٹک میں لاگو کیا جائے گا، انہوں نے جواب دیا "اس بارے میں ریاستی رہنماؤں سے پوچھیں"۔

109

کے سوا اور کچھ نہیں کر پا رہے ہیں۔ اے پی آئی

نیوز ڈیسک کے مطابق جموں وکشمیر میں اسمبلی الیکشن کا مرحلہ گزر گیا رائے دہندگان نے اپنے ووٹ کا استعمال کیا اور ووٹنگ کے دوران 95% رائے دہندگان نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ وہ بے روزگاری کے خاتمے مہنگائی کو کم کرنے بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے اپنے ووٹ کا استعمال کر رہے ہے اور جو بھی سرکار بنے گی وہ جموں کشمیر کے لوگوں کے ان مطالبات کی طرف خصوصی توجہ دیگی تاکہ لوگ راحت محسوس کر سکے۔ 95% لوگوں کا یہ مطالبہ کہ انہیں طرح طرح کے مصائب سے گزرنا پڑ رہا ہے صوبائی انتظامیہ کو وہ تمام تجویزات سامنے آئے جو لوگوں کے رائے دہی کے دوران پیش کئے اور اس بات کا یقین ظاہر کیا کہ جب تک سرکار بنے گی اس سے پہلے انتظامیہ متحرک ہوگی اور عوام کو درپیش مشکلات کا ازالہ کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے گی۔ 8 اکتوبر کو اسمبلی الیکشن اختتام پذیر ہوئے۔ الیکشن اتھارٹی نے جموں وکشمیر میں ووٹوں کی گنتی کے لئے موثر اقدامات اٹھائے ہے تاہم جن خیالات کا لوگوں نے اظہار کیا تھا کہ بنیادی سہولیات انہیں دستیاب نہیں بجلی کی کٹوتی میں اضافہ ہوا ہے بہتر طبی سہولیات میسر نہیں پینے کے پانی کی قلت کو دور کرنے کے لئے جل شکتی محکمہ بڑی طرح ناکام ثابت ہوا اسکولوں کی خستہ حالت کے لئے آرائنڈی محکمہ گیری تیند سوگیا ہے بہتر تعلیمی نظام فراہم کرنے کے ضمن میں صرف دعوے کئے جا رہے ہے اور عملی اقدامات اٹھانے کی طرف توجہ نہیں دی جا رہی ہے اور سب سے بڑھ کر وادی کے تمام بازار اور دیہات مہنگائی کی لپیٹ میں آ گئے ہے۔

110

کے سپرد کر دیا گیا۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ اس معاملے میں کیس درج کر لی گئی ہے اور تحقیقات بڑے پیمانے پر شروع کر دی گئی ہے۔

111

گروپوں کی حمایت سے، جو تقریباً 15 سیٹیں حاصل کریں گے، ہم حکومت بنانے کے لیے 50 کی اکثریت کا ہندسہ عبور کر لیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ لیفٹیننٹ گورنر کے ذریعہ پانچ ممبر اسمبلی کی نامزدگی تنظیم نو کے قانون کے مطابق کی جا رہی ہے۔

112

و پارٹی مکمل تعاون کرے گا۔ سی این آئی کے مطابق سرینگر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عوامی اتحاد پارٹی کے سربراہ اور رکن پارلیمان برائے بارہمولہ انجینئر رشید نے کہا کہ میری ان تمام سیاسی جماعتوں اور آزاد امیدواروں کو ایک عاجزانہ مشورہ ہے جو انتخابات میں کامیابی حاصل کریں گے اور حکومت سازی کو اس وقت تک روک دیں جب تک کہ مرکز جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ بحال نہ کرے۔

113

شنکر نے کہا کہ اے آئی اگلی بڑی تیزی سے ہونے والی ہے اور ممالک کو اس سے نمٹنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ عالمی ماحولیاتی نظام میں بھی ایک گیم چینجر بننے جا رہا ہے۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ اے آئی دنیا کیلئے اتنا ہی خطرناک ہوگا جتنا کہ ایٹمی بم بھی ہوا کرتا تھا۔ وزیر ایس جے شنکر نے یہ بھی کہا کہ ڈیموگرافکس، کنیکٹیویٹی اور اے آئی عالمی ترتیب کو بدل دیں گے۔ گلوبلائزیشن کو اگلی دہائی میں ہتھیار بنایا جا سکتا ہے اور دنیا کو اس کے بارے میں محتاط رہنا چاہیے۔ دنیا بھر میں بہت سے لوگ اسے بڑی تعداد میں ملازمتوں میں کمی اور انقلاب کے دیگر منفی اثرات کیلئے ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ یہ مسئلہ تب تک رہے گا جب تک تبدیلی آتی رہے گی۔ انہوں نے کہا "یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ گلوبلائزیشن پر سماجی اور سیاسی ردعمل نے گزشتہ دہائی میں زور پکڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمگیریت کی حقیقتیں اور تحفظ پسندی سے ٹکراتی ہیں"۔ وزیر خارجہ نے یہ بھی کہا کہ آج کے دور میں اقوام متحدہ کا کردار صرف تماشائی کا رہ گیا ہے۔ کاروباری دنیا سے موازنہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ ایک پرانا کاروبار ہے، جو کافی جگہ لے رہا ہے، لیکن دنیا کے مطابق تبدیل نہیں ہو رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں جاری تنازعات پر ان کا کہنا تھا کہ آج لڑائی صرف اقتصادی راہداری، بحری اور سمندری راستے پر ہو رہی ہے لیکن مستقبل میں موسمیاتی تبدیلیوں پر بھی لڑائی ہوگی۔

114

سے رخصت کیا۔ جوائنٹ ڈائریکٹر انفارمیشن کشمیر محمد اسلم کے امر ہو ڈپٹی ڈائریکٹر انفارمیشن (پی آر) کشمیر ڈاکٹر احسن الحق چشتی اور محکمہ کے دیگر افسران نے مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کی اور بعد ازاں مرحوم کے ساتھی کے گھر جا کر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ سوگوار خاندان کے ساتھ ہمدردی۔

115

ہے۔ ایک گھنٹہ بجلی چالو رہنے کے بعد اگلے تین چار گھنٹوں تک بجلی بند رکھی جاتی ہے اور جس گھنٹے بجلی فراہم کی جاتی ہیں اس کی وولٹیج اس قدر قلیل ہوتی ہے کہ اس کی روشنی میں انسان پہنچانا بھی دشوار بن جاتا ہے۔ شہر سرینگر کے مختلف علاقوں میں صبح وشام تین تین گھنٹوں بجلی بند رکھی جا رہی ہے جبکہ دن میں بھی کئی گھنٹوں سپلائی کو منقطع رکھا جاتا ہے۔

Government of Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER (R&B) DIVISION AWANTIPORA

NOTICE INVITING E-TENDER

NIT No:Fresh-52/EEA/RNB of 2024-25/5026-36 Dated: 10/10/2024

For and on behalf of the President of India, e-tenders are being invited on an item rate basis/percentage age basis (as applicable) from approved and eligible Contractors registered with the J&K Government, CPWD, Railways, and other State/Central Governments for the following works:

S.No	Name of Work	Advt. Cost	Cost	EMD	Time	MH	Class	AAA
1.	Macadamization of Baddalow to Gujjar Basti	13.35	600/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	BEE, CEE, DEE	41-SE/PS of 2024-25 Dated 14-08-2024
2	Macadamization of Interior roads of Bunpora Samboora.	19.49	800/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	BEE, CEE	41-SE/PS of 2024-25 Dated 14-08-2024
3	Macadamization of Diver Chattergam road.	31.09	1100/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	AAY, BEE	41-SE/PS of 2024-25 Dated 14-08-2024
4	Macadamization of Gallender Kakapora road.	09.71	600/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	CEE, DEE	41-SE/PS of 2024-25 Dated 14-08-2024
5	Macadamization of Green Colony at Wuyen.	6.55	300/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	CEE, DEE	41-SE/PS of 2024-25 Dated 14-08-2024
6	Macadamization of Hari Dadoo road.	33.98	1100/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	AAY, BEE	41-SE/PS of 2024-25 Dated 14-08-2024
7	Macadamization of Imam Barah Panner road including balance length of interior Rathsuna Road	14.55	600/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	BEE, CEE, DEE	41-SE/PS of 2024-25 Dated 14-08-2024
8	Macadamization of Interior roads of Kaigam, interior roads of Beighpora Gulzarpora Interior roads of Dadsara including balance length of Rather Mohallah Chandrigam.	38.74	1100/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	AAY, BEE	41-SE/PS of 2024-25 Dated 14-08-2024
9	Macadamization of link road from Jama Masjid to Ziyarat Sharief at Parigam.	14.56	600/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	BEE, CEE, DEE	41-SE/PS of 2024-25 Dated 14-08-2024
10	Macadamization of Khrew Wadjen road including balance length of Goori Mohallah road including Babapora link.	29.86	1100/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	AAY, BEE	41-SE/PS of 2024-25 Dated 14-08-2024
11	Macadamization of Padgampora Kakapora road Km 1st and 2nd i/c Awantipora Pulwama road i/c link road from Goripora road to Bhat Mohallah at Wanpora Padgampora road.	33.98	1100/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	AAY, BEE	41-SE/PS of 2024-25 Dated 14-08-2024
12	Macadamization of Tral Aripal Road at Wagad Village (in 9th Km) including damaged stretch at Dobiwan.	15.84	800/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&		

Position of AAA: Accorded
Position of funds Available

1. Bids must be accompanied by a Treasury Challan (dated between the bid submission start date and the Bid Submission End date) deposited in M.H. 0059 in the name of Executive Engineer R&B Division Awantipora (tender inviting authority) as the cost of the tender document.
2. At the time of tendering, all bidders must upload earnest money/bid security equal to 2% of the Advertised Cost in the form of CDR/FDR/BG pledged to the tender receiving authority, i.e. Executive Engineer R&B Division Awantipora. The successful bidder will have to provide Performance Security @ 5% at the time of contract award, strictly in accordance with the Government's circular instructions from time to time. The earnest money/bid security of 2% will be released to the successful bidder only after the submission of a Performance Security of 5% of the total cost, which will be released after successful completion of the DLP/Maintenance Period.

Sd/-
Executive Engineer,
R&B Division Awantipora

DIPK-5828/24
Dtd. 11-10-2024

Government of Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE DIVISIONAL FOREST OFFICER DEMARCATION FOREST DIVISION KASHMIR SRINAGAR

FRESH SHORT TERM TENDER NOTICE

e-NIT NO: 09of 2024-25DATED: 10-10-2024

In view of poor response, Fresh e-tenders (Two cover system) are invited on behalf of Hon'ble President of India from registered, reputed and resourceful Contractors/Firms registered with Jammu & Kashmir Govt./Central Govt. Organizations for the following works: -

S.No.	Name of Work	Advt. Cost	B.S	Class	Cost	Time
1.	Construction of 74 B.Ps No. Demarcation Boundary Pillars as per approved design along the Forest Demarcation line [Mainline B.Ps / Chakline B.Ps] as per the map/Tafseel- i-burjiyaat (Description of boundary pillar) in Forests " Ladi Nambal & Gujernad-Paranpelan" Uri Range, J.V Forest Division Baramulla.	4.98	9960	D	200.00	2 5 days
2.	Construction of 237 No. Demarcation Boundary Pillars as per approved design along the Forest Demarcation line [Mainline B.Ps &Chakline B.Ps] as per the map/Tafseel- i-burjiyaat (Description of boundary pillar) in Forest " Gubrah " Karnah Range, Kehmil Forest Division Kralpora, Kupwara.	16.44	32896	B&C	800.00	5 0 days
3.	Construction of 56 No. Demarcation Boundary Pillars as per approved design along the Forest Demarcation line [Mainline B.Ps &Chakline B.Ps] as per the map/Tafseel- i-burjiyaat (Description of boundary pillar) in Forest " Dratta " Karnah Range, Kehmil Forest Division Kralpora Kupwara.	3.90	7818	D	200.00	2 2 days
4.	Construction of 31 No. Demarcation Boundary Pillars as per approved design along the Forest Demarcation line [Mainline B.Ps only] as per the map/Tafseel- i-burjiyaat (Description of boundary pillar) in Forest " Watunasnor (part)" Veshew Range, Special Forest Division Kulgam.	2.68	4100	D	200.00	1 8 days
5.	Construction of 78 No. Demarcation Boundary Pillars as per approved design along the Forest Demarcation line [Mainline B.Ps only] as per the map/Tafseel- i-burjiyaat (Description of boundary pillar) in Forest " Hari Kangan " Sindh Range, Sindh Forest Division, Ganderbal.	5.206	21400	C&D	300.00	2 5 days

The position of codal formalities in respect of above work(s) is as under:

S.No	Particulars	Remarks
a.	Scheme	CAMPA
b.	Position of Funds	Budgeted
c.	Position of AA/TS	Accorded vide No: (i) PCCF/CCF/S&D/F-108/426-428,Dated: 09-07-2024 (ii) PCCF/CCF/S&D/F-108/480-83, Dated: 19-07-2024

The e-NIT Consisting of qualifying information, eligibility criteria, scope of work, Bills of Quantities, (B.O.Q), Terms& Conditions of contract and other details can be seen/downloaded from the website: -www.jktenders.gov.in.

Publishing Date:	10-10-2024
Download Start Date:	10-10-2024 from 03:00 PM
Bid submission Start Date:	10-10-2024 from 03:00 PM
Bid submission End Date:	17-10-2024 upto 06:00 PM
Date of Opening of Technical Bid through online:	19-10-2024 at 03:00 PM (In the office of Divisional Forest Officer, Demarcation Division Kashmir at Sheikhbagh Srinagar).
Date of Opening of Financial Bid through online:	To be opened (Online) after technical evaluation is completed.

TERMS & CONDITIONS

1. The bids shall be deposited in electronic format on the website: https://jktenders.gov.in.
2. Bids uploaded must accompany Govt. Treasury Receipt (cost of tender document) in the shape of Treasury Challan for the amount shown against the work above to be deposited in Govt. Treasury under Account Head 0406- Forest and Bid Security in the shape of EMD (CDR) for requisite amount pledged to Divisional Forest Officer, Demarcation Forest Division Kashmir Srinagar.
3. The bids for the work shall remain valid for a period of 90 days from the date of opening of bids.
4. The bidders have to submit their Technical & Financial bids online in electronic format with digital signature. No Technical or financial bid shall be accepted in physical/hard form. Bids will be opened online as per time schedule mentioned above.

Sd/- Divisional Forest Officer,
Demarcation Forest Division, Kashmir Srinagar

DIPK-5841/24
Dtd. 11-10-2024

Govt. of Jammu & Kashmir

Office of the Executive Engineer PMGSY (JKRRDA) Division Uri

NOTICE INVITING E- TENDERS

NIT No. 20/EE/PMGSY/Uri/e-Tendering of 2024-25, Dated:- 08/10/2024

For and on behalf of the Lt. Governor of Union Territory of Jammu and Kashmir, Executive Engineer PMGSY Division Uri invite e-tenders on Percentage basis from approved and eligible Contractors registered with Union Territory of J&K, CPWD, Railways, MES and other State/Central Governments for each of the following works:-

S.No	Name of Work	Advt. Cost	Cost	E/M	Time	Class
1	Permanent restoration of road from Garkote to Kandikiller Package no JK03138, Length 3.85 Km	15.68	800	0.313	30 days	B & C
2	Permanent restoration of road from Boniyar to Burnate Package no JK03283, Length 5.85 Km	10.00	600	0.20	30 days	B & C

Position of AAA : Accorded
Position of T.S : Accorded
Major Head of Account : M.H-5054, Sub Head-2181.

1. The important dates and time are as under:-

1.	Date of issue of tender notice	08-10-2024
2.	Period of downloading of bidding documents	09-10-2024 10:00 AM to 15- 10-2024 04:00 PM
3.	Bid submission start date	11-10-2024 from 10:00 AM
4.	Bid submission end date	15-10-2024 till 06:00 PM
5.	Date & time of opening of Bids (Online)	16-10-2024 at 11:00 PM

1. Cost of Bid Form (non-refundable) should be submitted only in form of echallan/treasury challan/receipt favoring Executive Engineer PMGSY Division Uri by crediting the requisite charges to MH 0059(Revenue).
2. Availability of Bid Document and mode of submission: The bid documents are available online and bids should be submitted online on website www.pmgsytendersjk.gov.in. The bidders are required to register in the website which is free of cost. For submission of bids, the bidder is required to have valid Digital Signature Certificate (DSC) from one of the authorized Certifying Authorities (CA). "Aspiring bidders who have not obtained the user ID and password for participating in e-tendering in PMGSY may obtain the same from the website: www. pmgsytendersjk.gov.in Digital signature is mandatory to participate in the etendering. Bidders already possessing the valid digital signature issued from authorized CAs can use the same in this tender.
3. Bids must be uploaded along with Scanned copy of cost of Tender Document as mentioned in column 4 in shape of e-challan/treasury challan to MH 0059-PWD (Revenue) and scanned copy of Bid Security/Earnest Money both favouring Executive Engineer PMGSY Division Uri. The bid security/earnest money in the form of CDR/FDR/BG shall be valid for a period not less than 120 days after the deadline date for bid submission.
4. The original documents, viz, the cost of tender document, Bid Security submitted by L1 should be same as uploaded online (scanned copies) otherwise the allotment will not be issued. The tenders will be cancelled and the bidder will not be allowed to Participate in any further/future tendering process in PMGSY for a period of one year.

Sd/-
Executive Engineer
PMGSY Division Uri

DIPK-5848/24
Dtd. 11-10-2024

بَرزخ کے معنی ''پردہ'' کے ہیں

ترتیب: عبدالعزیز

بَرزخ کے معنی ''پردہ'' کے ہیں۔ حدیث میں ''قبر'' کا لفظ مجازاً عالم برزخ کیلئے استعمال ہوا ہے۔ اور اس سے مراد وہ عالم ہے جس میں موت کی ہچکی سے لے کر قیامت برپا ہونے تک انسانی روحیں رہیں گی۔ قرآن مجید کی متعدد آیات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم برزخ میں بھی عذاب وراحت موجود ہے۔ جن انسانوں نے زندگی میں کفر اور نافرمانی کا رویہ اختیار کیا ہوگا ان پر عذاب عالم برزخ یعنی قبر سے ہی شروع ہوجائے گا۔ اور جو دنیا میں سیدھی راہ پر چلتے رہے ان کیلئے قبر کی زندگی ہی راحت وآرام اور آسائش کی زندگی ہوجائے گی۔

کفار کی روح قبض کرتے وقت ملائکہ کا وعیدہ سنانا: قرآن مجید میں کفار کی روح قبض کرنے کا ذکر اس طرح آیا ہے: ''انہی کافروں کیلئے جو اپنے نفس پر ظلم کرتے ہوئے جب ملائکہ کے ہاتھوں گرفتار ہوتے ہیں تو [سرکشی چھوڑ کر] فوراً ڈگیں کھول دیتے ہیں اور کہتے ہیں ''ہم تو کوئی قصور نہیں کر رہے تھے''۔ ملائکہ جواب دیتے ہیں ''کر کیسے نہیں رہے تھے! اللہ تمہارے کرتوتوں سے خوب واقف ہے۔ اب جاؤ جہنم کے دروازوں میں گھس جاؤ، وہیں تم کو رہنا ہے۔ ''پس حقیقت یہ ہے کہ بڑا ہی برا ٹھکانا ہے متکبروں کیلئے''۔ (النحل: 29-28)

کفار کی روحیں جب قبض کی جاتی ہیں تو وہ موت کی سرحد کے پار کا حال بالکل اپنی توقعات کے خلاف پاکر سراسیمہ ہوجاتی ہیں اور فوراً سلام ٹھونک کر ملائکہ کو یقین دلانے کی کوشش کرتی ہیں کہ ہم کوئی برا کام نہیں کر رہے تھے۔ جواب میں ملائکہ ان کو ڈانٹ دیتے ہیں اور جہنم واصل ہونے کی پیشگی خبر دیتے ہیں۔

متقین کی روح قبض کرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری دینا: اتقیاء کی روحیں جب قبض کی جاتی ہیں تو ملائکہ ان کو سلام کرتے ہیں اور جنتی ہونے کی پیشگی مبارکباد دیتے ہیں: ''ان متقیوں کو جن کی روحیں پاکیزگی کی حالت میں جب ملائکہ قبض کرتے ہیں تو کہتے ہیں؛ سلام ہو تم پر، جاؤ جنت میں اپنے اعمال کے بدلے''۔ (النحل: 32)

موت کے بعد کفار گنہ گار سخت نادم ہوں گے: موت کے بعد کفار گنہ گار سخت نادم ہوں گے اور حسرت کے ساتھ آرزو کریں گے کہ کاش ہم دنیا کی طرف لوٹائے جاتے اور نیک اعمال کرتے لیکن اس وقت یہ امید فضول، یہ آرزو لا حاصل ہوگی؛ چنانچہ فرمایا گیا:

''(یہ لوگ اپنی کرنی سے باز نہ آئیں گے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کسی کی موت آجائے گی تو کہنا شروع کرے گا کہ اے میرے رب، مجھے اسی دنیا میں واپس بھیج دیجئے جسے چھوڑ آیا ہوں، امید ہے کہ اب میں نیک عمل کروں گا۔ ہرگز نہیں، یہ تو بس ایک بات ہے جو وہ بک رہا ہے۔ اب ان سب [مرنے والوں] کے پیچھے ایک برزخ حائل ہے دوسری زندگی کے دن تک''۔ (المومنون: 100-99)

آیت کا مطلب یہ ہے کہ اب ان کے اور دنیا کے درمیان ایک روک ہے جو انھیں واپس جانے نہیں دے گی اور قیامت تک یہ دنیا اور آخرت کے درمیان اس حد فاصل میں ٹھہرے رہیں گے۔ ان آیات سے عالم برزخ کی زندگی، احساس، شعور، عذاب اور ثواب کا کھلا ثبوت ملتا ہے۔

برزخی زندگی: ایک طویل حدیث برزخی زندگی کی وضاحت کرتی ہے جسے حضرت براء بن عازبؓ نے روایت کیا ہے۔

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک انصاری شخص کے جنازہ پر گئے یہاں تک کہ ہم اس کی قبر پر پہنچے، ابھی تک ان کو دفن نہیں کیا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپؐ کے گرد اس طرح سرنگوں اور خاموش بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔ آپؐ کے ہاتھ میں اس وقت ایک لکڑی تھی، جس سے آپؐ زمین کرید رہے تھے۔ پھر [یکا یک] آپؐ نے سر اٹھایا اور فرمایا ''خدا سے پناہ مانگو قبر کے عذاب سے۔ دو یا تین مرتبہ آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے اور اس کے بعد فرمایا: ''جب مومن بندے کا تعلق دنیا سے منقطع ہونے والا ہوتا ہے اور وہ آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے فرشتے آتے ہیں جن کے چہرے ایسے روشن ہوتے ہیں؛ گویا ان کے منہ آفتاب ہیں۔ ان کے ساتھ جنت کے کفن اور جنت کی خوشبوئیں ہوتی ہیں، یہاں تک کہ وہ اس قدر دور بیٹھ جاتے ہیں جتنی دور تک نگاہ جاتی ہے۔ پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور بندۂ مومن کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے ''اے پاک روح؛ خدا کی بخشش اور رضامندی کی طرف چل''۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روح اس طرح بہتی ہوئی جسم سے نکلتی ہے جس طرح پانی کا قطرہ مشک سے بہتا ہوا نکلتا ہے۔ پس فرشتۂ موت اس روح کو لے لیتا ہے اور فوراً ہی ملک الموت سے اس روح کو دوسرے فرشتے لے لیتے ہیں؛ یعنی اس قدر جلد کہ پلک مارنے کی دیر نہیں ہوتی اور اس کو اس کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے ہیں جس کو وہ لائے تھے اور اس روح کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے وہ روح گزرتی ہے وہ جماعت یہ کہتی ہے کہ کون ہے یہ پاک روح۔ وہ فرشتے جو اس روح کو لے جا رہے ہیں یہ کہتے ہیں، یہ فلاں شخص ہے اور فلاں کا بیٹا ہے؛ یعنی اس کے وہ بہترین نام ولقب بتاتے ہیں جو دنیا میں ذکر کئے جاتے ہیں، یہاں تک کہ یہ فرشتے آسمان دنیا پر پہنچتے ہیں اور اس کیلئے آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں۔ اسی طرح ہر آسمان کے دروازہ پر ہوتا ہے اور دروازہ اس کیلئے کھولا جاتا ہے اور ہر آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان تک اس کے ساتھ جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس روح کو ساتویں آسمان پر پہنچایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے نامۂ اعمال کو مقام علیین میں جہاں نیک روحیں رہتی ہیں رکھو اور اس کو زمین کی طرف لے جاؤ یعنی اس کے جسم میں جو مدفون ہے لوٹا دو۔ میں نے زمین ہی سے جسموں کو پیدا کیا ہے زمین ہی میں ان کو واپس بھیجتا ہوں اور زمین ہی سے ان کو دوبارہ نکالوں گا۔ اس کے بعد نبیؐ نے فرمایا کہ اس روح کو پھر اس کے جسم میں ڈال دیا جاتا ہے اور پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ اس کے جواب میں وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے۔ پھر وہ فرشتے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں یہ کون شخص ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا: وہ کہتا ہے کہ وہ خدا کے رسولؐ ہیں، پھر پوچھتے ہیں تو نے ان کا رسول ہونا کس طرح جانا؟ وہ کہتا ہے میں نے خدا کی کتاب کو پڑھا، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی، پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار کر کہتا ہے یعنی خدا کی طرف سے اعلان کرتا ہے کہ میرا بندہ سچا ہے، اس کیلئے جنت کا بستر بچھاؤ اور جنت کا لباس اس کو پہناؤ اور جنت کی طرف ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور اس سے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے پھر اس کی قبر کو حد نظر تک کشادہ کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس کے پاس ایک خوبصورت شخص آتا ہے جو بہترین لباس پہنے اور خوشبو لگائے ہوتا ہے اور اس سے کہتا ہے خوش خبری ہو تجھ کو اس چیز کی جو تجھ کو خوش کرنے والی ہے؛ یعنی تیرے لئے ہر قسم کی نعمتیں موجود ہیں اور یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا، پس میت اس سے پوچھتی ہے کہ تو کون ہے کہ تیرا جسم حسن وجمال میں کامل ہے اور تو بھلائی کو لایا ہے اور خوش خبری سناتا ہے۔ وہ کہے گا میں تیرا عمل خیر ہوں۔ میت یہ سن کر کہتی ہے اے میرے پروردگار؛ قیامت کو قائم کر کہ میں پھر اہل ومال کی طرف جاؤں۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر بندہ جب دنیا سے تعلقات کو ختم کرنے والا اور آخرت کی جانب متوجہ ہونے والا ہوتا ہے تو سیاہ چہروں والے عذاب کے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور ٹاٹ ان کے پاس ہوتے ہیں۔ وہ اتنی دور جا بیٹھتے ہیں جہاں تک نگاہ جاتی ہے۔ پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے خبیث وناپاک روح؛ خدا کے غضب کی طرف نکل۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کافر کی روح [یہ سن کر] بدن میں دوڑتی پھرتی ہے اور جسم سے باہر نکلنے سے ڈرتی ہے۔ پس کھینچتا ہے فرشتۂ موت اس روح کو جس طرح کھینچا جاتا ہے آنکڑہ تر صوف میں سے یعنی سختی کے ساتھ اور اس کو جسم سے نکال لیتا ہے اور پلک مارتے اس سے اس روح کو وہ فرشتے چھین لیتے ہیں جو اس کو لینے آئے تھے۔ یہ فرشتے اس روح کو ٹاٹ میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے سخت بدبو نکلتی ہے جیسی مردار کی وہ بو جو کہیں زمین پر پائی جاتی ہے۔ پھر فرشتے اس روح کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے یہ روح گزرتی ہے، وہ یہی کہتی ہے کہ یہ کس کی ناپاک روح ہے؟ فرشتے جواب دیں گے کہ فلاں شخص، فلاں کا بیٹا یعنی اس کے ان تمام برے ناموں اور لقبوں کا ذکر کریں گے جن سے دنیا میں اس کو مخاطب کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کو لے کر فرشتے آسمان دنیا پر پہنچیں گے اور دروازہ کھلوائیں گے لیکن دروازہ نہ کھولا جائے گا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک آیت پڑھی۔ ترجمہ: ''نہیں کھولے جاتے کافروں کیلئے دروازے آسمانوں کے اور نہ وہ داخل ہوں گے جنت میں جب تک داخل نہ ہو اونٹ سوئی کے ناکے میں'' یعنی ان کا جنت میں جانا ناممکن ہے۔ پھر خداوند تعالیٰ حکم دے گا اس کے نامۂ اعمال کو سجین میں رکھو جو ایک جگہ کا نام ہے جو ساتویں زمین کے اندر ہے، پھر اس کی روح پھینک دی جائے گی۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے: ''جس شخص نے شریک کیا خدا کے ساتھ کسی کو وہ گویا آسمان سے منہ کے بل گرا، پس اُچک لیتے ہیں اس کو پرندے یا پھینک دیتی ہے اس کو ہوا دور دراز میں''۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ پھر ڈالی جاتی ہے روح جسم میں اور دو فرشتے آکر بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں، تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہے گا ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ پس ایک پکارنے والا خدا کی طرف سے پکار کر کہے گا، یہ جھوٹا ہے، اس کیلئے آگ کا فرش کرو اور ایک دروازہ دوزخ کی جانب اس کیلئے کھول دو؛ چنانچہ دوزخ کی طرف سے دروازہ کھول دیا جائے گا اور دوزخ کی گرمی اور شدید گرم ہوا اس کو پہنچے گی اور اس کی قبر کو تنگ کی جائے گی، یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر نکل جائیں گی، پھر ایک بدصورت شخص گندے میلے کپڑے پہنے اس کے پاس آئے گا جس سے سخت بدبو نکلتی ہوگی۔ وہ اس سے کہے گا، خوشخبری ہے تجھ کو اس چیز کی جو تجھ کو بری معلوم ہوگی۔ یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ میت اس سے پوچھے گی کہ تو کون ہے؟ تیرا چہرہ نہایت برا ہے اور برائی کو لایا ہے۔ وہ کہے گا میں تیرا عمل ہوں۔ یہ سن کر میت کہے گی، اے میرے پروردگار! تو قیامت کو قائم نہ کر۔

ایک اور روایت میں یہ تمام واقعہ مذکور ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ جس وقت مومن بندہ کی روح جسم سے نکلتی ہے رحمت بھیجتا ہے اس پر ہر وہ فرشتہ جو آسمان وزمین کے درمیان ہے اور ہر وہ فرشتہ جو آسمان کے اندر ہے اور کھولے جاتے ہیں اس کیلئے آسمان کے دروازے اور ہر دروازہ کے دربان فرشتے خدا سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح کو ان کی طرف سے یا ان کے دروازے میں سے آسمان کو لے جائی جائے [تاکہ وہ ان کی زیارت سے مشرف ہوں] ۔ اور نکالی جاتی ہے کافر کی روح اس کی رگوں سے اور لعنت بھیجتا ہے اس پر ہر وہ فرشتہ جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور ہر وہ فرشتہ جو آسمان کے اندر ہے اور بند رکھے جاتے ہیں اس پر آسمان کے تمام دروازے اور ہر دروازہ کے دربان فرشتے خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح ان کے دروازوں سے نہ نکالی جائے۔ (احمد)

قبر کی حقیقت: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے گھر سے مسجد تشریف لائے تو آپؐ نے لوگوں کو اس حال میں دیکھا کہ گویا وہ کھلکھلا کر ہنس رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمھیں بتاتا ہوں کہ اگر تم لوگ لذتوں کو توڑ دینے والی موت کو زیادہ یاد کرو تو تمھیں اس غفلت میں مبتلا نہ ہونے دے؛ لہٰذا موت کو زیادہ یاد کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ قبر ہر روز پکارتی ہے کہ میں مسافرت اور تنہائی کا گھر ہوں۔ میں مٹی اور کیڑوں کا گھر ہوں۔ جب وہ بندہ جو حقیقی مومن ومسلم ہو زمین کے سپرد کیا جاتا ہے تو زمین کہتی ہے: مرحبا! خوب آئے اور اپنے ہی گھر آئے، تمھیں معلوم ہونا چاہئے کہ جتنے لوگ میرے اوپر چلتے تھے ان میں سے سب سے زیادہ محبوب اور چہیتے مجھے تم ہی تھے اور آج جب تم میرے سپرد کر دیئے گئے ہو تو تم دیکھو گے [تمہاری خدمت اور تمہیں راحت پہنچانے کیلئے] میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرتی ہوں۔ پھر وہ زمین بندۂ مومن کیلئے حد نظر تک وسیع ہوجاتی ہے اور اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور جب کوئی سخت بدکار قسم کا آدمی یا [آپؐ نے فرمایا کہ ایمان نہ لانے والا آدمی] زمین کے سپرد کیا جاتا ہے تو زمین اس سے کہتی ہے کہ جتنے میرے اوپر چلتے پھرتے تھے تو مجھے ان سب سے زیادہ مبغوض تھا اور آج جب تو میرے حوالے کر دیا گیا ہے تو ابھی تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ پھر وہ زمین ہر طرف سے اس کو بھینچتی اور دباتی ہے، یہاں تک کہ اس کے دباؤ سے اس کی پسلیاں ادھر سے ادھر ہوجاتی ہیں۔ اس حدیث کے آخر میں حضورؐ نے فرمایا کہ ''اس کے سوا کچھ نہیں کہ قبر یا تو جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا دوزخ کی خندقوں میں سے ایک خندق ہے''۔ (جامع ترمذی)

قرآن وحدیث دونوں سے موت اور قیامت کے درمیان کی حالت کا ایک ہی نقشہ معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ موت محض جسم وروح کی علاحدگی کا نام ہے نہ کہ بالکل معدوم ہوجانے کا۔ جسم علاحدہ ہوجانے کے بعد روح معدوم نہیں ہوجاتی بلکہ اس پوری شخصیت کے ساتھ زندہ رہتی ہے جو دنیا کی زندگی کے تجربات اور ذہنی واخلاقی اکتسابات سے بنی تھی۔

موت کی حقیقت: جمہور علماء کے نزدیک موت کی حقیقت روح کا جسد عنصری سے نکل جانا ہے اور روح خود ایک جسم نورانی لطیف ذی حیات متحرک کا نام ہے جو انسان کے پورے جسم میں ایسا سمایا ہوا ہے جیسے عرق گلاب اس کے پھول میں۔

سجین اور علیین کی حقیقت: اللہ کے نافرمانوں اور فرماں برداروں کے نامہ ہائے اعمال الگ الگ دفتروں میں ریکارڈ کئے جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں ان کا ذکر آیا ہے: ''ہرگز نہیں، یقیناً بدکاروں کا نامۂ اعمال قید خانے کے دفتر میں ہے۔ بے شک نیک آدمیوں کا نامۂ اعمال بلند پایہ لوگوں کے دفتر میں ہے''۔ (المطففین: 18-7)

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں کہ سجین ایک دفتر ہے، جس میں ہر ایک دوزخی کا نام درج ہے۔ اور اعمال لکھنے والے فرشتے ان بدکاروں کے مرنے کے بعد ہر شخص کے عمل علاحدہ علاحدہ دفتروں میں لکھ کر اس میں داخل کرتے ہیں۔ کفار کی ارواح بھی اس مقام پر رکھی جاتی ہے۔

اور علیین وہ دفتر ہے جہاں جنتیوں کے نام درج ہیں اور ان کے اعمال کی مسلیں مرتب کر کے رکھی جاتی ہیں اور ان کی ارواح کو پہلے وہاں لے جاکر پھر اپنے ٹھکانے پر پہنچایا جاتا ہے۔ مقربین کی ارواح اسی جگہ رہتی ہیں؛ گویا علیین اور سجین نیک اور بد ارواح کے نامۂ اعمال کا دفتر بھی ہیں اور ان کی اقامت گاہ بھی۔

موبائل: 9831439068

''پس اے عمر! اللہ کی طرف چلو، اللہ کی طرف چلو''

ترتیب: عبدالعزیز

اللہ تعالیٰ کے اپنے الفاظ میں اس زمین پر لوگوں کی ہدایت اور اصلاح کیلئے اب دنیا میں ایک ہی کتاب رہ گئی ہے جس کا نام قرآن مجید ہے۔ اللہ نے اپنے اس کلام کو جو اس وقت کتاب کی شکل میں دنیا کے ہر کونے میں دستیاب ہے اور سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے (افسوس ہے کہ اسے غور وفکر کے ساتھ کم ہی لوگ تلاوت کرتے ہیں)۔ آج بھی یہ کتاب لوگوں کو بدلنے میں سب سے زیادہ کارگر ہے۔ اسی کتاب کے مندرجات پڑھ کر یا سن کر ہزاروں لوگ اسلام کے آغوش میں آجاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا چراغ بجھانے نکلے تھے اپنی پیاری اور لاڈلی بہن فاطمہ کے عزم وہمت کو دیکھ کر اور سورہ طٰہٰ کو پڑھ کر ایسے بدلے کہ جس کی جان لینے نکلے تھے اس کے عاشق اور شیدائی بن گئے۔ کیسے بدلے اور ایمان لائے ملاحظہ فرمایئے۔

''حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کی سب سے زیادہ مشہور اور معتبر روایت یہ ہے کہ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی نیت سے نکلے تو راستہ میں ایک شخص نے ان سے کہا کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لو، تمہاری اپنی بہن اور بہنوئی اس نئے دین میں داخل ہوچکے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ سیدھے بہن کے گھر پہنچے۔ وہاں ان کی بہن فاطمہؓ بنت خطاب اور ان کے بہنوئی سعیدؓ بن زید بیٹھے ہوئے حضرت خبابؓ بن ارت سے ایک صحیفہ کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ کے آتے ہی ان کی بہن نے صحیفہ کو فوراً چھپا لیا، مگر حضرت عمر اس کے پڑھنے کی آواز سن چکے تھے۔ انھوں نے پہلے کچھ پوچھ گچھ کی۔ اس کے بعد بہنوئی پر پل پڑے اور مارنا شروع کر دیا۔ بہن نے بچانا چاہا تو انھیں بھی مارا، یہاں تک کہ ان کا سر پھٹ گیا۔ آخر کار بہن اور بہنوئی دونوں نے کہا کہ ہاں ہم مسلمان ہوچکے ہیں، تم سے جو ہو سکے کرلو۔ حضرت عمر اپنی بہن کا خون بہتے دیکھ کر کچھ پشیمان سے ہوگئے اور کہنے لگے کہ اچھا مجھے بھی وہ چیز دکھاؤ جو تم لوگ پڑھ رہے تھے۔ بہن نے پہلے قسم لی کہ وہ اسے پھاڑ نہ دیں گے۔ پھر کہا کہ تم جب تک غسل نہ کرلو، اس پاک صحیفے کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ حضرت عمرؓ نے غسل کیا اور پھر وہ صحیفہ لے کر پڑھنا شروع کیا۔ اس میں یہی سورہ طٰہٰ لکھی ہوئی تھی۔ پڑھتے پڑھتے یکلخت ان کی زبان سے نکلا'' کیا خوب کلام ہے''۔ یہ سنتے ہی حضرت خباب بن ارت جو ان کی آہٹ پاتے ہی چھپ گئے تھے، باہر آگئے اور کہا کہ ''بخدا مجھے توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے نبی کی دعوت پھیلانے میں بڑی خدمت لے گا، کل ہی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خدایا! ابوالحکم بن ہشام (ابوجہل) یا عمر بن خطاب دونوں میں سے کسی کو اسلام کا حامی بنا دے۔ ''پس اے عمر! اللہ کی طرف چلو، اللہ کی طرف چلو''۔ اس فقرے نے رہی سہی کسر پوری کردی اور اسی وقت حضرت خبابؓ کے ساتھ جا کر حضرت عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسلام قبول کرلیا۔ یہ ہجرت حبشہ سے تھوڑی مدت بعد کا قصہ ہے۔

سورہ کا موضوع ومبحث: سورہ کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ اے محمدؐ! یہ قرآن تم پر کچھ اس لئے نازل نہیں کیا گیا ہے کہ خواہ مخواہ بیٹھے بٹھائے تم کو ایک مصیبت میں ڈال دیا جائے۔ تم سے یہ مطالبہ نہیں ہے کہ پتھر کی چٹانوں سے دودھ کی نہر نکالو، نہ ماننے والوں کو منوا کر چھوڑو، اور ہٹ دھرم لوگوں کے دلوں میں ایمان پیدا کر کے دکھاؤ۔ یہ تو بس ایک نصیحت اور یاد دہانی ہے تاکہ جس کے دل میں خدا کا خوف ہو اور جو اس کی پکڑ سے بچنا چاہے وہ سن کر سیدھا ہوجائے۔ یہ مالک زمین وآسمان کا کلام ہے۔ اور خدائی اس کے سوا کسی کی نہیں ہے۔ یہ دونوں حقیقتیں اپنی جگہ اٹل ہیں، خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔

اس تمہید کے بعد یکا یک حضرت موسیٰ کا قصہ چھیڑ دیا گیا ہے۔ بظاہر یہ محض ایک قصے کی شکل میں بیان ہوا ہے۔ وقت کے حالات کی طرف اس میں کوئی اشارہ تک نہیں ہے، مگر جس ماحول میں یہ قصہ سنایا گیا ہے اس کے حالات سے مل جل کر یہ اہل مکہ سے کچھ باتیں کرتا نظر آتا ہے جو اس کے الفاظ سے نہیں بلکہ اس کے بین السطور سے ادا ہو رہی ہیں۔ ان باتوں کی تشریح سے پہلے یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ عرب میں کثیر التعداد یہودیوں کی موجودگی اور اہل عرب پر یہودیوں کے علمی وذہنی تفوق کی وجہ سے، نیز روم اور حبش کی عیسائی سلطنتوں کے اثر سے بھی، عربوں میں بالعموم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا کا نبی تسلیم کیا جاتا تھا۔ اس حقیقت کو نظر میں رکھنے کے بعد اب دیکھئے کہ وہ باتیں کیا ہیں جو اس قصے کے بین السطور سے اہل مکہ کو جتائی گئی ہیں:

1) اللہ تعالیٰ کسی کو نبوت اس طرح عطا نہیں کیا کرتا کہ ڈھول تاشے اور نفیریاں بجا کر ایک خلق اکٹھی کرلی جائے اور پھر باقاعدہ ایک تقریب کی صورت میں یہ اعلان کیا جائے کہ آج سے فلاں شخص کو ہم نے نبی مقرر کیا ہے۔ نبوت تو جس کو بھی دی گئی ہے، کچھ اسی طرح بصیغۂ راز دی گئی ہے جیسے حضرت موسیٰ کو دی گئی تھی۔ اب تمہیں کیوں اس بات پر اچنبھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یکا یک نبی بن کر تمہارے سامنے آگئے اور اس کا اعلان نہ آسمان سے ہوا نہ زمین پر فرشتوں نے چل پھر کر اس کا ڈھول پیٹا۔ ایسے اعلانات پہلے نبیوں کے تقرر پر کب ہوئے تھے کہ آج ہوتے؟

2) جو بات آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیش کر رہے ہیں (یعنی توحید اور آخرت) ٹھیک وہی بات منصب نبوت پر مقرر کرتے وقت اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو سکھائی تھی۔

3) پھر جس طرح آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر کسی سروسامان اور لاؤ لشکر کے تن تنہا قریش کے مقابلے میں دعوت حق کا علمبردار بنا کر کھڑا کر دیا گیا ہے، ٹھیک اسی طرح موسیٰ علیہ السلام بھی یکا یک اتنے بڑے کام پر مامور کر دیئے گئے تھے کہ جا کر فرعون جیسے جبار بادشاہ کو سرکشی سے باز آنے کی تلقین کریں۔ کوئی لشکر ان کے ساتھ بھی نہیں بھیجا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے معاملے ایسے ہی عجیب ہیں۔ وہ مدین سے مصر جانے والے ایک مسافر کو راہ چلتے پکڑ کر بلا لیتا ہے اور کہتا ہے کہ جا اور وقت کے سب سے بڑے جابر حکمران سے ٹکرا جا۔ بہت کیا تو اس کی درخواست پر اس کے بھائی کو مددگار کے طور پر دے دیا۔ کوئی فوج فرا اور ہاتھی گھوڑے اس کار عظیم کیلئے اس کو نہیں دیئے گئے۔

4) جو اعتراضات اور شبہات اور الزامات اور مکر وظلم کے ہتھکنڈے اہل مکہ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں استعمال کر رہے ہیں ان سے بڑھ چڑھ کر وہی سب ہتھیار فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں استعمال کئے تھے۔ پھر دیکھ لو کہ کس طرح وہ اپنی ساری تدبیروں میں ناکام ہوا اور آخر کار کون غالب آکر رہا؟ خدا کا بے سروسامان نبی؟ یا لاؤ لشکر والا فرعون؟ اس سلسلہ میں خود مسلمانوں کو بھی ایک غیر ملفوظ تسلی دی گئی ہے کہ اپنی بے سروسامانی اور کفار قریش کے سروسامان پر نہ جائیں جس کام کے پیچھے خدا کا ہاتھ ہوتا ہے وہ آخر کار غالب ہی ہوکر رہتا ہے۔ اسی کے ساتھ مسلمانوں کے سامنے ساحران مصر کا نمونہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ جب حق ان پر منکشف ہوگیا تو وہ بے دھڑک اس پر ایمان لے آئے اور پھر فرعون کے انتقام کا خوف انہیں بال برابر بھی ایمان کی راہ سے نہ ہٹا سکا۔

5) آخر میں بنی اسرائیل کی تاریخ سے ایک شہادت پیش کرتے ہوئے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دیوتاؤں اور معبودوں کے گھڑے جانے کی ابتدا کس مضحکہ انگیز طریقے سے ہوا کرتی ہے اور یہ کہ خدا کے نبی اس گھناؤنی چیز کا نام ونشان تک باقی رہنے کے بھی روادار نہیں ہوئے۔ پس آج اس شرک اور بت پرستی کی جو مخالفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کر رہے ہیں وہ نبوت کی تاریخ میں کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔

اس طرح قصۂ موسیٰ کے پیرائے میں ان تمام معاملات پر روشنی ڈالی گئی ہے جو اس وقت ان کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باہمی کشمکش سے تعلق رکھتے تھے۔ اس کے بعد ایک مختصر وعظ کیا گیا ہے کہ بہر حال یہ قرآن ایک نصیحت اور یاد دہانی ہے جو تمہاری اپنی زبان میں تم کو سمجھانے کیلئے بھیجی گئی ہے۔ اس پر کان دھرو گے اور اس سے سبق لو گے تو اپنا ہی بھلا کرو گے۔ نہ مانو گے تو خود برا انجام دیکھو گے۔

پھر آدم علیہ السلام کا قصہ بیان کر کے یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ جس روش پر تم لوگ جا رہے ہو یہ دراصل شیطان کی پیروی ہے۔ احیاناً شیطان کے بہکائے میں آجانا تو خیر ایک وقتی کمزوری ہے جس سے انسان بمشکل ہی بچ سکتا ہے، مگر آدمی کیلئے صحیح طریق کار یہ ہے کہ جب اس پر اس کی غلطی واضح کر دی جائے تو وہ اپنے باپ آدم کی طرح صاف صاف اس کا اعتراف کرلے، توبہ کرے اور پھر خدا کی بندگی کی طرف پلٹ آئے۔ غلطی اور اس پر ہٹ اور نصیحت کئے جانے پر بھی اس سے باز نہ آنا، اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنا ہے جس کا نقصان آدمی کو خود ہی بھگتنا پڑے گا، کسی دوسرے کا کچھ نہ بگڑے گا۔

آخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ ان منکرین حق کے معاملے میں جلدی اور بے صبری نہ کرو۔ خدا کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ کسی قوم کو اس کے کفر وانکار پر فوراً نہیں پکڑ لیتا بلکہ سنبھلنے کیلئے کافی مہلت دیتا ہے۔ لہٰذا گھبراؤ نہیں، صبر کے ساتھ ان لوگوں کی زیادتیاں برداشت کرتے چلے جاؤ اور نصیحت کا حق ادا کرتے رہو۔

اسی سلسلے میں نماز کی تاکید کی گئی ہے تاکہ اہل ایمان میں صبر وتحمل، قناعت، رضا بالقضا اور احتساب کی وہ صفات پیدا ہوں جو دعوت حق کی خدمت کیلئے مطلوب ہیں''۔ (تفہیم القرآن)

موبائل: 9831439068
azizabdul03@gmail.com

پاکستان 500 رنز بنا کر بھی اننگز سے ٹیسٹ میچ ہارنے والی دنیا کی پہلی کرکٹ ٹیم بن گئی

ویب ڈیسک//

ملتان میں جب جمعے کی صبح پاکستانی ٹیم پہلے کرکٹ ٹیسٹ میں اپنی دوسری اننگز مکمل کرنے کے لیے میدان میں اتری تو مبصرین ہوں یا شائقین سب کو ایک ہی خدشہ تھا کہ ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ کا ایک اور برا ریکارڈ پاکستانی کرکٹ ٹیم کے حصے میں آنے والا ہے۔ یہ ریکارڈ ٹیسٹ کرکٹ کی 147 سالہ تاریخ میں کسی ٹیسٹ میچ میں 500 رنز کا مجموعہ بنانے کے بعد بھی اننگز کی شکست کے ہزیمت سے دوچار ہونے کا تھا اور میچ کے آخری دن کھانے کے وقفے سے قبل ہی یہ پاکستان کے نام ہو گیا۔ ملتان ٹیسٹ میں پاکستان کو پہلی اننگز میں 556 رنز بنانے کے باوجود ایک اننگز اور 47 رنز سے شکست ہوئی ہے کیونکہ وہ انگلینڈ کی جانب سے پہلی اننگز میں 823 رنز بنانے اور میزبان ٹیم پر 267 رنز کی برتری حاصل کرنے کے بعد دوسری اننگز میں صرف 220 رنز ہی بنا پائی۔ یہ 1976 کے بعد صرف دوسرا موقع ہے جب انگلینڈ نے ایشیا میں کوئی میچ اننگز کے فرق سے جیتا ہے جبکہ پاکستان کا اپنے ہوم گراؤنڈز پر ٹیسٹ میچ نہ جیت پانے کا سلسلہ 11 میچوں تک دراز ہو گیا ہے۔ پاکستانی بلے بازوں نے پانچویں روز کے کھیل کا آغاز 152 رنز پر چھ وکٹوں کے نقصان سے کیا۔ سلمان آغا نصف سنچری بنانے کے بعد جیک لیچ کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوئے اور اننگز کی سب سے طویل 109 رنز کی شراکت اپنے اختتام کو پہنچی۔ جیک لیچ نے پھر شاہین شاہ آفریدی اور نسیم شاہ کو بھی اپنے جال میں پھنسایا جبکہ ابرار احمد پانچویں روز بیٹنگ کے لیے نہ آسکے کیونکہ وہ چوتھے روز کے آغاز میں بیمار ہو گئے تھے اور انھیں ملتان کے ایک ہسپتال میں منتقل کیا گیا تھا۔ دوسری اننگز میں لیچ چار وکٹیں حاصل کر کے سب سے کامیاب انگلش بولر رہے لیکن اس میچ کی نمایاں بات انگلش بلے باز ہیری بروک کی ٹرپل سنچری تھی جو انھوں نے قریب 100 کے سٹرائیک ریٹ سے بنائی۔ پہلی اننگز میں ساڑھے پانچ سو رنز بنانے والی پاکستانی ٹیم کو میچ کے چوتھے روز چائے کے وقفے کے بعد ہی انتہائی مشکل صورتحال کا سامنا کرنا پڑا تھا اور کھیل کے اختتام پر اس کے چھ کھلاڑی پویلین لوٹ چکے تھے اور حیران کن طور پر انگلینڈ کو پاکستان پر 115 رنز کی برتری تھی۔ ایک ایسی پچ پر جہاں انگلینڈ کے بلے باز چند ہی گھنٹوں پہلے تک جارحانہ انداز اپنائے ہوئے تھے اور پاکستانی بولرز کو ملتان کی دھوپ میں 150 اوورز تک بولنگ کروانے پر مجبور کرنے کے بعد تاریخ میں پہلی بار پاکستان کے خلاف آٹھ سو رنز بنا چکے تھے، وہاں پاکستانی بلے بازوں کی لائن لگ گئی۔ چوتھے روز جو روٹ اور ہیری بروک نے انگلینڈ کی تاریخ کی سب سے بڑی 412 رنز کی شراکت بنائی اور پاکستان کے لیے تیسری اننگز کو چوتھی اننگز میں تبدیل کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا تھا کہ اب سارا دباؤ پاکستان پر ہو گا۔ پاکستان نے جب اپنی اننگز کا آغاز کیا تو یہ دباؤ عیاں تھا اور پہلی گیند پر عبداللہ شفیق کو ووکس نے بولڈ کیا اور پھر کپتان شان مسعود، بابر اعظم، صائم ایوب، محمد رضوان اور سعود شکیل بھی سکور میں زیادہ اضافہ کیے بغیر پویلین لوٹ گئے۔ یوں یہ اس سال چوتھا ٹیسٹ ہے جس میں پاکستان کو دوسری اننگز میں بیٹنگ میں مشکلات کا سامنا ہے۔ آج اسی پچ پر انگلینڈ کے بلے بازوں نے 49 اوورز میں 331 رنز بنائے جس میں ہیری بروک کے 317 اور جو روٹ کے 262 رنز کی شاندار اننگز شامل تھیں۔ یوں انگلینڈ نے پاکستان کے خلاف 267 رنز کی برتری حاصل کر لی۔ اس ٹیسٹ میچ کے آغاز سے ہی پچ کے بارے میں بحث سوشل میڈیا پر جاری ہے اور اس حوالے سے پی سی بی پر تنقید کی جا رہی ہے۔ سنہ 2022 میں جب رمیز راجہ انتظامیہ کی جانب سے پچز کو نیوٹرل بنانے کی کوشش کی گئی تھی، اس کے بعد سے پاکستان کی ہوم سیریز میں ہر مرتبہ ہی پچز زیر بحث رہتی ہیں۔ میچ کے آغاز میں پچ پر کچھ گھاس چھوڑی گئی تھی جس کے بعد یہ امید کی جا رہی تھی کہ شاید پہلے روز پچ فاسٹ بولرز کے لیے سازگار ثابت ہو گی۔ تاہم یہ ملتان میں ماضی کی پچز کی طرح انتہائی فلیٹ پچ ثابت ہوئی۔ جہاں پاکستان کی جانب سے تین بیٹرز نے سنچریاں سکور کیں وہیں انگلینڈ کی جانب سے جو روٹ اور ہیری بروک کی جارحانہ سنچریوں اور بین ڈکٹ اور زیک کرالی نے نصف سنچریاں بنائیں۔ پاکستان کرکٹ ٹیم کے ریکارڈ پر نظر ڈالیں تو 11 ٹیسٹ میچوں میں سے وہ کسی ایک میں بھی ہوم گراؤنڈ پر کامیابی حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ ان 11 ٹیسٹ میچوں میں سے سات میں شکست اور چار ڈرا ہوئے ہیں۔ اس کی وجوہات میں سے ایک پاکستانی ٹیم کا ہوم گراؤنڈز پر ایسی پچز نہ بنا پانا ہے جو قومی ٹیم کے پاس موجود فاسٹ بولرز کے لیے سازگار ثابت ہوں۔ پاکستانی کپتان شان مسعود میچ سے پہلے کی گئی پریس کانفرنس میں اس بات سے اتفاق کر چکے ہیں کہ پاکستان کو تاحال یہ نہیں معلوم کہ بطور ٹیم کی ان کی قوت کیا ہے اور اس حوالے سے کس قسم کی پچز پاکستانی بلے بازوں اور بولرز کے لیے سازگار ہوں گی۔ پاکستان نے بنگلہ دیش کی ٹیسٹ سیریز سے پہلے گرین پچ بنانے کا فیصلہ کیا تھا اور یہ الٹا ان کے بلے بازوں کے لیے نقصان دہ ثابت ہوا تھا جبکہ اس کے فاسٹ بولرز اس پچ سے وہ مدد حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے جو بنگلہ دیشی بلے بازوں کو ملی تھی۔ یوں پاکستان کو بنگلہ دیش نے ہوم گراؤنڈ پر آ کر وائٹ واش کر دیا تھا جو ٹیم کے فاسٹ بولرز کی انجریز، ٹی ٹوئنٹی کرکٹ پر زیادہ توجہ، ایک اچھے سپنر کی کمی اور کمزور ڈومیسٹک کرکٹ ڈھانچے سمیت کئی کمزوریوں کو عیاں کر گئی۔

بارش کی وجہ سے ٹیم انڈیا کو نقصان، فائنل میں پہنچنے کی راہ ہوئی دشوار

نئی دہلی// ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان کانپور میں جاری ٹیسٹ میچ بارش کی وجہ سے متاثر ہو رہا ہے، جس کی وجہ سے ٹیم انڈیا کی ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ (ڈبلیو ٹی سی) کے فائنل تک رسائی کے امکانات کو دھچکا لگ رہا ہے۔ پہلے تین دنوں میں صرف 35 اوورز کا کھیل ممکن ہو سکا، جس میں بنگلہ دیش نے 3 وکٹوں کے نقصان پر 107 رنز بنائے ہیں۔ آخری دو دن بھی اگر مکمل کھیل ہوتا ہے، تو میچ کا نتیجہ نکلنا مشکل ہے۔ اس صورتحال میں میچ کے مکمل طور پر منسوخ ہونے کا خدشہ ہے، جو ٹیم انڈیا کے حسابات کو مزید خراب کر دے گا۔ وہیں، سری لنکن کرکٹ ٹیم نے حالیہ سیریز میں نیوزی لینڈ کو 2-0 سے شکست دے کر بھی ٹیم انڈیا کی راہ کو دشوار بنا دیا ہے۔ اس جیت کے بعد سری لنکا پوائنٹس ٹیبل میں تیسرے نمبر پر آ گیا ہے، جبکہ نیوزی لینڈ ساتویں پوزیشن پر پہنچ گیا ہے۔ اس جیت نے سری لنکا کے ڈبلیو ٹی سی کے فائنل میں جگہ بنانے کے امکانات روشن کر دیے ہیں، جبکہ ٹیم انڈیا کے لیے خطرے کی گھنٹی بجا دی ہے۔ ٹیم انڈیا اس وقت 71.67 فیصد جیت کی شرح کے ساتھ ڈبلیو ٹی سی پوائنٹس ٹیبل پر پہلے مقام پر ہے لیکن کانپور ٹیسٹ بارش کی نذر ہونے کے بعد اس کے پاس صرف ایک ہی راستہ بچے گا اور وہ یہ کہ ہندوستان کو اپنے بقیہ 8 میچوں میں سے کم از کم 5 میچ جیتنے ہوں گے تاکہ وہ فائنل میں جگہ یقینی بنا سکے۔ ان میچوں میں نیوزی لینڈ کے خلاف 3 اور آسٹریلیا کے خلاف 5 میچ شامل ہیں۔

شکیب الحسن مشکل میں پھنس گئے

بنگلا دیش کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان شکیب الحسن مشکل میں پھنس گئے۔ بنگلا دیش حکومت اور کرکٹ بورڈ نے شکیب الحسن پر سیکیورٹی طلب کرنے سے پہلے سیاسی موقف کی وضاحت دینے پر زور دیا ہے۔ ایڈوائزر یوتھ اینڈ اسپورٹس آصف محمد کا کہنا ہے کہ آل راؤنڈر کو اپنے سیاسی موقف کی وضاحت دینے کی ضرورت ہے، اس کے بعد انہیں سیکیورٹی طلب کرنے کا مطالبہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہر کسی کو سیکیورٹی مہیا کرنے کی پابند ہے، شکیب الحسن کرکٹر کے ساتھ سیاستدان بھی ہیں، انہوں نے عوامی لیگ کی طرف سے الیکشن میں حصہ لیا، ہم اتنی ہی سیکیورٹی دیں گے جتنی دوسرے کرکٹرز کو ملتی ہے، ہم اس کے پابند ہیں۔ آصف محمد کا کہنا ہے کہ لوگوں کے نزدیک ان کی دہری شناخت ہے، اگر ہزاروں لوگ چڑھ دوڑے تو کیا ہو گا؟ پولیس کانسٹیبل اور ایک گن مین کیا کر سکیں گے، اس لیے انہیں اپنے سیاسی تعلق کی وضاحت کرنا ہے، شیخ حسینہ واجد کو بھی اتنی سیکیورٹی نہیں دی جا سکی تھی اور وہ ملک سے چلی گئیں۔ واضح رہے کہ بی سی بی نے سیکیورٹی طلب کرنے پر اعلان کیا تھا کہ سیکیورٹی کی یقین دہانی نہیں کرا سکتے، شکیب الحسن عوامی لیگ کے سابق ممبر ہیں، وہ ایک قتل کے مقدمے میں بھی نامزد ہیں۔ شکیب الحسن نے حال ہی میں اعلان کیا کہ وہ جنوبی افریقا کے خلاف ہوم سیریز میں ٹیسٹ کیریئر کا اختتام کرنا چاہتے ہیں۔ حکومتی تبدیلی اور قتل کے مقدمے میں نامزد ہونے کے بعد شکیب الحسن اب تک وطن واپس نہیں گئے ہیں۔

انگلینڈ کیخلاف سیریز کا وقت پاکستان ٹیم کیلئے بہت اہم ہے/ شان مسعود

ویب ڈیسک//

پاکستان ٹیسٹ ٹیم کے کپتان شان مسعود کا کہنا ہے کہ انگلینڈ کے خلاف سیریز کا وقت پاکستان ٹیم کے لیے بہت اہم ہے۔ کراچی میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے شان مسعود نے کہا کہ قومی ٹیم کو آگے لے کر جانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بنگلا دیش کے خلاف کافی غلطیاں کیں جن سے سیکھنا ہو گا، شکست کے بعد تبدیلیاں کرنا آسان ہے لیکن آگے جانا ہے تو کھلاڑیوں کو بیک کرنا ہو گا، کھلاڑیوں کو شکست کا افسوس ہے، وہ اچھے نتائج دینے کے خواہاں ہیں۔ شان مسعود کا کہنا ہے کہ شارٹ ٹرم اور لانگ ٹرم دونوں باتیں سامنے رکھی ہوئی ہیں، رضوان کے بعد اگر کوئی وکٹ کیپر ہے تو وہ سرفراز ہے۔ قومی ٹیم کے کپتان نے کہا کہ چیمپئنز ون ڈے کپ میں اچھی تیاری ہوئی، جس میں فٹنس کا بھی علم ہوا ہے، جب ٹیم ہارتی ہے تو کپتان کے طور پر برا لگتا ہے، آئیڈیل آغاز نہیں ہوا، جب ہارتے ہیں تو احتساب ہوتا ہے۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ ریڈ بال کے لیے ذہنی اور جسمانی فٹنس بہتر کرنا ہو گی، ہماری فزیکل اور مینٹل کنڈیشن دنیا کی دوسری ٹیمز کی طرح ہونی چاہیے، اگر پاکستان کو بہتر ٹیسٹ ٹیم بننا ہے تو فزیکل اور مینٹل فٹنس کو بہت بہتر بنانا ہو گا۔ شان مسعود نے یہ بھی کہا کہ عامر جمال انجری سے واپس آ رہے ہیں، کھلاڑیوں کی فٹنس کو دیکھتے ہوئے فی الحال ایک ٹیسٹ کے لیے ٹیم بنائی ہے، اسپورٹس میں پریشر ہوتا ہے، کسی بھی کھلاڑی کو بار بار اوشٹ نہیں ہوتا۔

سنت جے سوریا سری لنکن کرکٹ ٹیم کے فل ٹائم ہیڈ کوچ مقرر

کولمبو: سنت جے سوریا کو سری لنکن کرکٹ ٹیم کا فل ٹائم ہیڈ کوچ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اب سنت جے سوریا کو ایک سال کے لیے کل وقتی کوچ بنایا جا رہا ہے۔ سنت جے سوریا کی نئی مدت نیوزی لینڈ کے خلاف ٹیسٹ سیریز کے بعد شروع ہو گی۔ سری لنکن میڈیا کے مطابق سابق کپتان سنت جے سوریا ان دنوں سری لنکا کرکٹ ٹیم کے عبوری ہیڈ کوچ کی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ ان کے دور میں سری لنکا کرکٹ ٹیم کی کارکردگی اچھی رہی ہے۔ سنت جے سوریا نے انڈیا کو ون ڈے سیریز میں ہرانے کے بعد انگلینڈ میں ٹسٹ میچ جیتا جبکہ نیوزی لینڈ کے خلاف ہوم ٹسٹ سیریز جیتنے کے قریب ہیں۔

بنگلورو میں 18 اکتوبر سے ویمن ایشین نیٹ بال چیمپئن شپ

ویب ڈیسک// پاکستان ویمن نیٹ بال ٹیم رواں سال ہندوستان میں ہونے والی ویمن ایشین نیٹ بال چیمپئن شپ میں شرکت کرے گی۔ ویمن ایشین نیٹ بال چیمپئن شپ 18 سے 27 اکتوبر تک بنگلورو میں منعقد ہو گی اور پاکستان اسپورٹس بورڈ نے قومی نیٹ بال ٹیم کو اس اہم ایونٹ میں شرکت کیلئے این او سی جاری کر دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق پاکستان نیٹ بال فیڈریشن نے ہندوستانی ویزوں کیلئے درخواست جمع کرا دی ہے تاکہ ٹیم اور آفیشلز کی روانگی کو یقینی بنایا جا سکے۔ ذرائع کا بتانا ہے کہ اس چیمپئن شپ میں پاکستان کے 5 آفیشلز اور 12 کھلاڑی حصہ لیں گے اور نیٹ بال فیڈریشن نے چیمپئن شپ میں شرکت کا بجٹ پاکستان اسپورٹس بورڈ کو بھجوا دیا ہے۔

ریس اکراس انڈیا کی تیاریاں مکمل

نئی دہلی// ہندوستان کی سب سے مشہور اور سنسنی خیز الٹرا سائیکلنگ ریس انڈین آئل دی ریس اکراس انڈیا کا دوسرا ایڈیشن 10 اکتوبر 2024 کو سری نگر، جموں اور کشمیر سے شروع ہونے والا ہے۔ یہ ریس ہندوستان کے جنوبی سرے، کنیا کماری، تمل ناڈو پر اختتام پذیر ہو گی اور حیرت انگیز 3758 کلومیٹر کا غیر معمولی فاصلہ طے کرے گی۔ انڈین آئل کارپوریشن لمیٹڈ اس باوقار ایونٹ کا قابل فخر ٹائٹل اسپانسر ہے، جو ملک میں کھیلوں کے فروغ کے لیے اپنے عزم کو تقویت دیتا ہے۔ ہندوستان بھر میں انڈین آئل ریس انڈیا میں سائیکلنگ کے لیے نئے معیارات قائم کر رہی ہے، جس کا مقصد تمام شرکاء کے لیے ایک منصفانہ اور محفوظ ریس کو یقینی بناتے ہوئے بین الاقوامی معیارات پر پورا اترنا ہے۔

تلنگانہ کے بھوکیا یشونتھ نائک، ماؤنٹ گوریچن مین چوٹی کو سر کرنے والے سب سے کم عمر کوہ پیما

ایٹا نگر (اروناچل پردیش)// ہندوستانی کوہ پیمائی کے لیے ایک اہم کامیابی میں محبوب آباد تلنگانہ کے ایک پرعزم 20 سالہ بھوکیا یشونتھ نائک نے 6,488 میٹر بلند پہاڑ گوریچن مین چوٹی کو کامیابی سے سر کیا اور وہ یہ کارنامہ انجام دینے والے سب سے کم عمر کھلاڑی بن چکے ہیں۔ یہ قابل ذکر کارنامہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ماؤنٹینیئرنگ اینڈ الائیڈ اسپورٹس (نیماس)، دیرنگ کے تعاون سے ٹرانسکنڈ اڈوینچرس کی قیادت میں 18 روزہ مہم کے ایک حصے کے طور پر انجام پایا۔

پینتھرز نے مارخورز کو شکست دے کر ون ڈے چیمپئنز کپ جیت لیا

ویب ڈیسک//

پینتھرز نے فائنل میں مارخورز کو 5 وکٹوں شکست دے کر چیمپئنز ون ڈے کپ جیت لیا۔ عثمان خان ایونٹ کے بہترین بیٹر اور محمد حسنین بہتر بولر قرار پائے۔ مین آف دا میچ کا ایوارڈ ساجد خان کو ملا۔ فیصل آباد کے اقبال اسٹیڈیم میں کھیلا جانے والا ایونٹ کا فائنل مقابلہ یکطرفہ ثابت ہوا۔ مارخورز نے پہلے بیٹنگ کی لیکن پوری ٹیم 122 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ فخر زمان 46 رنز بنا کر ٹاپ اسکورر رہے، حسیب اللہ خان نے 27 اور بسم اللہ خان نے 16 رنز کی اننگز کھیلی جبکہ انکے علاوہ کوئی اور کھلاڑی دہرے ہندسے میں بھی داخل نہ ہو سکا۔ پینتھرز کی جانب سے محمد حسنین نے 3 وکٹیں لے کر مارخورز کے ٹاپ آرڈر کی دھجیاں اڑائیں، جبکہ اختتامی لمحات میں عرفات منہاس نے صرف ایک رن دے کر تین کھلاڑیوں کو پویلین بھیج کر مارخورز کی اننگز تمام کر دی۔ انکے علاوہ ساجد خان نے دو جبکہ علی رضا اور شاداب خان نے ایک ایک وکٹ لی۔ پینتھرز نے 123 رنز کا آسان ہدف 18 ویں اوور میں حاصل کر لیا، تاہم ہدف تک پہنچنے میں یہ 5 وکٹوں سے بھی محروم ہو گئی تھی۔ پینتھرز کی جانب سے عبدالواحد بنگلزئی 41 رنز کے ساتھ نمایاں رہے۔ مارخورز کے عاکف جاوید اور محمد عمران نے 2،2 وکٹیں حاصل کیں۔

بنگلہ دیش کیخلاف T20 سیریز کیلئے ٹیم انڈیا کا اعلان

نئی دہلی// بی سی سی آئی نے بنگلہ دیش کیخلاف 6 اکتوبر سے شروع ہونے والی تین میچوں کی T20I سیریز کے لیے ہندوستانی ٹیم کا اعلان کر دیا ہے۔ سوریہ کمار یادو ٹیم کی کپتانی کریں گے جبکہ میانک یادو کو بھی اس آئندہ سیریز میں ٹیم انڈیا کے لیے ڈیبیو کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ سیریز کا پہلا میچ 6 اکتوبر، دوسرا 9 اکتوبر اور سیریز کا آخری میچ 12 اکتوبر کو کھیلا جائے گا۔ یہ میاچس گوالیار، دہلی اور حیدرآباد میں کھیلے جائیں گے۔ چند روز قبل ہندوستانی ٹی ٹوئنٹی ٹیم کے کپتان سوریہ کمار یادو ایک ٹورنامنٹ کے دوران ہاتھ کی انجری کا شکار ہو گئے تھے۔ سوریا اب مکمل طور پر فٹ ہیں اور 6 سے 12 اکتوبر تک چلنے والی ٹی 20 سیریز میں ہندوستانی ٹیم کی کپتانی کریں گے۔ اسپن بولر ورون چکرورتی نے سال 2021 میں ہندوستان کے لیے اپنا آخری میچ کھیلا تھا۔ وہ 3 سال بعد ٹیم انڈیا میں واپسی کر رہے ہیں۔ سنجو سیمسن اور جیتیش شرما کو وکٹ کیپر کے طور پر ٹیم میں رکھا گیا ہے۔ سیمسن اس سے پہلے سری لنکا کے خلاف سیریز کے دونوں میچوں میں صفر کے اسکور پر آؤٹ ہوئے تھے۔

چیمپئنز کپ: 'پاکستان کرکٹ غلط کمرے میں ہے

ویب ڈیسک// کنفیوشس سے منسوب یہ مقولہ اپنے اندر صدیوں کی دانش سموئے ہوئے ہے کہ اگر آپ کمرے میں موجود ذہین ترین فرد ہیں تو آپ غلط کمرے میں ہیں۔ پاکستان کرکٹ کا المیہ بھی یہی ہے کہ یہ پچھلی دو دہائیوں سے غلط کمرے میں ہے۔ اس کی دو طرفہ کرکٹ میں مسابقت کے معیار ایسے ہوتے ہیں کہ چیدہ بلے باز اور چوٹی کے پلیئر پرفارمنس کے ڈھیر لگا دیتے ہیں مگر قلعی تب کھلتی ہے جب مسابقت کا معیار عالمی سطح پر پہنچتا ہے اور پہلی بار کوئی سمیتھ، سٹارک و بمراہ سے پالا پڑتا ہے۔ چیمپئنز کپ تمام ہوا۔ یہ محسن نقوی کا وژن تھا۔ ورلڈ کپ کے دوران جب پاکستان نو آموز امریکہ کے سامنے زیر ہوا تو چیئرمین پی سی بی کو تشویش لاحق ہو گئی کہ پاکستان کرکٹ میں ٹیلنٹ کی گہرائی ختم ہو چکی ہے اور موجودہ سپر سٹارز کے متبادل ڈومیسٹک سرکٹ میں موجود نہیں ہیں۔ پنجاب کی وزارت اعلیٰ کے دنوں سے ہی محسن نقوی کی یہ بھلی عادت رہی ہے کہ جو سوچتے ہیں، جھٹ سے کر بھی ڈالتے ہیں۔ کچھ انڈر پاسز اس قدر جلد تعمیر ہوئے کہ شہباز سپیڈ کے مقابلے میں محسن سپیڈ قابل تشہیر اصطلاح بن کر سامنے آئی۔ پی ایس ایل کے دوران بھی محسن نقوی کو تشویش لاحق ہوئی تھی کہ پاکستانی بلے بازوں کے چھکے اتنے لمبے نہیں کہ سٹیڈیم سے باہر جا گریں۔ جھٹ پٹ انھوں نے کاکول اکیڈمی میں ٹریننگ کا بندوبست کیا اور دو ہفتے کھلاڑی پتھر اٹھائے بھاگتے بھی رہے مگر ورلڈ کپ کے پہلے ہی میچ میں امریکہ نے سارے خواب کرچی کر دیے۔ جو حشر محسن نقوی کے خوابوں کا ورلڈ کپ میں ہوا، اس کے بعد چیمپئنز کپ کا منعقد ہونا شاید ناگزیر ہو چکا تھا کہ پی سی بی کچھ تگ و دو کرتا تو دکھائی دے۔ اب جبکہ ایونٹ تمام ہو چکا، یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس سے جو نئے چہرے میسر ہوئے، کیا وہ آئندہ برسوں میں پاکستان کرکٹ کی باگ تھام سکیں گے؟ اگرچہ نو آموز چہروں میں سے کم ہی کوئی ایسا ٹیلنٹ ابھر پایا جو شدید دباؤ کے ہنگام اپنا بہترین پیل پھینک سکے یا اپنی بہترین اننگز جوڑ سکے، مگر کچھ ایسے کھلاڑی ضرور سامنے آئے جنھیں انٹرنیشنل کرکٹ کے لیے تیار کیا جا سکتا ہے۔ عبدالصمد ہوں، مبصر خان ہوں، طیب طاہر ہوں، محمد عمران ہوں، احمد دانیال ہوں کہ جہانداد خان ہوں، ان سبھی نے پاکستان کے انٹرنیشنل کرکٹرز کے ہمراہ اور مقابل کھیلتے ہوئے اچھی پرفارمنس دکھائی ہیں اور پی سی بی ہائی پرفارمنس سینٹر کو ان کے ارتقا میں کوئی دریغ نہیں برتنا چاہیے۔ لیکن ستم ظریفی یہی رہی کہ جو المیہ پاکستان کو انٹرنیشنل لیول پر درپیش ہے، وہی چیمپئنز کپ میں بھی نمایاں رہا اور اہداف کا تعاقب کرنے والی ٹیمیں کامیابی سے بہت پیچھے گرتی رہیں جہاں بعض ٹیم اننگز تو گویا پلک جھپکتے میں ہی نمٹتی گئیں۔ یہ اس دیرینہ مسئلے کی غمازی ہے جو پریشر پلیئرز کی کمیابی کے سبب ہر دور میں پاکستان کا مقدر رہا ہے۔ سو انٹرنیشنل کرکٹ اور پاکستان کی ڈومیسٹک کرکٹ کے درمیان حائل خلیج کو پاٹنے کی جو خواہش محسن نقوی کے دل میں ہے، وہ شاید اس چیمپئنز کپ کے توسط سے پوری نہ ہو پائے کیونکہ یہ ایونٹ بھی کوئی اچھا پریشر پلیئر سامنے نہیں لا پایا۔

محمد یوسف کس اختلاف پر مستعفی ہوئے؟ وجہ سامنے آگئی

ویب ڈیسک// پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق سلیکٹر محمد یوسف کے اختلافات اور اپنے عہدے سے مستعفی ہونے کی وجہ سامنے آگئی۔ محمد یوسف اور ایک کوچ کے درمیان اختلاف پیدا ہوئے، ناقص کارکردگی کے باوجود کرکٹرز کو موقع دینے پر اختلافات ہوئے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ محمد یوسف اور ایک کوچ کے درمیان اختلاف پیدا ہوئے، ناقص کارکردگی کے باوجود کرکٹرز کو موقع دینے پر ان کے اختلافات ہوئے۔ کوچ تبدیلیوں کے حق میں نہیں تھے تسلسل کے خواہشمند تھے، جبکہ محمد یوسف نے نئے کھلاڑیوں کو موقع دینے پر زور دیا۔ محمد یوسف کا کہنا تھا کہ انہی کھلاڑیوں کو موقع دینے سے اچھا تاثر نہیں جا رہا۔ کوچ تسلسل اور جلد بازی نہ کرنے کی پالیسی پر زور دیتے رہے، محمد یوسف کامران غلام، زاہد محمود، محمد علی کو کھلانے کے خواہشمند تھے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ محمد یوسف انگلینڈ کے خلاف سیریز کے اسکواڈ میں دونوں کھلاڑیوں کو موقع دینا چاہتے تھے۔ عبداللہ شفیق کو آرام دے کر ان کی تکنیک پر کام کرنے کی بات سے کوچ نے اختلاف کیا۔ سلیکشن معاملات پر تکرار ہوئی، کوچ نے بھی معاملات سے الگ ہونے کی بات کی۔ معاملہ سنجیدہ ہونے پر محمد یوسف نے دستبردار ہونے کا فیصلہ کیا، انہوں نے اپنے فیصلے سے اعلیٰ عہدیدار کو بھی آگاہ کر دیا تھا۔ سینٹرل کنٹریکٹس کی کیٹگریز میں ردوبدل پر بھی سلیکٹر، کوچ میں اتفاق نہیں تھا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ سلیکٹر نے سینٹرل کنٹریکٹ پر بھی سخت فیصلے کرنے پر زور دیا، کوچ نے کھلاڑیوں کا ساتھ دیتے ہوئے زیادہ تنزلی نہ کرنے پر زور دیا، سینٹرل کنٹریکٹ کے معاملے پر کوچ اور سلیکٹر کے درمیان بحث ہوئی۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,